BUARQ READER

"ایس پی صاحب میں آپ کو کئی بار بتا چکی ہوں میں کچھ نہیں جانتی اسوہ کے بارے میں۔۔۔ میں نے اسے وہاں سے بھگا دیا تھا۔۔۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ پولیس والوں کے پاس پہنچی تھی۔۔۔"

المیرہ بھوک اور پیاس سے نڈھال بمشکل بول پائی تھی۔۔۔اس کو پچھلے دو دن سے ٹارچر کیا جارہا تھا۔۔وہ لوگ اس سے اسوہ سے زیادہ یہ اگلوانے پر تلے ہوئے تھے کہ وہ رات کہاں رہی تھی۔۔۔اس

طوفانی بارش والی رات میں جنگل میں رہ کر بچ جانا ناممکن تھا۔۔۔ مگر المیرہ اس شخص کی ان سحر زدہ کر دینے والی نگاہوں کی آخری وارننگ یاد کرتے ابھی تک ان لوگوں سے وہ بات چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔

"کیوں اپنی جان کی دشمن بنی ہوئی ہو۔۔۔ بتادو تم اس رات کسی کے ساتھ تھی۔۔۔ اس انسان کی شناخت بتادو۔۔۔۔

ورنہ ٹارچر کا اگلا مرحلہ برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔" ایس پی اسے پھر سے ان دو لیڈیز کانسٹیبل کے حوالے کرتا وہاں سے جا چکا

تھا۔۔ان سب پر منسٹر کی بیٹی کو ڈھونڈنے کے لیے پریشر ڈالا جا رہا تھا۔۔۔پوری پولیس فورس گھن چکر بن کر رہ گئی تھی۔۔۔

بڑے نام جو اس معاملے میں انوالو تھے انہیں کچھ بھی نہیں کہا جا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کانسٹیبل اس کی حالت پر زرا سا بھی رحم کھائے بغیر مسلسل اسے بھوکا رکھے اس کے ساتھ برا سلوک رواں رکھے ہوئے تھیں۔۔۔وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اس بچی کے معاملے میں بے قصور تھی۔۔پر کچھ ایسا تھا جو وہ چھپا رہی تھی۔۔۔

المیرہ نے ان کی بات پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔جواب وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔دیوار کے ساتھ سر ٹکائے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔عباد ان دو دنوں میں تین سے چار بار اس سے ملنے آچکا تھا۔۔۔ہر بار اس کا یہی سوال ہوتا تھا کہ وہ بتا کیوں نہیں دیتی کہ رہ رات کہاں رہی تھی۔۔۔۔وہ بھی یہی جاننے کو بے تاب تھا۔۔۔

اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں نہیں بتا پا رہی تھی اس شخص کے بارے میں۔۔۔۔

سب بتا کر اپنی جان چھڑوا لیتی۔۔۔ مگر پھر اسے ان سحر زدہ کر دینے والی نگاہوں کی وارننگ یاد آئی تھی۔۔۔ جو ان سب لوگوں سے زیادہ خوفزدہ کر دینے والی تھی۔۔۔

"کیا کروں کہاں پھنس گئی میں۔۔۔؟؟؟"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ اس کا پورا جسم زخموں سے چور تھا۔۔۔ وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔

اسے پتا چلا تھا کہ سکول کے باقی سٹاف کو بھی ایک دن جیل میں رکھا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ سب بری الزمہ ہو کر گھر چلے گئے تھے۔۔۔ کیونکہ

ان سب میں سے کوئی اس کے جیسا نرم دل اور احسان رکھنے والا جذباتی انسان نہیں تھا۔۔۔

ان سب نے اپنے بارے میں سوچا تھا۔۔۔ اور اس خو غرضی سے بھری دنیا میں سکھی بھی تھے۔۔۔۔

"المیرہ۔۔۔۔"

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب اسے عباد کی پکار سنائی دی تھی۔۔

"خدیجہ مامی آئی سی یو میں ہیں۔۔۔ انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ ان کی حالت سیریس ہے المیرہ۔۔۔ تم ان لوگوں کو سچ بتادو۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں سب سنبھال لوں گا۔۔۔۔"

عباد کی بات سنتی وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔اس کی ماں تکلیف میں تھی۔۔۔

جبکہ عباد کے وعدوں پر اس نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اپنا پہلے وعدے تو نبھا نہیں پایا تھا۔۔۔

اب کس منہ سے دوبارہ یہ سب بول رہا تھا۔۔۔

المیرہ نے عباد کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔مگر اس کے جانے کے بعد اس نے ان پولیس والوں کے سامنے جنگل میں اپنے ساتھ گزرا سارا واقع کہہ سنایا تھا۔۔۔جو سنتے وہ سب شاک میں گھر گئے تھے۔۔۔

"نام کیا تھا اس کا۔۔۔؟"

ایس پی عامر نے کسی کو کال ملاتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتی۔۔۔"

اس نے سچ کہا تھا۔۔۔

"کیا یہ تھا وہ شخص۔۔۔"

پولیس کانسٹبل نے بہرام غزنوی کی تصویر اس کے سامنے کی تھی۔۔۔جو دیکھتے اس نے زور و شور سے سر ہلایا تھا۔۔۔

"ہاں یہی تھا۔۔۔"

المیرہ تصویر میں بھی اس کی سحر انگیز آنکھوں کو دیکھتی اپنی جگہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ تصویر میں بھی وہ آنکھیں ویسے ہی بولتی وارن کرتی معلوم ہوئی تھیں۔۔۔

المیرہ کو ایک انجانے خوف نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔ اس شخص کا خوف ہر خوف سے بھاری تھا۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔۔ بہت بڑا اور پاور فل آدمی ہے یہ۔۔۔ اس پر کوئی غلط الزام لگوا کر اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی نہ پھنسوا دینا۔۔۔"

ایس پی عامر کے ماتھے پر بھی پسینے کی بوندیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے اپنی ماں کی قسم میں نے جو بھی بتایا ہے وہ سب سچ ہے۔۔۔۔"

المیرہ چاہتی تھی اب وہ اسے جانے دیں۔۔۔ لیکن ان لوگوں کی تو حیرت ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"وہ بہت بڑی سیاسی شخصیت کی بگڑی ہوئی اولاد ہے۔۔۔ کم ہی کسی کو منہ لگاتا ہے۔۔۔۔ تمہیں ساری رات ایسے ہی اپنے پاس کیسے رکھ لیا۔۔۔ ساتھ رکھنے کا معاوضہ بھی تو وصول کیا ہو گا۔۔۔۔

خوبصورت بھی تو بہت ہو تم۔۔۔۔"

وہ لیڈی کانسٹیبل جو پہلے اس سے سچ اگلوانے کے لیے جھوٹی ہمدردی دکھا رہی تھی۔۔۔۔ اب اس کی بات سننے کے بعد اسے سر سے پیر

تک عجیب نگاہوں سے گھورتی چبھتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر وہاں کھڑے باقی تمام اہلکار قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے توہین کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ کتنے برے تھے یہ لوگ جنہیں ان کا محافظ کہا جاتا تھا۔۔۔

مگر اس وقت المیرہ کو ان لوگوں کے بیچ اپنا آپ بالکل بھی محفوظ نہیں لگا تھا۔۔۔ وہاں موجود عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔۔

"پلیز اب مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔ میں نے سب سچ بتا دیا ہے۔۔۔"

المیرہ ان کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی تھی۔۔۔ خدیجہ بیگم کا سوچتے اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔ پتا نہیں اس کی ماں کو کس حال میں رکھا گیا ہو گا۔۔۔

ان کا ٹھیک سے علاج بھی کروایا جا رہا ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

اس کی بات پر ایس پی نے استہزایہ نگاہوں سے اسے دیکھتے کال ملا دی تھی۔۔۔ المیرہ نے ایک دم سے اپنا دوپٹہ اپنے گرد مزید درست کیا تھا۔۔۔ اسے اس شخص کی نگاہیں ٹھیک نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔

"سر آپ کو شک ٹھیک نکلا۔۔۔ آپ کی بیٹی کو بہرام غزنوی نے کی

کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے ساری بات بتادی ہے۔۔۔۔

اب آگے کیا حکم ہے۔۔۔۔"

ایس پی نے اس کی بتائی ساری بات منسٹر سیف اللہ کو بتادی تھی۔۔۔

جو سنتے دوسری جانب بھی ری ایکشن ویسا ہی تھا۔۔۔

"جی۔۔۔جی سر آپ یہاں آرہے ہیں۔۔۔ ہم اس لڑکی کو آپ کے

پاس ہی لے آتے ہیں نا۔۔۔"

ایس پی عامر منسٹر صاحب کی فوری طور پر وہاں آمد کا سنتے وہ سب

بوکھلا گئے تھے۔۔۔۔

المیرہ بھی حیران ہوئی تھی کہ وہ اتنا بڑا منسٹر اس سے ملنے وہاں کیوں آرہا تھا۔۔۔ آج تک وہ اپنی بیٹی کے اینول سے پرہی ان کے سکول میں چیف گیسٹ بن کر آیا تھا۔۔۔

وہ اس سے ایک دو بار مل چکی تھی۔۔ کیونکہ وہ اسوہ کی فیورٹ ٹیچر تھی۔۔۔

اپنے کہے کے کچھ دیر بعد وہ وہاں پولیس اسٹیشن میں المیرہ کے سامنے موجود تھے۔۔۔ اس شخص کی حالت دیکھ ایک لمحے کے لیے المیرہ کو بھی افسوس ہوا تھا۔۔۔۔ اسے بہرام غزنوی انتہائی برا لگا تھا۔۔۔

"مجھے یقین ہے آپ نے ابھی جو بولا وہ سب سچ ہے۔۔۔ آپ نے میری بچی کو بچانے کی کوشش کی جا چکر میں آپ اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئیں۔۔۔"

پہلی بار کسی انسان نے اس کے سامنے اس بات کا اقرار کیا تھا۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے ایک دم سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"بہرام غزنوی ایک بہت بڑا گینگسٹر ہے۔۔ پر آج تک کوئی اس بات کو ثابت نہیں کر پایا۔۔۔ وہ اپنے ناجائز کاموں کے لیے ایسے ہی ہم سب کو ڈرا دھمکا کر اور بلیک میل کر کے اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔۔۔

میں نے اس کی بات نہیں مانی تو اس نے میری بیٹی کو اغوا کر لیا۔۔۔وہ

بہت خطرناک آدمی ہے ہم سب حیران ہیں کہ اس نے آپ کو

ساری بات کیسے بتادی تھی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ کو اس

کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے۔۔۔اس نے آپ کو بنا کوئی نقصان

پہنچائے ایسے ہی چھوڑ دیا۔۔۔"

منسٹر سیف اللہ کے چہرے پر بھی اس شخص کا خوف منڈلا رہا تھا۔۔۔

المیرہ حیران ہوئی تھی۔۔۔کیا شخص تھا وہ۔۔۔

میری بچی کو نجانے کس حال میں رکھا ہو گا اس نے۔۔۔ تم اگر چاہتی ہو کہ تم اس دلدل سے نکل جاؤ تو تمہیں ہمارا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔ اس شخص کے پاس جا کر میری بیٹی کو آزاد کروانا ہو گا۔۔۔"

منسٹر صاحب نے ایک دم سے اپنا پینترا بدلہ تھا۔۔۔ اس کی بات سنتے المیرہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ باقی سب کاری ایکشن بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ جبکہ وہ ایس پی جو آج رات انتہائی غلط ارادے رکھتا تھا المیرہ کے حوالے سے۔۔۔ وہ بھی اپنے ہاتھ مل کر رہ گیا تھا۔۔۔

"یہ خوبصورت حوریں اس دنیا میں صرف ان امیر زادوں کے نصیب میں ہی ہیں کیا؟؟"

اس کی یہ بڑبڑاہٹ اس کے ساتھ کھڑا اسسٹنٹ ہی سن پایا تھا۔۔

"سر جی یہ لڑکی بہت بے وقوف لگتی ہے۔۔۔جو بہرام غزنوی جیسی آسامی کو چھوڑ آئی۔۔۔اور یہاں جیل میں سڑ رہی ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اب بھی وہ جائے گی۔۔۔"

اسسٹنٹ کی بات ایس پی کو ٹھیک ہی لگی تھی۔۔۔یہ لڑکی بے وقوف تو بہت تھی۔۔۔۔

"سر مجھے وہ کیوں بتائے گا۔۔۔ آپ اس کو اریسٹ کروالیں نا۔۔۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ اس نے ہی آپ کی بیٹی کو اغوا کروایا ہے۔۔۔ اس نے مجھے خود یہ بات بتائی ہے۔۔۔"

المیرہ کی بات پر وہاں سب نے ہی اسے گھورا تھا۔۔۔ یہ لڑکی واقعی اتنی معصوم تھی یا صرف بننے کا ناٹک کر رہی تھی۔۔۔

"اسے اریسٹ کر پانا ناممکن ہے۔۔۔ اگر میری بیٹی واقعی اس کے پاس ہے تو جب تک وہ نہیں چاہے گا ہم میں سے کوئی اس وہ تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ اور شاید اس سے الجھنے کے چکر میں میں اپنی معصوم بچی کھو دوں۔۔۔"

اس کے سامنے بیٹھا وہ پاور فل شخص اس وقت بے بسی کا شکار تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے کنارے نم تھے۔۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹوں میں وہ بہرام غزنوی نامی اس شخص کے بارے میں
جو جان چکی تھی۔۔۔اس کے بعد اس شخص کے سامنے جانے کے
خیال سے ہی المیرہ کے اندر ہول اٹھنے لگے تھے۔۔۔

وہ شخص اتنا بڑا گینگسٹر تھا۔۔۔وہ اتنے خطرناک انسان کے ساتھ
پوری رات گزار کے آئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"پیسے چاہیے ضرورت ہیں واپس کر دوں گا۔۔۔۔"

المیرہ سکول جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی جب فاخر اندر داخل ہوتے عجلت میں بولا تھا۔۔

"کونسے پیسے۔۔۔ میرے پاس کوئی پیسے نہیں ہیں۔۔"

المیرہ بالوں میں چٹیا کے بل ڈالتے اپنے کام میں مصروف رہی تھی۔۔ اس کے سنہری بال بالکل راپنزل کی طرح تھے۔۔۔ لمبی گھنی سنہری چٹیا۔۔۔

"کہاں نا واپس کر دوں گا۔۔۔؟؟"

فاخر اب کی بار کافی بدتمیزی سے بولا تھا۔۔۔

"میں نے بھی کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔"

المیرہ نے اس کی جانب مڑتے تپ کر کہا تھا۔۔۔ جس کی نظریں اس کے پرس پر تھیں۔۔

"ٹھیک ہے میں خود نکال لیتا ہوں۔۔۔"

وہ آگے بڑھتا اس کے ہاتھ سے پرس جھپٹنے لگا تھا جب المیرہ پرس پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

"اس میں میرے تنخوا کے تھوڑے سے پیسے بچے ہیں۔۔۔ اماں کی دوا لانی ہے۔۔۔ اسے کے علاوہ تمہیں دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔۔"

المیرہ اسے دیکھتے بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔

وہ مہینے کے شروع میں ہی اس سے آدھی تنخواہ کے پیسے لے چکا تھا۔۔ جو جوئے میں ہار کر اب پھر سے اسے پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔۔

وہ خود کچھ نہیں کرتا تھا۔۔۔ محلے کے لڑکوں کے ساتھ آوارہ گردی اور تمام اوچھی حرکتیں کرنے کے سوا اس کا کوئی کام نہیں تھا۔۔۔

الميرہ جو پورا دن سکول ذلیل ہو کر آتی تھی۔۔۔ شام کو گھر کا سارا کام بھی اسی کے سر ڈال دیا جاتا تھا۔۔۔
تنخواہ کے پیسے اس کا بھائی چھین کر لے جاتا تھا۔۔۔

"اماں ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا اسے۔۔۔ لاؤ دو پیسے مجھے۔۔۔"

فاخر ڈھیٹائی سے بولتا اس سے پرس جھپٹنے کے لیے آگے ہوا تھا۔۔

جسے المیرہ اپنے پیچھے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

"نہیں دوں گی۔۔ اپنی حق حلال کی کمائی کا تمہارے حرام کاموں میں ضائع نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

المیرہ آج اس کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی تھی۔۔۔ جب اسی مجھے فاخر کا ہاتھ اٹھا تھا اور المیرہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

المیرہ اوندھے منہ بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔

"فاخر۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم اندر آتے اس پر چلائی تھیں۔۔۔ اور اس کا گریبان پکڑتے ایک زور دار تمانچہ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔

"شرم نہیں آتی بڑی بہن پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔۔۔"

انہوں نے آگے بڑھ کر المیرہ کو سیدھا کیا تھا۔۔۔ جو ان کے سینے پر سر رکھتے رو پڑی تھی۔۔۔

"ان لوگوں کے روز کے ڈرامے ختم نہیں ہوتے۔۔۔۔"

باہر کان لگا کر ان کی باتیں سنتی شمیم بیگم منہ بناتیں وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

"انہیں ڈراموں کی وجہ سے ہی تو عباد کی اتنی ہمدردیاں سمیٹ رکھی ہیں انہوں نے۔۔۔ اسے یہ دونوں ماں بیٹیاں دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم اور بے چاری خواتین نظر آتی ہیں۔۔۔ اگر پھوپھو نہ ہوتی تو

عباد اب تک شادی کر چکا ہوتا اس المیرہ سے۔۔۔ جتنا عاشق بنا پڑا وہ اس کا۔۔۔"

ثمن جل کر بولی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات ہے جواب میں شمیم آرا اسے گھور گئی تھیں۔۔

"تجھے بولا تھا عباد کے ساتھ الیک سلیک بڑھا۔۔ مگر تو نے تو اپنی ماں کی ناک ہی کٹوا دی۔۔۔ کسی کام کی نہیں نکلی تو۔۔۔۔ خدیجہ کی بیٹی بازی مار گئی یہاں۔۔۔۔ عباد اتنا بڑا پولیس افسر بن گیا ہے۔۔۔ گھر گاڑی سب کچھ ہے اس کے پاس۔۔۔ مجھے تو ہضم نہیں ہو رہا یہ

خدیجہ کی بیٹی وہاں جا کر عیش کرے گی۔۔۔اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔"

شمیم آرا نفرت بھرے لہجے میں بول رہی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے فاخر دروازے کو ٹھوکر مارتا تن فن کر کرتا گھر سب نکل گیا تھا۔۔۔

"ایک تو اس آوارہ مزاج نے تنگ کر رکھا ہے۔۔۔ تمہارے ابا سے شکایت کر کے اس خدیجہ کو پھر سے بے عزت کرواتی ہوں۔۔۔ ویسے تو بڑی سمجھدار اور نیک پروین بنتی ہے۔۔ پر ایک بیٹا نہیں سنبھالا جا رہا اس سے۔۔۔"

ان کا بس چلتا تو ابھی ان تینوں کو پکڑ کے گھر سے نکال دیتیں۔۔۔۔

"کیا ہوا بھئی آج ناشتہ دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہارا۔۔۔"

عبدال صاحب کمرے سے نکلتے بیوی کو صبح صبح چنے چباتے دیکھ بولے تھے۔۔

"ناشتے اور کھانے سے نکلو اور اپنے اس بیٹے کو لگام ڈالو۔۔۔بہت جلد کوئی بڑی واردات کرے گا اور پھر تمہیں بھی اپنے ساتھ جیل کھانے کی سیر کروائے گا۔۔۔۔"

شمیم بیگم کی بات پر عبدال صاحب کی غصیلی نظریں اس چھوٹے سے کمرے کے دروازے پر ٹک گئی تھیں۔۔۔

جہاں ان کی پہلی بیوی اور بیٹی رہتی تھیں۔۔۔ اتنے سال گزر گئے تھے انہوں نے نہ تو اس کمرے میں جھانکا تھا اور نہ ہی ان دونوں کی خیر خبر لی تھی کہ وہ کیسے گزارہ کر رہی تھیں۔۔۔

المیرہ ایک سال کی تھی جب اس کے باپ نے دوسری شادی کر لی تھیں۔۔۔ فاخر کی انہیں دنوں پیدائش ہوئی تھی۔۔۔

عبدال صاحب واپڈا میں بہت اچھی پوسٹ پر تھے۔۔۔ شمیم آرا ان کے محلے میں ہی رہتی تھیں۔۔۔

ان کی شروع سے نظر تھی عبدال احمد پر۔۔۔ لیکن ان کی شادی کہیں اور کروا دی تھیں۔۔۔ جہاں وہ چند مہینے بھی نہیں گزار پائی تھی۔۔

اپنا گھر تو بسا نہیں پائی تھی مگر واپس لوٹتے ہی عبدال صاحب پر ڈورے ڈالتے انہوں نے خدیجہ بیگم اور عبدال صاحب کے رشتے میں دڑار ڈال دی تھی۔۔

کچھ وقت ان کے بہت جھگڑے ہوتے رہے تھے۔۔ شمیم آرا چاہتی تھیں کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دیں۔۔ خدیجہ بیگم کا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنے بچوں کو لے کر کہاں جاتیں۔۔۔ اسی لیے عبدال صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑتے انہوں نے چھت نہ چھیننے کی فریاد کی تھی۔۔۔ جس کے بعد نجانے کیسے ترس کھاتے انہیں رہنے کو ایک کمرہ دے دیا گیا تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم نے اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی تھی۔۔ شمیم آرا کی تین بیٹیاں تھیں۔۔۔ کوئی بیٹا نہ ہونے کی حسرت

اور خدیجہ بیگم سے حسد کرتے انھوں نے ہر بار فاخر کو اپنے
نفرت کا نشانہ بنایا تھا۔۔

ایک طرف وہ عبدال صاحب کے آگے فاخر کی شکایت
کر کے اسے ہر دوسرے دن باپ کے ہاتھوں ذلیل کروا کر
اپنے باپ کے خلاف کرتی رہی تھیں تو دوسری جانب انھوں
نے فاخر کو پوری طرح سے اپنے کنٹرول میں کر رکھا تھا۔۔۔
اس کے دل میں اپنی ماں اور بہن کے لیے نفرت بھرتی رہی
تھیں۔۔۔ اسے پڑھائی سے ہٹا کر آوارہ گردی پر لگا دیا
تھا۔۔۔

انہوں نے المیرہ کو بھی اپنی ماں کے خلاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر وہ اس عورت کے اصل رنگ جانتی تھی۔۔۔ اسی خاطر شمیم آرا نے اسے بھی خدیجہ بیگم کی طرح اس کے ساتھ بھی خدا واسطے کا بیر ڈال لیا تھا۔۔

ان دونوں ماں بیٹی کا جینا حرام کر کے رکھ دیا تھا۔۔

شمیم آرا کی تین بیٹیاں تھیں۔۔۔ ثمن، مریم اور عاصمہ۔۔۔

بڑی دونوں پوری طرح سے ماں کی فوٹو کاپی تھیں۔۔۔

عادات میں بھی اور شکل و صورت میں بھی۔۔۔

شمیم آرا خدیجہ بیگم کی نسبت زیادہ حسین نہیں تھیں۔۔ مگر اس عورت نے اپنی ہوشیاری اور چالاکی سے عبدال صاحب کو اپنے ہاتھ میں کر رکھا تھا۔۔۔

پہلے خدیجہ بیگم کے حسن سے خار کھاتی تھیں۔۔۔ اور اب آن کی بیٹیاں المیرہ کے پیچھے لگ چکی تھیں۔۔۔

عبدال صاحب کی بڑی بہن صبورہ بیگم کو بھی خدیجہ کچھ خاص پسند نہیں تھیں۔۔۔

وہ بھی اپنی دوسری بھابھی کے ساتھ بھائی کے جان بھرنے میں برابر کی شریک رہی تھیں۔۔۔ مگر دوسری جانب ان کا اپنا بیٹا ہی ان کی

باتوں میں نہیں آپایا تھا۔۔۔ وہ بچپن سے ہی المیرہ سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔

ماں کے بہت شور ڈالنے کے باوجود وہ المیرہ سے منگنی کر چکا تھا۔۔۔ المیرہ جس کے سر پر آج تک اس کے باپ نے شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا تھا۔۔۔ اور نہ کبھی اسے اپنے بھائی کی سپورٹ ملی تھی۔۔۔ جو اکثر شمیم آرا کی باتوں میں آکر اس سے لڑنے لگ جاتا تھا۔۔

جب عباد نے اس کی خاطر ہر طرف سے مخالفت مول لے کر اپنی محبت ثابت کرتے اسے اپنے نام سے منسلک کیا تھا۔۔۔ تو وہ بھی عباد کے لیے اپنے دل میں فیلنگز پیدا ہونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

عباد نے پولیس فورس جوائن کی تھی۔۔۔اور کچھ سالوں میں ہی وہ بہت ترقی بھی کر چکا تھا۔۔۔

وہ بہت محنتی انسان تھا۔۔۔المیرہ اکثر اس کی بہادریوں کے قصے سن کر متاثر ہوتی رہتی تھی۔۔۔

اس کی زندگی میں اب تک اگر کچھ اچھا ہوا تھا تو وہ صرف ایس ایچ او عباد احسان تھا۔۔۔اس رشتے کو تڑوانے کی اس کی سوتیلی ماں، بہن اور یہاں تک کہ عباد کی اپنی ماں اتنی کوششیں کر چکی تھیں۔۔ مگر ابھی تک کچھ بھی ایسا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔کیونکہ عباد نے ایسا نہیں

ہونے دیا تھا۔۔۔اس کا دعویٰ تھا کہ وہ مر سکتا تھا مگر المیرہ عبدال کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

ثمن عباد کے پیچھے پاگل تھی۔۔۔وہ اب تک اسے اپنی طرف مائل کرنے کی نجانے کتنی کوشش کر چکی تھی۔۔۔مگر عباد نے المیرہ کے علاوہ کبھی کسی کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ثمن المیرہ کی خوبصورتی سے خار کھاتی تھی۔۔۔ اسے ہر وہ شے چاہئے ہوتی تھی جو المیرہ کا پسند ہوتی تھی۔۔۔

مگر المیرہ نے کبھی بھی ان سے الجھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم نے اسے سختی سے ایسا کچھ بھی کرنے سے روک رکھا تھا جس کی وجہ سے ان کے سر سے یہ چھت بھی چھن جائے۔۔۔

خدیجہ بیگم نے سلائی کڑھائی کر کے الميرہ اور فاخر کی پڑھائی کا خرچ پورا کیا تھا۔۔۔ ورنہ عبدل صاحب کو تو ان کی دوسری چہیتی بیوی انہیں کچھ نہیں دینے دیتی تھی۔۔۔

وہ اپنا سارا خرچ خود ہی پورا کرتی تھیں۔۔۔ مگر اب زندگی بھر کی یہ تنہا مسافت کاٹتے وہ تھکنے لگی تھیں۔۔ ان کی طبیعت ان کا ساتھ نہیں دیتی تھی۔۔۔

اپنی ماں کی حالت دیکھ المیرہ نے پڑھائی ختم ہوتے ہی ٹیچنگ شروع کر دی تھی۔۔۔ پہلے وہ ایک لوکل سکول میں جاب کرتی رہی تھی۔۔

مگر کچھ مہینے پہلے اس کی جاب شہر کے ایک بہت بڑے سکول میں ہوگئی تھی۔۔۔ جہاں بڑی بڑی شخصیات کے بچے پڑھنے آتے تھے۔۔۔

عباد کئی بار کہہ چکا تھا کہ اسے ایسے خوار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ وہ ان کا خرچا اٹھا سکتا ہے۔۔ مگر المیرہ اس معاملے میں اس کی

بات نہیں مانتی تھی۔۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ وہ شادی کے بعد بھی اپنی ماں کا خرچ خود اٹھائے گی۔۔۔

عباد نے کئی بار فاخر سے بات کر کے ایک دوبار اسے جیل کے اندر ڈال کر سدھارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر فاخر نجانے کیسے لوگوں کے ہاتھ چڑھا ہوا تھا کہ وہ کسی کی کوئی بات سنتا ہی نہیں تھا۔۔۔

المیرہ کے کہنے پر عباد نے اسے اب اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ فاخر کو لے کر گھر میں شمیم آرا پھر سے کوئی ہنگامہ کریں اور اس کی ماں ٹینشن لے کر خود کو بیمار کر لیں۔۔۔

المیرہ کی جاب بھی اچھی تھی اور پک اینڈ ڈراپ بھی سکول کی طرف سے۔۔۔ اس لیے اب وہ کافی مطمئین تھی کہ وہ اپنی ماں کا خرچہ اچھے سے پورا کر پا رہی ہے۔۔۔

وہ شوگر اور بلڈ پریشر کی مریضہ بن چکی تھیں۔۔۔

ان کا بیٹا تو ویسے ہی کھوٹا سکا نکلا تھا۔۔۔ لیکن ان کی بیٹی ان کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

فاخر اکثر ایسے ہی آکر اس سے پیسے چھین کر لے جاتا تھا اور پھر اسے جوئے میں ہار بھی جاتا تھا۔۔

المیرہ اس سے بری طرح تنگ آچکی تھی۔۔۔ اس کی یہی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ کام کر کے وہ اپنی ماں کو ایک الگ گھر میں لے جائے۔۔۔

تاکہ وہ ڈر اور سہم کر رہنے کے بجائے ایک بہترین زندگی گزار سکیں۔۔۔۔

المیرہ بھائی کے اس برے رویے میں آنکھوں سے آنسو صاف کرتی۔۔۔ اس کے مارے گئے تھپڑ کے نشان اپنے چہرے سے چھپانے کے لیے میک اپ کا استعمال کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ نے پریشان ہو کر اپنی طبیعت خراب نہیں کرنی

امی۔۔۔ دیکھیے گا اب جلد ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

خدیجہ بیگم کے آنسو صاف کرتے ان کی پیشانی چومتے وہ

ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

جبکہ خدیجہ بیگم اس کا چہرا تھام کر پیار کرتیں ڈھیروں دعاؤں

سے نواز گئی تھیں۔۔۔

"اللہ میری بچی کی نصیب اچھے کرے۔۔۔ تمہاری آگے کہ

ساری زندگی اچھے ہمسفر کے ساتھ سہل گزرے۔۔۔ ماں جیسا

نصیب نہ ہو تمہارا میری بچی۔۔"

اس کے حسین چہرے کو چومتے وہ صدق دل سے بولی تھیں۔۔۔

ان کی بات کر المیرہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔ اس کی ماں نے ایک بہت مشکل زندگی گزاری تھی۔۔۔

اسی لیے وہ ہر وقت اس کے اچھے نصیب کی دعا کرتی رہتی تھیں۔۔

کیونکہ انہیں اپنی سوتن اور نند کے ارادوں کا بہت اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔ جیسے انہوں نے ان کی ساری زندگی عذاب بنادی تھی ویسے ہی وہ ان کی بیٹی کے ساتھ بھی کرسکتی تھیں۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ کہیں نہ کہیں وہ المیرہ اور عباد کی شادی کے حق میں نہیں تھیں۔۔۔انہیں خوف آتا تھا کہ کہیں عباد ان کی بیٹی کو تکلیف کی پہنچا دے اپنی ماں کے کہنے میں آکر۔۔۔ان کی بیٹی بظاہر جتنی مضبوط نظر آتی تھی۔۔۔اندر سے اتنی ہی نرم جذبات میں گندھی ہوئی نازک سی لڑکی تھی۔۔۔جو کانچ جیسا دل رکھتی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم بس وہ دل نہیں ٹوٹنے دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

عباد بہت اچھا تھا۔۔۔پر جب مرد اپنا دل بدلنے پر آتا تھا تو نہ اسے اپنی محبت یاد رہتی تھی اور نہ ہی زندگی بھر ساتھ نبھانے کے لیے کیے گئے وعدے۔۔۔۔وہ خود یہ آزما چکی تھیں۔۔۔

لیکن پھر المیرہ اور عباد کی ایک دوسرے کے لیے محبت دیکھ وہ مان گئی تھی۔۔۔ ہر لمحہ ان کے لبوں پر یہی دعا ہوتی تھی کہ ان کی بیٹی کو کوئی غم ملے۔۔۔۔

ثمن عباد کے قریب جانے اس سے اپنی بے تکلفی بڑھانے کی بہت کوشش کرتی تھی۔۔ مگر عباد نے اسے ایک حد تک رکھا ہوا تھا۔۔ یہی وجہ تھی کہ ثمن اب تک اپنی ہر کوشش میں ناکام رہی تھی۔۔۔

"اپنا خیال رکھیئے گا امی۔۔۔ آج سکول میں ایک فنکشن ہے تو شاید آنے میں دیر ہو جائے۔۔۔ پریشان مت ہویئے گا۔۔۔"

المیرہ کو پہلے ہی دیر ہو چکی تھی۔۔۔ وہ جلدی جلدی چیزیں بیگ میں رکھتی گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔

باہر کھڑے بچے سے پتا چلا تھا کہ اس کی سکول بس جا چکی تھی۔۔۔

اس کا موڈ ایک دم سے خراب ہوا تھا۔۔۔ سکول اچھی خاصی مسافت پر تھا۔۔۔ آج پھر اسے لوکل جانا پڑتا۔۔۔

وہ پیدل چلتی ٹیکسی سٹینڈ تک آئی تھی۔۔۔

جہاں ٹیکسی میں سوار ہوتی وہ اپنی فائل کھول کر سکول کا کام کرنے لگی تھی۔۔

ٹیکسی اپنی سپیڈ میں چل رہی تھی۔۔۔ جب اس کی غیر ارادی نظر سامنے روڈ پر اٹھی تھی۔۔۔

ایک پندرہ سے بیس سال کا لڑکا خون میں لت پت روڈ پر پڑا تھا۔۔۔

اس کے اردگرد سے گاڑیاں اور لوگ گزر رہے تھے۔۔۔ مگر کسی نے بھی اسے اٹھانے یا ہاسپٹل پہنچانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔

"بھائی پلیز گاڑی روکیں۔۔۔ دیکھیں اس لڑکے کی حالت۔۔ وہ بچارہ مر جائے گا۔۔۔"

المیرہ کی روہانسی آواز پر ڈرائیور نے ٹیکسی روک دی تھی۔۔

"بیٹی یہ کوئی دشمنی کا چکر لگتا ہے۔۔۔ میرے خیال میں تو آپ کو نہیں جانا چاہیئے۔۔۔ دیکھیں ارد گرد سب کو۔۔۔ کوئی بھی نہیں جارہا اس لڑکے نے قریب۔۔۔"

ڈرائیور بڑی عمر کا تجربہ کار شخص تھا۔۔۔ اس نے المیرہ کو روکنا چاہا تھا۔۔۔

"انکل آپ ان باقی سب لوگوں کی طرح یہی سوچ کے بے حس بن جائیں۔۔ میں نہیں بن سکتی۔۔۔"

المیرہ تیزی سے باہر نکلتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس نے ساتھ ہی عباد کا نمبر بھی ڈائل کر دیا تھا۔۔۔ مگر شاید کہیں مصروف ہونے کی وجہ سے اس نے کال پک نہیں کی تھی۔۔۔

روڈ پر معمول کے مطابق لوگ آ جا رہے تھے۔۔ وہاں کوئی بھی ایسی غیر معمولی حرکت نہیں تھی۔۔۔

پھر لوگ کیوں نہیں اس لڑکے کو بچا رہے تھے۔۔۔ کیا انسانیت بالکل ہی ناپید ہو چکی تھی اب لوگوں میں۔۔

المیرہ الجھن بھرے انداز میں سوچتی اس لڑکے کے قریب آئی تھی۔۔۔

"آنکھیں کھولو پلیز۔۔ کون ہو تم۔۔۔؟ کس نے کیا ہی یہ تمہارے ساتھ۔۔۔"

المیرہ اس کے پاس آن بیٹھتی اس کا بازو ہلا گئی تھی۔۔

مگر وہ ایسے ہی بے سدھ پڑا رہا تھا۔۔۔

جبکہ المیرہ کی اس حرکت پر اردگرد بھیس بدل کر کھڑے لوگوں کے چہروں پر کرختگی بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

کانوں میں ہیڈ فون لگائے وہ سب اس سچویشن میں ملنے والے نئے حکم کے منتظر تھے۔۔۔

"باس یہ لڑکی دشمنوں کی جانب سے بھیجا گیا کوئی مہرا ہو سکتی ہے۔۔۔ کیا حکم ہے اس کے بارے میں۔۔۔؟ شوٹ کر دیں اسے۔۔۔۔"

حیدر نظریں اس لڑکی پر گاڑھے پوچھا تھا۔۔۔

جبکہ بلیک روم میں بیٹھا شخص سکرین پر یہ سارا منظر دیکھتا آنکھوں میں وحشت لیے اس لڑکی کی بے وقوفی ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

"ابھی نہیں۔۔۔ اگر اس لڑکی کو میرے خلاف استعمال کیا جارہا ہے تو یہ مرنی نہیں چاہیے۔۔۔ جیسے ہی وہ لوگ سامنے

آئیں اس لڑکی کی آنکھوں کے سامنے انہیں شوٹ کر دو۔۔۔

اس کے تاثرات بتا دیں گے یہ ان کے ساتھ ہے یا

نہیں۔۔۔ یہ کوئی حرکت ضرور کرے گی۔۔۔"

اس کے قہر زدہ لہجے میں کسی قسم کا کوئی رحم نہیں تھا۔۔۔

المیرہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس وقت کس

شخص کی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔

سامنے رکھی وہسکی کے گھونٹ بھرتا وہ اسے تکے جا رہا

تھا۔۔۔

جو اب اس لڑکے کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جس کا چہرا پوری طرح سے خون آلود تھا۔۔

اسکا وجود زخموں سے چور تھا۔۔۔ المیرہ نے ارد گرد سے گزرتے لوگوں سے مدد مانگی تھی۔۔

مگر کوئی اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کے آسمانی رنگ کے آنچل سے سنہری بال نکل کر اس کے چہرے کے گرد آن بکھرے تھے۔۔ آئس بلو آنکھوں میں پریشانی اور بے بسی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

اس خوبصورتی پر اس بلیک روم میں بیڈ پر پڑے شخص کی سیاہ آنچ دیتی نگاہیں گڑھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اس نے اس سے بھی کہیں زیادہ حسن دیکھا تھا۔

مگر اس لڑکی میں عجیب سی کشش تھی۔۔۔ وہ نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

جو بات اسے بری بھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

"شوٹ۔۔۔۔"

اس کا بھاری لہجہ مائیکرو فونز میں گونجا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی فضا میں ایک ساتھ کئی فائر ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کی آنکھیں المیرہ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

جو اپنے بہت قریب سے اٹھتی ان بھیانک آوازوں پر بے ساختہ خوف سے چیختی وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔

اس پر نگاہیں گاڑھے وہ بہت سکون کے ساتھ شراب اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔۔ دشمنوں کو مرتے دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ اچھا انٹرٹینمنٹ تھا۔۔

وہاں اس لڑکے کو اٹھانے آنے والے افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔۔۔

المیرہ یہ منظر دیکھتی بری طرح سہم گئ تھی۔۔۔ ہر جانب خون کی ندیاں بہہ نکلی تھیں۔۔

جب اسی لمحے وہ لڑکا بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جس کی مدد کرنے کے لیے وہ یہاں رکی تھی۔۔

کب سے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار مار کر ہلکان ہوچکی تھی۔۔۔

وہ لڑکا جان بوجھ کر پڑا تھا۔۔۔

اسے اٹھتا دیکھ المیرہ کی رنگت پہلے خوف اور پھر غصے سے لال ہوئی تھی۔۔۔

اس کی گلابی پنکھڑیاں حیرت سے واں ہوئی تھیں۔۔۔

"تم۔۔۔ تم جان بوجھ کے کر رہے تھے یہ سب۔۔۔"

المیرہ اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ جبکہ خوف اور اردگرد سے نکل کر سامنے آتے لوگوں کی دہشت سے اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

اسے لگا تھا اب اس کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو ان لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔۔

"جانے دو اسے۔۔۔"

اس کی گھمبیر آواز پر وہ سب لوگ ایک دم سے المیرہ سے

دور ہوئے تھے۔۔۔

المیرہ جو آنکھیں میچے لرزتے لبوں سے کلمہ پڑھنے لگی

تھی۔۔۔ اسے اپنی موت سر پر آن ٹھہرتی معلوم ہوئی

تھی۔۔

بلیک روم میں بیٹھا شخص شراب کا آخری گھونٹ اندر اتارتا

بہت دلچسپی کے ساتھ یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اپنی موت کا انتظار تھا۔۔ اس شخص کی سیاہ

آنکھوں میں مزید تاریکی اتر آئی تھی۔۔

اگلے ہی لمحے سکرین آف کرتا وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے دور جاتے قدموں کی آواز پر آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ وہ لوگ اسے بنا کوئی نقصان پہنچائے وہاں سے جا چکے تھے۔۔

وہ شکر کا کلمہ پڑھتی تیزی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

اس کا دل ابھی تک ہول رہا تھا۔۔۔

پولیس کے سائرن بجنے لگے تھے۔۔۔ ان لوگوں کی لاشیں ابھی بھی وہیں روڈ پر پڑی تھیں۔۔ کوئی آگے نہیں آیا تھا۔۔۔

اگر ان میں سے کسی کی سانسیں بچی بھی تھیں تو وہ بھی اب تک تڑپ تڑپ کر مر چکے ہونگے۔۔

المیرہ کو افسوس ہوا تھا۔۔۔۔

پر ابھی چند لمحے پہلے وہ جو بے وقوفی کر چکی تھی۔۔۔ دوبارہ ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

اسے صرف اور صرف اپنی ماں کا خیال تھا۔۔۔ جو اس کی بغیر مر جاتیں۔۔۔

عباد کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ اسے اپنی اس بے وقوفی کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے تیزی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مس المیرہ یہ کونسا وقت ہے سکول آنے کا۔۔۔۔ جب ٹیچر خود ڈسپلن فالو نہیں کریں گے تو بچوں کو کیا سکھائیں گے۔۔۔"

وہ سر جھکائے کھڑی پرنسل کی ڈانٹ سن رہی تھی۔۔

اپنی ہی بے وقوفی اور جذباتی طبیعت کے باعث وہ آج سکول بہت زیادہ لیٹ پہنچی تھی۔۔۔

آتے ہی پرنسپل آفس میں پیشی لگی تھی۔۔۔

"آئم سوری سر۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

المیرہ دھیرے سے منمنائی تھی۔۔۔ ان کے پرنسپل بہت اچھے تھے۔۔ وہ بلاوجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے تھے۔۔ اور وہ تو ویسے بھی ایمانداری اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے ان کی فیورٹ تھی۔۔۔

اس نے انہیں کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

"اگلی بار خیال رکھیں۔۔۔ آپ بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔۔۔ اس لیے میں آپ کو وارننگ لیٹر نہیں دے رہا۔۔"

وہ اپنا چشمہ درست کرتے بولا تھا۔۔۔

"شکریہ سر۔۔۔۔"

وہ مشکور لہجے میں بولتی وہاں سے نکلنے لگی تھی جب اس نے پھر سے المیرہ کو پکارا تھا۔۔۔۔

"مس المیرہ۔۔۔ کوئی پریشانی ہے تو آپ ڈسکس کر سکتی ہیں۔۔۔"

احد مبشر کا لہجہ اب نارمل ہو چکا تھا۔۔۔

"نو سر۔۔۔ کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔ جزاک اللہ۔۔"

وہ دھیرے سے بولتی مزید اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے آفس سے نکل آئی تھی۔۔

احد مبشر پچھلے دو سال سے اس سکول کو بہت اچھے سے چلا رہا تھا۔۔۔ پورا سٹاف اس سے بہت خوش تھا۔۔۔۔

وہ سب سے بہت اچھے سے پیش آتا تھا۔۔۔ اور خاص کر المیرہ سے۔۔۔

مگر المیرہ کا رویہ ہمیشہ دو ٹوک رہا تھا۔۔۔

باقیوں کی طرح اسے پرنسپل سے بلاوجہ فری ہونے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔

"وارننگ لیٹر نہیں ملا تمہیں۔۔۔"

وہ جیسے ہی باہر آئی راستے میں کھڑی ردا نے اسے سر سے پیر تک گھورتے پوچھا تھا۔۔

"نہیں۔۔"

المیرہ جلدی سے جواب دیتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔ اس کا کوئی موڈ نہیں تھا فلحال اس لڑکی کے منہ لگنے کا۔۔

جسے نجانے اس سے کیا بیر تھا۔۔

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو۔۔۔؟؟"

بسمہ اسے پانی کا پورا گلاس خالی کرتے دیکھ اس کی قریب آئی تھی۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔ بہت عجیب سا واقع ہوا ہے میرے ساتھ۔۔۔"

المیرہ کا خوف ابھی تک کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے بسمہ کو سارا واقع کہہ سنایا تھا۔۔

"اللہ کا شکر کے المیرہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا انہوں نے۔۔۔ ورنہ ایسے لوگ اپنی شناخت کسی کو نہیں دیتے۔۔۔ یا تو یہ مار دیتے ہیں یا پھر اٹھا کر ساتھ لے جاتے ہیں۔۔۔"

بسمہ اس کا ہاتھ تھامے فکر کا اظہار کرتی اسے مزید خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔

"خدا کا نام لو۔۔۔ اللہ نہ کرے ایسا کچھ ہو۔۔۔ میرے باپ اور شمیم آرا نے میری ماں کو جینے کے قابل نہیں چھوڑنا۔۔۔"

المیرہ نے جھرجھری سی لی تھی۔۔

"اچھا چھوڑو۔۔۔ بھول جاؤ اس بات کو۔۔۔ تمہیں ایک گڈ نیوز دیتی ہوں۔۔۔ ہمارا سکول اگلے ہفتے ٹرپ پر جا رہا

ہے۔۔۔ سب بچے کیا ٹیچرز بھی بہت ایکسائیٹڈ ہیں۔۔ کتنا مزا آئے گا نا۔۔۔ میں تو آج کی جاکر شاپنگ کرو گی۔۔۔"

بسمہ بچوں کی طرح خوش ہوتے بولی تھی۔۔

جبکہ المیرہ اس کے پرجوش انداز کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔

اس کی دماغ میں ابھی بھی ان لوگوں کی لاشیں گھوم رہی تھیں۔۔۔ جنہیں اتنی بے دردی سے مارا گیا تھا۔۔۔

"خدا بیڑا غرق کرے ایسے بھیڑیوں کا۔۔۔ جو انسانیت کے تقدس کو اس بری طرح سے پامال کرتے ہیں۔۔۔"

المیرہ فائل اٹھاتی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مسٹر غزنوی۔۔۔ مسٹر غزنوی سپر ماڈل کشف مجیب نے آپ پر الزام لگایا ہے کہ دبئی کے ہوٹل میں آپ نے انہیں اغوا کروا کر ان سے زبردستی کی ہے۔۔۔ پوری رات انہیں اپنے پاس رکھا۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔۔۔ یا آپ کی بڑھتی شہرت کو دیکھ کر صرف آپ پر الزام لگایا جارہا ہے۔۔۔ آپ کے دشمنوں کی کوئی چال ہے آپ کو بدنام کرنے کی۔۔۔ کشف مجیب کی آپ کے خلاف کی گئی یہ پریس

کانفرنس سراسر غلط بیانات پر مشتمل ہے۔۔ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے آپ۔۔"

وہ جیسے ہی اپنی گاڑی سے نکلا رپورٹرز کا ایک جمع غفیر اس کی جانب امڈ آیا تھا۔۔۔

اس کے گارڈز کی بھاری نفری انہیں روکنے کی کوشش کرتی اس کے گزرنے کا راستہ بنا گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی مغرور اور شاہانہ چال چلتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ کون اس کے بارے میں کیا بول رہا

ہے۔۔ جب ایک رپورٹر قدرے اونچی آواز میں چلاتی اس کے قدموں کو رکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

اس کی پوری بات سنتا وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بلیک قمیض شلوار کے اوپر گرے کوٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گلاسز لگائے کسی ریاست کا شہزادہ ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی چمکتی دودھیا رنگت دھوپ پڑنے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

کشادہ پیشانی پر پسینے کے قطرے آن پڑے تھے۔۔۔

اس کی مغرور کھڑی ناک دیکھنے والوں پر اپنی دہشت سے دھاک بیٹھا جاتی تھی۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں کو زیادہ تر گلاسز کے پیچھے چھپا کر رکھتا تھا۔۔۔ کیونکہ ان کی تیزابیت سہنا آسان نہیں تھا۔۔

مگر اس وقت وہ درمیانی عمر کی رپورٹر جوش کے عالم میں جو جملے ادا کر گئی تھی۔۔۔ اسے ایک دم سے رکتا دیکھ رپورٹر کو اپنے پسینے چھوٹتے محسوس ہوئے تھے۔۔

اس نے جیسے ہی اپنی آنکھوں سے گلاسز اتاریں وہاں ایک دم سے گہرا سکوت چھا گیا تھا۔۔ اس کی نگاہیں سیدھی اس عورت کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

اتنے سارے لوگوں میں وہ بنا دیکھے کیسے آواز کی سمیت کا تعین کرتا اس رپورٹرز کے تاثرات جانچتا اسے پہچان گیا تھا۔۔ یہ انتہائی قابلِ ستائش تھا۔۔

ایسے ہی تو وہ اپنے مخالفین پر حاوی نہیں رہتا تھا۔۔۔

"یہاں تشریف لائیں پلیز۔۔۔۔"

اس نے خلاف مزاج بہت اچھے سے مخاطب کیا تھا اس عورت کو۔۔

جو کپکپاتی ٹانگوں سے آگے بڑھتی گارڈز کے راستہ دینے پر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ اس کی اتنی دہشت تھی کہ خوف سے بند ہوتے دل کے ساتھ بھی وہ رپورٹر اس کی بات سے انکاری نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"کیا نام ہے آپ کا۔۔۔؟؟"

اب کی بار بھی انداز ہنوز تھا۔۔۔

"فصیحہ بانو۔۔۔"

اپنے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے اس نے اپنا نام بتایا تھا۔۔۔ اسے بے اختیار اپنے دونوں معصوم بچوں کا خیال آن ٹھہرا تھا۔۔ جن کی اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔

اس شخص کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ اب اسے زندہ نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"مس فصیحہ بانو آدھی ادھوری خبر سن کر کسی پر الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ آپ کی اس سپر ماڈل نے بالکل غلط معلومات دی ہے میڈیا پر۔۔۔

میں نے اسے ایک رات کے لیے نہیں بلکہ ایک ہفتے کے

لیے اپنے پاس رکھا تھا۔"

بہرام غزنوی اس کا مائیک تھام کر بولتا سناٹا پھیلا گیا تھا۔۔

ان سب کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ شاید اس الزام سے انکار

کر دے۔۔

اپنی صفائی پیش کرے مگر اس نے جو بولا تھا وہ سن کر فصیحہ

بانو کی نظریں بھی شرم سے جھک گئی تھیں۔۔

"بھاری رقم دی تھی میں نے اسے۔۔ اغوا نہیں کیا تھا۔۔

اس کی پوری رضامندی اور خواہش پر ہوا سب۔۔ مگر وہ

لالچی لڑکی چاہتی تھی مجھے بلیک میل کر کے مجھ سے نکاح کر لے۔۔۔ جتنی اس کی اوقات نہیں اس سے زیادہ مانگنے لگی تھی۔۔

بہرام غزنوی کو دھمکی دے رہی تھی۔۔۔ اسے لگتا ہے یہ پروپیگنڈہ کر کے مجھے ڈرائے گی۔۔۔ بہرام غزنوی کو۔۔۔"

وہ ایسے ہنسا تھا جیسے کسی بچے کی بچکانہ بات پر ہنسا جاتا ہے۔۔۔

اس کے بولے جانے والے الفاظ ہر دوسرے نیوز چینل کی ہیڈ لائن بن چکے تھے۔۔۔ وہ اپنی بات کہتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔

جبکہ فصیحہ بانو ابھی بھی شاک میں کھڑی تھی کہ اسے اتنا بڑا بیان دے گیا تھا یہ شخص۔۔

وہ اپنی ریوالونگ چیئر پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

جب ارباز اڑی رنگت کے ساتھ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"سر وہ بڑے صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے فون اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔ جو آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔

بنا آنکھیں کھولے موبائل لے کر کان سے لاگ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟"

وہ غصے سے بھڑکتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"کیا کیا۔۔۔؟؟"

اس نے ارباز کو شراب کی بوتل لانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

اس کے اس نا سمجھی بھرے انداز پر دوسری جانب داؤد غزنوی کی شریانیں پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔

"وہ سب کیوں بولا میڈیا کے سامنے۔۔۔ جو بھی کرنا ہے بند کمرے میں کرو۔۔۔ ان باتوں کے اشتہار لگانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ اب دیکھنا کیسے میرے مخالفین مجھ پر کیچڑ اچھالیں گے۔۔ میری ساکھ خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔۔"

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالیں۔۔۔

جبکہ ان کی باتوں پر وہ قہقہ لگا کر رہ گیا تھا۔۔۔

"تم نے کیا سوچ کر مجھے کال کی ہے داؤد غزنوی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے مجھے تمہارے اچھے برے سے فرق پڑتا ہے۔۔۔ تمہاری ساکھ برباد ہو یا پوری زندگی میرا کوئی لینا دینا نہیں

ہے تم سے۔۔ میں بہرام غزنوی ہوں۔۔۔ گناہ بھی کرتا ہوں تو سرعام کرتا ہوں۔۔۔ گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں پر تمہاری طرح اپنے ہی گھر پر نقب زنی نہیں کرتا۔۔۔ دوبارہ مجھے کال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔ ورنہ بہت بھاری پڑے گی تم پر یہ۔۔۔۔"

وہ اپنی بات پوری کرتا موبائل دیوار پر مار گیا تھا۔۔۔

اس کے خطرناک تیور بتا رہے تھے کہ اس کا موڈ کتنا غضبناک ہو چکا تھا۔۔۔

"سر کشف مجیب کانفرنس کے بعد سے لاپتا ہے۔۔۔"

عدنان تشویش کے عالم میں اندر داخل ہوتے بولا تھا۔۔۔

"میری طرف سے جہنم میں جائے۔۔۔"

وہ ان دونوں کو باہر نکلنے کا کہتا سامنے رکھی شراب کی بوتل اٹھا کر لبوں سے لگا گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم نے بات نہیں کی اپنے پرنسپل سے۔۔۔ کہہ دیتی نا گھر سے اجازت نہیں مل رہی جانے کی۔۔۔"

وہ اپنے کپڑے پریس کر رہی تھی جب خدیجہ بیگم اپنی نماز سے فارغ ہوتیں پھر سے وہی جملہ دوہرا گئی تھیں۔۔۔ جو وہ پچھلے تین دنوں سے نجانے کتنی بار کہہ چکی تھیں۔۔

المیرہ اپنی ماں کی محبت اور فکر پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔

"آپ کو لگتا ہے آپ کو چھوڑ کر میں کہیں جانا چاہوں گی۔۔۔ لیکن کیا کرو مجبوری ہے چھٹی ملنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔۔۔"

المیرہ بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"پتا نہیں کیوں دل گھبرا رہا ہے۔۔۔ آج تک کبھی تمہیں خود سے زیادہ وقت کے لیے دور نہیں کیا نا تو پورے ایک دن کے لیے تمہارے دور جانے کے خیال سے دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم کی محبت پاش نگاہیں اس کے صبیحہ چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

ان کی بیٹی بہت ہی صبر اور حوصلے والی تھی۔۔ اگر وہ ان کے ساتھ نہ ہوتی تو انہوں نے ان مشکل حالات کو سروائیو نہیں کر پانا تھا۔۔

جو پورا دن مصروف رہنے کے بعد رات کو بیٹھ کر ان کے حصے کو سلائی کڑھائی کا کام بھی کر دیتی تھی۔۔۔

وہ ان کے پیروں کے قریب آن بیٹھتی ان کی مالش کرنے لگی تھی جب ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔

المیرہ نے جلدی سے اپنا دوپٹہ درست کیا تھا۔۔

خدیجہ بیگم کی اجازت ملنے پر عباد اندر داخل ہوا تھا۔۔ اس کے ہاتھ میں میٹھائی کا ڈبہ تھا۔۔

جبکہ چہرا خوشی سے کھلا ہوا تھا۔۔۔

"مامی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

ان کے قریب جھکتے اس نے سلام کیا تھا۔۔۔ جبکہ نظریں سامنے بیٹھی المیرہ پر تھیں۔۔

جس نے ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی تھی اس پر۔۔۔

المیرہ اس سے ناراض تھی۔۔۔جو پچھلے دو دنوں سے مسلسل عبدل صاحب کے کہنے پر ثمن کو پک اینڈ ڈراپ دے رہا تھا۔۔۔ ثمن ایسا جان بوجھ کر کر رہی تھی۔۔۔

وہ کسی نہ کسی طرح عباد کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتی تھی۔۔

عبادیہ بات جانتے ہوئے بھی اسے موقع دے رہا تھا۔۔۔المیرہ کو یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

وہ وہیں ایک جانب بیٹھی بچوں کی لائی کچھ نوٹس بک چیک کرنے لگی تھی۔۔۔

"بیٹھو بیٹا۔۔۔ کیسے آنا ہوا۔۔۔؟؟"

خدیجہ بیگم بہت ہی خوشدلی سے ملتی تھیں سب سے۔۔

"میری پروموشن ہوئی ہے مامی جان۔۔۔ اسی خوشی میں مٹھائی لے کر آیا ہوں۔۔۔ المیرہ کو برفی پسند ہے تو اس کے لیے۔۔۔۔"

ارسلان نے نگاہیں گھما کر المیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کے چہرے پر اب بھی نو لفٹ کا بورڈ لگا تھا۔۔۔

اسے فرق ہی نہیں پڑا تھا یا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

"ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم خوشی کا اظہار کر گئی تھیں۔۔

المیرہ اپنے نام لیے جانے پر بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔

عباد اس کی یہ ناراضگی دیکھ دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔اس لڑکی کی انہیں اداؤں نے ہی تو اسے گھائل کر رکھا تھا۔۔۔

"لگتا ہے المیرہ کو خوشی نہیں ہوئی۔۔۔"

آخر کار وہ خود ہی اسے مخاطب کر گیا تھا۔۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ لیکن یہ میٹھائی لانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔ امی مصباح کی کال آرہی ہے میں زرا اس کی بات سن لوں۔۔۔"

وہ اسے اب بھی رتی برابر بھی اہمیت نہ دیتی خدیجہ بیگم کو بتاتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

"ارے اسے کیا ہوا۔۔۔؟؟"

خدیجہ بیگم اس کا رویہ دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔ جبکہ عباد دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔اس لڑکی پر یہ نخرے سوٹ کرتے تھے۔۔۔کچھ دیر خدیجہ بیگم کے پاس بیٹھنے کے بعد اس کا ارادہ اسے منانے جانے کا ہی تھا۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟ اتنی ٹھنڈ میں چھت پر کیوں بلا لیا۔۔۔"

مصباح رضاعی میں دبکی بیٹھی تھی جب المیرہ کے میسج پر اسے مجبوراً اوپر آنا پڑا تھا۔۔۔

ان دونوں کے گھر ساتھ ساتھ تھے۔۔۔ چھت بالکل جڑے ہوئے تھے۔۔ وہ اکثر چھت پر ہی آکر ملتی تھیں۔۔۔ اس وقت بھی مصباح منڈیر پھلانگ کر ان کے چھت پر بچھے تخت پر آن بیٹھی تھی۔۔

گرم شال ہونے کے باوجود بھی اس کے دانت بج رہے تھے۔۔۔

جبکہ المیرہ بنا کسی گرم شے کے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔

ٹھنڈ سے اس کی ناک اور گال لال ہو چکے تھے۔۔۔

مگر اسے اس وقت ٹھنڈ سے بھی زیادہ اپنے اندر اٹھتے ابال نے ہلکان کر رکھا تھا۔۔۔

وہ غصے کی تیز تھی غلط بات برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔۔اسے عباد پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔جب وہ ثمن کی نیت جانتا تھا تو پھر اسے روک کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔

"ایس ایچ او عباد صاحب مٹھائی اٹھا کر لائے ہوئے ہیں۔۔۔یہ بھی کھلا آتے اس ثمن کو۔۔۔۔"

وہ جل کر بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر مصباح نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی بات سمجھ آنے پر اپنا قہقہ نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"المیرہ تم پوری پاگل ہو یار۔۔۔ ایسے بی ہیو ئیر نہیں رکھتے اپنے فیانسی کے ساتھ۔۔۔۔ وہ ثمن یہی تو کرنا چاہتی ہے۔۔۔

مصباح اسکی جذباتی طبیعت دیکھ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔

لیکن المیرہ کا غصہ اتنی آسانی سے کم ہونے والا نہیں تھا۔۔۔

"تمہیں تمہارا من پسند بندہ مل گیا ہے نا اس لیے ایسے کر رہی ہو۔۔۔ مجھ سے پوچھو کیا حالت ہے میرے دل کی۔۔۔ کاش ہر بار وہ ہو جائے جو ہم چاہتے ہیں۔۔۔"

مصباح نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ چچا نہیں مان رہے۔۔۔؟؟"

مصباح کی جانب دیکھتی وہ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ اپنی ٹینشن میں وہ اس کا مسئلہ تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔

"نہیں یار۔۔۔ ابا نے بھی ایک ہی ضد پکڑی ہوئی ہے کہ پہلے اظفر کوئی اچھی سی پوسٹ پر جاب حاصل کرے۔۔۔ پھر اس کے بعد ہی وہ

شادی کریں گے۔۔۔ ورنہ وہ یہ رشتہ ہی ختم کر دیں گے۔۔۔ تم

جاں ستی تو ہو بابا کی شروع سے خالہ اور ان کے گھر والوں سے نہیں

بنتی۔۔۔ بڑی مشکل سے منگنی کی تھی۔۔ پر اب جب سے قیوم چچا

نے اپنے بیٹے کی میرے حوالے سے بات کی ہے۔۔۔ ابا کا بس نہیں

چلتا وہ ابھی یہ رشتہ ختم کر دے۔۔۔ پہلے تو قیوم چچا نے پوچھا کبھی

نہیں۔۔

اب اچانک پتا نہیں کس خوشی میں پیار جاگ گیا ان کا۔۔۔"

مصباح بہت پریشان تھی۔۔۔

وہ اور اظفر سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔

جس کی گواہ المیرہ تھی۔۔۔ کتنی خوش تھیں وہ اس منگنی کے ہو جانے سے۔۔۔ مگر ان بچاروں کی بد قسمتی ہی تھی کہ اظفر کی بہت کوششوں کے بعد بھی اسے کوئی ڈھنگ کی نوکری نہیں مل پا رہی تھی۔۔۔

"اچھا پریشان نہ ہو۔۔۔ اللہ بہتر کرے گا۔۔۔ یہ محبت کا روگ تو دشمنوں کو بھی نہ لگے۔۔۔ اچھی بھلی زندگی کا ستیاناس مار دیتی یہ محبت۔۔۔"

المیرہ اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔اب وہ بھی ٹھنڈ سے کانپنے لگی تھی۔۔۔اسے مصباح کی اتری صورت پریشان کر گئی تھی۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"اللہ کرے تمہیں تو بالکل بھی نہ ہو محبت۔۔۔تم نے محبت کو ہی رسوا کر دینا۔۔۔"

مصباح اس کا مذاق بناتے بولی تھی۔۔۔اس کا اشارہ عباد کی جانب تھا۔جو اس کی محبت میں پاگل تھا۔۔۔ مگر المیرہ کا یہی کہنا تھا کہ وہ عباد کو پسند کرتی تھی مگر محبت نہیں کرتی تھی۔۔۔ محبت شادی کے بعد ہی اچھی لگتی تھی۔۔۔

"مجھے اتنی جلدی ہو بھی نہیں سکتی۔۔۔اتنی کمزور دل کی نہیں ہوں میں۔۔۔۔"

المیرہ کو خود پر پورا یقین تھا۔۔

"چلو دیکھ لیتے ہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔اب اٹھو نیچے جاؤ اور مجھے بھی جانے دو۔۔۔یہ جو جوانی چڑھی ہوئی ہے نا تمہیں۔۔۔۔بخار بھی سب سے پہلے تمہیں ہی چڑھنا ہے۔۔۔"

مصباح اس کا برف ہوتا ہاتھ کو چھوتے بولی تھی۔۔۔اسے جاتا دیکھ المیرہ بھی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں سے عباد اسے اوپر آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ رک گئی تھی۔۔۔

"تم ابھی تک گئے نہیں۔۔۔"

وہ منہ پھلائے بولی تھی۔۔۔

"تمہیں یوں ناراض چھوڑ کر کیسے جا سکتا تھا۔۔۔"

ایک سیڑھی کے فاصلے پر وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

"جانتی ہوں کتنا خیال ہے میری ناراضگی کا۔۔۔۔"

وہ ابھی بھی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"اچھا بابا معاف کر دو۔۔ آئندہ کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔۔

آخری بار سمجھ کر معاف کر دو۔۔۔ خدا کی قسم اسے اپنی چھوٹی بہن

سمجھتا ہوں۔۔۔"

عباد کانوں کو ہاتھ لگاتے بچارگی سے بولا تھا۔۔۔اس کی صورت دیکھتے المیرہ کو اپنی ناراضگی ختم کرنی پڑی تھی۔۔۔جو اس کی ناراضگی پر ایسے ہی پریشان ہو جایا کرتا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں کھڑے رہ کر باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے روم میں آگئی تھی۔۔۔

آنکھیں موندتے ہی پھر سے وہی بھیانک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آن ٹھہرتا تھا۔۔۔جو کچھ دن پہلے دیکھا تھا اس نے۔۔۔پر ابھی تک اس کے ذہن سے ہٹ نہیں پایا تھا۔۔۔

نہ جانے ایسا کرنے والوں کو سکون کیسے ملتا تھا۔۔۔

اس نے عباد سے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔جو ویسے ہی اس کی جاب کے خلاف تھا۔۔۔اسے لڑکیوں کا جاب کرنا پسند نہیں تھا۔۔۔مگر المیرہ نے ابھی اسے خود پر پورا اختیار نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ ابھی اپنے فیصلوں میں پوری طرح سے خود مختار تھی۔۔۔اور آگے بھی وہ ایسے ہی رہنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔وہ اپنی ماں کو کسی کا محتاج نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔جیسے آج تک انہوں نے اسے کسی کے آگے جھکنے نہیں دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام چھ بجے کے قریب ان کی دو بسیں ٹرپ کو خوب انجوائے کرنے کے بعد واپس لوٹ رہی تھیں۔۔۔ آدھی ٹیچرز ایک بس پر تھیں اور باقی دوسری پر۔۔۔

جبکہ پرنسپل اور سکول انتظامیہ کے کچھ لوگ اپنی گاڑی پر ساتھ ساتھ ہی تھے۔۔۔ بچے خوب ہلا گلا اور انجوائے کر رہے تھے۔۔۔ المیرہ کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ کشمیر کی خوبصورت پہاڑیوں اور جنگلات کے درمیان سے گزرتے ان سب کا موڈ ہی خوشگوار ہو چکا تھا۔۔۔

المیرہ کے سنہری بال ہوا سے اڑتے کھڑکی سے باہر جا رہے تھے۔۔۔

"کتنی پیاری جگہ ہے دل کرتا ہے انسان یہیں رہ جائے۔۔۔"

بسمہ ان حسین مناظر کو دیکھتے بولی تھی۔۔۔ موڈ ایک دن فریش ہو گیا تھا۔۔۔ المیرہ نے بھی سر ہلاتے اس کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔

جب تھوڑا سا آگے چلنے کے بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔ گاڑی کیوں رک گئی۔۔؟؟"

سب ہی حیران ہوئے تھے۔۔۔ مگر جیسے ہی ان کی نظر سامنے کے منظر پر پڑی ان سب کی چیخیں نکل گئی تھیں۔۔۔ خوف سے رنگت زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

وہ سیاہ لباس میں ملبوس بہت سارے نقاب پوش تھے۔۔۔ جو اسلحہ اٹھائے ان کی بس کا راستہ روک گئے تھے۔۔

"اللہ جی مدد فرمائیں یہ تو بہت خطرناک لوگ لگ رہے ہیں۔۔۔"

المیرہ سمیت وہاں بیٹھی تمام ٹیچرز اور بچوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ لوگ ڈرائیور سے گاڑی سائیڈ پر لگواتے۔۔ گاڑی کے اندر داخل ہو چکے تھے۔۔۔

بڑے بڑے دیو قد عجیب و غریب قسم کے حلیے کے مالک وہ بہت

خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔ انہیں دیکھ کر ہی سب کی رنگت زرد

پڑی تھی۔۔

"موبائل نکال کر باہر رکھو۔۔۔"

ان میں سے ایک دہشت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس پر

سب نے جلدی جلدی موبائل نکالتے انہیں دے دیئے تھے۔۔۔

انہیں یہی لگا تھا کہ وہ کوئی چور یا لٹیرے ہیں۔۔ جو ان سے سازو

سامان لے کر چلے جائیں گے۔۔۔

اس لیے انہوں اپنے پاس موجود ساری رقم بھی انہیں دے دی تھی۔۔۔وہ سارا مال سمیٹ کر ایک تھیلے میں ڈال کر وہیں پھینکتے اب ان کی طرف پوری طرح سے متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"اسوہ ابراہیم کدھر بیٹھی ہے باہر نکلو۔۔۔"

بچے خوف سے سیٹوں کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔۔۔

ان کی بات پر سب نے خوف سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسوہ پانچویں جماعت کی سٹوڈنٹ تھی اور ایک بہت بڑے منسٹر کی بیٹی بھی۔۔۔

اسے یہ لوگ کیوں پکار رہے تھے۔۔۔ المیرہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ انہوں نے ان بچوں کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا خود سے۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ اس بس میں نہیں ہے۔۔۔"

المیرہ جلدی سے بول پڑی تھی۔۔۔ اسوہ باقی بچوں کے ساتھ خوفزدہ سی نیچے چھپی ہوئی تھی۔۔۔ المیرہ کی اس بات پر سب سے آگے کھڑے ڈاکو نے اسے انتہائی نازیبا نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

المیرہ اندر تک سہم گئی تھی۔۔۔

"دوسری بس بھی ہمارے قبضے میں ہے۔۔۔اس میں بیٹھے لوگوں نے اپنی جان بچانے کے لیے یہ لسٹ دے دی ہمیں کہ وہ بچی اسی بس میں ہے۔۔۔ ہم سے ہوشیاری کرنے کی کوشش مت کرو مس۔۔۔۔"

وہ شخص آگے ہو کر المیرہ کی جانب جھکتا خباثت سے بولا تھا۔۔۔

بسمہ نے غیر محسوس انداز میں اسے ہاتھ مارتے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔۔

"اسوہ کا باپ بہت پاورفل ہے اسے چھڑوا لے گا۔۔ لیکن ہمارا والی وارث کسی نے نہیں بننا۔۔۔"

وہ بہت ہی آہستہ آواز میں اپنی جذباتی دوست کو سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس نے نوٹ کیا تھا وہ غنڈے بار بار المیرہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

مگر المیرہ کو بھی پورا بھروسہ تھا کہ عباد اسے مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔

المیرہ کی آئس بلو آنکھیں اور سنہری بال اس کو دوسروں سے منفرد بناتے تھے۔۔۔وہ ہر جگہ نمایاں ہی نظر آتی تھی۔۔۔اور سب سے بڑھ کر تھی اس کی بے خوفی۔۔۔

جوان ڈاکوؤں کو بار بار اس کی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔وہ سب المیرہ کو دیکھ کر آپس میں کھسر پھسر بھی کرنے لگے تھے۔۔۔

آگے جا کر وہ اسوہ کو پکڑ کر لے آئے تھے۔۔جو خوفزدہ سی بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟ چھوڑو اس بچی کو۔۔۔۔"

المیرہ ان بہروپیوں کے قبضے میں جاتی معصوم روتی بلکتی بچی کو دیکھ خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھتی اسوہ کو ان کی گرفت سے لے گئی تھی۔۔۔وہ اسوہ کی ماں سے مل چکی تھی۔۔۔

اگر ان تک یہ خبر پہنچ جاتی تو انہوں نے برداشت نہیں کر پانا تھا۔۔۔

ابھی چند مہینے پہلے انہوں نے اپنا بیٹا کھویا تھا۔۔وہ بستر پر پڑی عورت یہ صدمہ برداشت نہ کر پاتی۔۔۔

بسمہ نے سے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ ان غنڈوں کی گرفت سے اسوہ کو اپنی جانب کھینچتی اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔ اسے اپنی کلاس کے بچوں سے ایسی ہی محبت تھی۔۔ جیسی والدین کو اپنی سگی اولاد سے ہوتی تھی۔۔

وہ باقی سب کی طرح بے حس اور خو غرض نہیں بن پائی تھی۔۔۔

جبکہ سامنے کھڑے نقاب پوش اس لڑکی کا بے پناہ حسن دیکھ اپنی

آنکھوں ہی آنکھوں سے ایک دوسرے کی جانب اشارہ کر گئے تھے۔۔۔

"اتنی کامیابی سے یہ مشن پورا ہو رہا ہے۔۔۔ اس کا انعام تو بنتا ہے ہمارے لیے۔۔۔ یہ استانی بہت تڑپ رہی ہے اس بچی کے لیے۔۔۔ تو کیوں نہ دونوں کو ہی ایک ساتھ لے جاتے ہیں۔۔۔ اس چھوٹی کو باس کے آگے پیش کر دیں گے اور بڑی کو اپنا انعام سمجھ کر خود لطف اندوز ہونگے۔۔۔۔"

اس شخص کی آنکھوں میں ہوس ٹپک رہی تھی۔۔۔ان کی باتیں سنتے المیرہ کی رنگت لٹھ کی مانند سفید پڑ گئی تھی۔۔۔بسمہ اور باقی سب نے بھی گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"چلو اترو۔۔۔ورنہ ابھی اس بس میں لاشوں کے ڈھیر لگ جائیں گے۔۔۔"

ان سب کی جانب اشارہ کرتے اس نے المیرہ کو اسوہ کے ساتھ نیچے اترنے کو کہا تھا۔۔۔المیرہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی ان سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔

مگر اس شخص نے گن کی نال وہیں بیٹھی ایک ٹیچر کی کنپٹی پر رکھ دی تھی۔۔۔اگر وہ باہر نہ نکلتی تو ٹیچر کو مار دینا تھا۔۔۔المیرہ اسوہ کو اپنے ساتھ لگائے نیچے اتر آئی تھی۔۔۔خوف کے مارے اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا کہ وہ کسی طرح کا کوئی رابطہ کر کے مدد مانگ سکے۔۔۔

ان کے اترتے ہی بس کو وہاں سے بھیج دیا گیا تھا۔۔۔المیرہ نے اسوہ کو اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔۔جب اسی لمحے انہیں پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا تھا۔۔۔شاید دوسری بس والوں نے انفارم کر دیا تھا۔۔۔

"جلدی چلو ادھر۔۔۔"

اسے وہیں جماد یکھ ان میں سے ایک نقاب پوش نے اسے جھاڑیوں اور گھنے جنگلات کے اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔

المیرہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔ کیسے بچائے خود کو اور آسوہ کو۔۔۔

وہ لوگ بہت زیادہ تعداد میں تھے۔۔ المیرہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ جو ان کے ارادے تھے وہ اسے اور اسوہ کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔۔۔

چلتے چلتے وہ ایک دم سے رک گئی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔میرا پیر۔۔۔۔"

جان بوجھ کر اپنے پیر کو پکڑتے اس نے اسوہ کو اپنے مزید قریب کیا تھا۔۔۔

"ابھی ہم اس طرف بھاگیں گے۔۔۔ آپ نے تیزی سے بھاگنا ہے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا۔۔۔۔۔۔"

اسوہ کو آہستہ سے بولتی وہ ان دو نقاب پوش کو دیکھنے لگی تھی جو اس کے پیچھے تھے۔۔۔ باقی سب تو آگے آگے چل رہے تھے۔۔۔ اسوہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے اس کی بات سمجھ گئی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔"

ان میں سے ایک نقاب پوش اکتائے ہوئے لہجے میں بولتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

جب المیرہ نے دونوں مٹھیوں میں مٹی بھر کر ان کی جانب اچھال دی تھی۔۔۔

"اسوہ پیچھے کی جانب بھاگو آپ۔۔۔"

اسوہ کو واپس روڈ کی جانب بھگاتے وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ایک نقاب پوش تو اپنی آنکھوں کو مسلتا چلا رہا تھا۔۔۔ اسے سامنے کا منظر دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ بہت

زیادہ مٹی اس کی آنکھوں میں پڑی تھی۔۔۔ جبکہ دوسرا المیرہ کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتا اسوہ کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

اس بچی کو کسی بھی قیمت پر مارنے کی اجازت نہیں تھی۔۔

اسی لیے وہ اس پر گولی نہیں چلا پائے تھے۔۔

جو دیکھتے المیرہ نے وہاں ایک جانب پڑے پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا تھا۔۔۔

اس کا نشانہ ایک دم جگہ پر لگا تھا۔۔۔ نوکیلا پتھر لگنے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ گیا تھا۔۔۔ اپنے سر سے بہتے خون کو دیکھتا وہ وہیں رک گیا

تھا۔۔۔ المیرہ نے مڑ کر دیکھا تھا اسوہ بہت دور نکل گئی تھی۔۔ وہ بس

روڈ کے قریب پہنچنے ہی والی تھی۔۔۔ جہاں پولیس آچکی تھی۔۔۔

جیسے ہی اس نے مڑ کر اپنے ارد گرد دیکھا اس کی جان نکل گئی

تھی۔۔۔ آگے کی جانب گئے نقاب پوش اس کی جانب بڑھ رہے

تھے۔۔۔ باقی کچھ اسوہ کی جانب گئے تھے۔۔۔

"حرام زادی۔۔۔ یہ کیا کیا تو نے۔۔۔؟؟"

وہی شخص جس نے اسے ساتھ لانے کی بات کی تھی۔۔۔ وہ اس کے

سامنے آتا ایک زناٹے دار تھپڑ المیرہ کے منہ پر رسید کر گیا تھا۔۔۔

جس کے نتیجے میں وہ پیچھے کی جانب نوکیلے پتھروں پر جا گری

تھی۔۔۔ہاتھ ٹیک کر چہرا بچانے کی کوشش میں اس کی دونوں ہتھیلیاں چھل گئی تھیں۔۔

درد کے مارے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ المیرہ کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔۔۔خون کی بوند نکل آئی تھی۔۔۔

"وہ منسٹر کی بیٹی پولیس والوں کے ہتھے لگ گئی ہے۔۔۔اس کو ڈھونڈنے پولیس اسی جانب آرہی ہے۔۔۔ جلدی چلو یہاں سے۔۔۔"

اسوہ کے پیچھے گئے نقاب پوش واپس آ گئے تھے۔۔۔ان سب کے چہروں پر المیرہ کے لیے انتہائی قہر آلود تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ اب انکا باس انہیں نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔

المیرہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔اور بنا ان لوگوں کا خوف کھائے تیزی سے گھنے جنگل کی طرف بھاگ نکلی تھی۔۔۔وہ سب جو اپنے باس کو جواب دینے کے حوالے سے پریشانی کا شکار تھے۔۔وہ المیرہ کے دونوں اطراف کھڑے تھے۔۔۔جہاں سے بھاگنے کا راستہ تھا۔۔۔مگر المیرہ کو تو صرف اس وقت ان لوگوں کے ناپاک ارادوں سے دور بھاگنا تھا۔۔۔

وہ بنا سوچے سمجھے گھنے جنگل میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔جو انتہائی خطرناک تھا۔۔۔

وہاں کوئی نہیں جاتا تھا۔۔

"اب تو باس کسی صورت نہیں چھوڑنے والے۔۔ جلدی سے پکڑو اس لڑکی کو۔۔۔۔"

ان میں سے ایک چلایا تھا۔۔۔ وہ سب مختلف راستوں سے اس کے پیچھے بھاگے تھے۔۔۔۔ المیرہ بنا پیچھے دیکھے اندھا دھند بھاگی جا رہی تھی۔۔۔ راستہ ناہموار ہونے کی وجہ سے اس کے پیر درد کرنے لگے تھے۔۔۔

دوپٹہ سر سے پھسل کر شانوں پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اسے ان لوگوں کے قدموں کی آواز ابھی بھی اپنے پیچھے آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔

جب پیر ایک نوکیلی شے پر آن پڑا تھا۔۔

اس کے پیر پر بہت بری طرح سے کانٹا چبھ گیا تھا۔۔۔ درد کے مارے اس کے لبوں سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اس سے بھاگا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مگر ان غنڈوں سے اپنی عزت بچانے کی خاطر وہ تیز سے تیز تر بھاگے جا رہی تھی۔۔۔ اسے راستے کا کوئی تعین نہیں تھا۔۔۔ وہ بنا کچھ سوچے سمجھے بس ان لوگوں کی نگاہوں سے او جھل ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ لوگ اس کے بہت قریب پہنچ چکے تھے۔۔۔ المیرہ کی ہمت اب جواب دینے لگی تھی۔۔۔

جھاڑیوں کے درمیان سے گزرتے اس کا دوپٹہ بڑی طرح کانٹوں بھری جھاڑیوں سے الجھ گیا تھا۔۔۔ اس نے نکالنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں نکل پایا تھا۔۔۔

اگر وہ وہاں رکتی تو ان لوگوں کے ہتھے چڑھ جانا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اسے وہیں چھوڑتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے اس وقت بس ایک ہی سوچ تھی کہ ان لوگوں کی ہوس بھری نگاہوں سے خود کو کہیں بہت دور لے جائے۔۔۔وہ اب بنا دوپٹے کے بھاگے جارہی تھی۔۔۔

اس کا دل اس بری طرح سے لرز رہا تھا جیسے اسے کچھ ہو جائے گا۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔وہی گھٹیا درندہ اس کے بہت قریب تھا۔۔۔جس نے اسے بس سے اتارا تھا۔۔۔

المیرہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی وجہ سے سامنے سے آتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔جو اچانک اس کے سامنے آگیا تھا۔۔۔

اس کے فولادی سینے سے ٹکراتی وہ لڑکھڑا کر گرنے کو تھی جب المیرہ نے بہت مضبوطی سے اس کی شرٹ کو سینے سے جکڑ لیا تھا۔۔۔

"پلیز میری مدد کرو۔۔۔یہ۔۔۔یہ غنڈے مجھے اغوا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے وہ اس سے مدد مانگتی اس کے سینے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

مقابل نے اپنی غضبناک دہشت ٹپکاتی آنکھوں سے اس کے پیچھے آتے افراد کو دیکھا تھا۔۔۔ جن کے قدم اپنی جگہ ایسے رک گئے تھے۔۔۔ جیسے ان میں گوند چپکا دی گئی۔۔۔

انہیں اپنی روح پرواہ کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ ان آنکھوں کا ایک نظر اٹھنا ہی ان لوگوں کے لیے موت سے زیادہ دردناک تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے اشارے پر وہ انہیں قدموں پر واپسی کی راہ لے چکے تھے۔۔ مگر اب ان کے چہروں پر ویسا ہی خوف چھایا ہوا تھا۔۔ جیسا کچھ دیر پہلے المیرہ کے چہرے پر تھا۔۔

وہ جانتے تھے اپنی اس ناکامی اور نااہلی پر ان کا باس انہیں زندہ نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

مگر موت سے بھی زیادہ انہیں اس دردناک اذیت سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جو ان کا باس اس لڑکی کو اٹھا کر لانے کے جرم میں ان کے مقدر میں لکھنے والا تھا۔۔۔ ان کا دل چاہا تھا وہ خود ہی اپنے آپ کو ختم کر دیں۔۔۔

اس لڑکی کو دیکھ کر تو اس کی آنکھوں میں جو خون آشام تاثرات آن ٹھہرے تھے وہ دیکھ کر تو رہی سہی امید بھی دم توڑ گئی تھی۔۔۔

"پلیز ہیلپ می۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

اس کے پیروں میں اب مزید چلنے کی سکت نہیں رہی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی وقت گر جائے گی۔۔۔

"مجھے ان لوگوں سے بچالیں۔۔۔۔"

وہ مدد کے لیے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اس شخص کی جانب سے اسے کوئی سہارا نہیں دیا گیا تھا۔ اسے یہی لگا تھا کہ شخص اپنی جان بچانے کی خاطر اسے ان ڈاکوؤں کے حوالے کر دے گا۔۔۔

مقابل نے نگاہیں جھکا کر اس روتی کانپتی لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کا سر جھکا ہونے کی وجہ سے وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

مگر اس کی نگاہیں ان سنہری بالوں پر جم سی گئی تھیں۔۔۔یہ بال وہ پہلے بھی ایک بار دیکھ چکا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی وحشت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔اس کی یاداشت بہت اچھی تھی۔۔۔

"کن لوگوں سے۔۔۔۔؟"

اس نے اس کے بالوں کو گھورتے پوچھا تھا۔۔۔جب المیرہ نے بنا سر اٹھائے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔جہاں اب واقعی کوئی نہیں تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ ابھی یہاں۔۔۔"

اس نے نگاہیں چاروں جانب گھمائی تھیں۔۔۔ان لوگوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا کہیں۔۔۔

المیرہ نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جواب واپس پلٹ چکا تھا۔۔۔وہ اس کی صورت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"اب نہیں ہیں۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص کھردرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

المیرہ کا دل ابھی بھی خوف سے کانپ رہا تھا۔۔وہ بار بار مڑ کر خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب کیا کرے کہاں جائے۔۔۔

عزت بچانے کا خوف کم ہوا تھا تو دھیان پیر کی تکلیف کی جانب گیا تھا۔۔۔

اسے شدت سے اپنی پیر میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔ جس میں اب بھی کانٹا چبھا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ نے اس شخص کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔ جو وہیں جھاڑیوں کے قریب ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھا رخ دوسری جانب موڑے سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

وہ شاید پہلے سے ہی وہاں پر موجود تھا۔۔۔ المیرہ کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی۔۔۔

المیرہ کو یہاں اکیلے کھڑے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اگر وہ لوگ دوبارہ آجاتے اور اس شخص کی بے خبری میں اٹھا کر لے جاتے۔۔۔

وہ پیر میں ہوتے درد کی وجہ سے لنگڑا کر چلتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔پیر میں ہوتے درد کے احساس سے زیادہ بنا دوپٹے کے ہونا اسے اذیت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

اس کے قریب آتے المیرہ کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

لمبے چوڑے کسرتی وجود کا مالک پتھر پر نیم دراز حالت میں بیٹھا پیچھے سر ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی المیرہ کی نگاہیں بھٹک سی گئی تھیں۔۔۔وہ کہیں سے بھی اس جنگل کا باسی نہیں لگ رہا تھا۔۔صحت مند سی سفید رنگت، بے حد سیاہ گھنے بال۔۔۔سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس لیدر کا کوٹ پہنے وہ بہت زیادہ ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔اس کی شخصیت میں ایک الگ ہی چارم تھا۔۔۔

المیرہ کچھ لمحوں کے لیے اپنی نگاہیں ہٹا ہی نہیں پائی تھی۔۔۔اس کی شخصیت کی سحر انگیزی ہمیشہ دیکھنے والوں کو اپنے اندر ایسے ہی جکڑ لیتی تھی۔۔۔

المیرہ کو بے اختیار اپنے حلیے کا احساس ہوا تھا۔۔۔ شکر تھا کہ وہ آنکھیں موندے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

پر اس گھنے خطرناک جنگل میں اتنے بے فکری سے بیٹھ کر سیگریٹ کون پیتا تھا بھلا۔۔۔۔ المیرہ خوف اور ٹھنڈ سے کانپتی اس شخص کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔۔

اس علاقے میں کافی ٹھنڈ تھی۔۔۔ شام کا وقت ہونے کی وجہ سے ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔۔۔

پتوں کی سرسراہٹ سے اسے لگتا تھا جیسے کوئی وہاں آس پاس چل رہا ہو۔۔۔ وہ سہمی بیٹھی تھی۔۔۔

اس کی لرزتی پلکیں بار بار مقابل بیٹھے شخص کی جانب اٹھتی تھیں۔۔۔

اس کے چہرے پر سجی مونچھوں تلے اعنابی لبوں میں سیگریٹ دبا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ کو وہ دیکھنے میں کافی مہذب انسان لگا تھا۔۔۔اس کا خوف کچھ کم ہوا تھا۔۔۔۔

اس شخص کا خود کو یوں اگنور کرنا اسے اچھا لگا تھا۔۔۔

وہ بنا دوپٹے کے بیٹھی تھی۔۔۔بس یہی چاہتی تھی کہ وہ شخص ایسے ہی آنکھیں بند کیے رکھے۔۔

پتھر پر بیٹھتے اس نے اپنے پیر کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ جس میں چبھا اچھا خاصہ بڑا کانٹا دیکھ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ اس درد کے ساتھ اتنی دیر بھاگتی رہی تھی۔۔۔ اپنی عزت بچانے کی خاطر۔۔۔

اس کے رب نے اس کی حفاظت کی تھی۔۔۔ اب تک زندگی کے تمام مشکل مراحل کی طرح یہاں بھی اسے مایوس نہیں لٹایا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔امی۔۔۔۔"

اس نے جیسے ہی کانٹے کو ہاتھ لگایا اس کے لبوں سے بے اختیار سسکاری نکلی تھی۔۔۔ درد کی شدت برداشت نہ کرپاتے اس نے

ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔کانٹے کو چھونے کی وجہ سے درد میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔وہ اس درد کو برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

سسکیوں کی آواز پر مقابل نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

المیرہ نے بھی اپنی نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کشش تھی۔۔۔وہ اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

کسی مرد کی اتنی خوبصورت آنکھیں اس نے پہلی بار دیکھی تھیں۔۔

اس کی ہیزل کلر کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے المیرہ کو اپنے اندر جکڑ گئی تھیں۔۔۔اسے اپنا دل ساکت ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل نہیں پائی تھی۔۔۔

جیسے ان آنکھوں نے اس بات کی اجازت ہی نہ دی ہو۔۔۔

مقابل بیٹھا شخص شاید اپنی آنکھوں کی پاور سے واقف تھا۔۔اسی خاطر اگلے ہی لمحے وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔

شرم اور خفت کے مارے اپنے گرد بازو پھیلاتی وہ گھٹنوں کو مزید اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔وہ بنا کچھ بولے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"میرے پیر میں کانٹا چبھ ہے۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔"

آئس بلو آنکھیں بہتے سمندر کی مانند لگی تھیں اس پل۔۔۔ جبکہ مقابل بیٹھے بہرام غزنوی کے ماتھے پر شکون کا جال بن گیا تھا۔۔۔ جو اس جنگل میں تنہا وقت گزارنے آیا تھا۔۔ اس کا دل جب بھی تنگ پڑتا تھا وہ یہی آجاتا تھا۔۔

جہاں اسے کوئی اور برداشت نہیں تھا۔۔۔

آدھ جلا سیگریٹ پیروں تلے مسلتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ المیرہ کا خود سے چھپنا محسوس کیا تھا اس نے۔۔۔

اس کے لیے لڑکیوں ٹشو پیپر سے زیادہ کی اہمیت نہیں رکھتی تھیں۔۔۔اب تک نجانے کتنی لڑکیاں اس کے بستر کی زینت بن چکی تھیں۔۔۔وہ ایک بگڑا، آوارہ مزاج، شراب اور شباب کا عادی رئیس زادہ تھا۔۔۔

جس کی پہنچ سے کچھ بھی دور نہیں تھا۔۔۔جسے نہ تو کبھی کسی کا کوئی خوف رہا تھا۔۔۔اور نہ ہی اپنی امیج کی فکر کی تھی اس نے کبھی۔۔۔ وہ وہی کرتا تھا جو اس کا دل چاہتا تھا۔۔۔اسے اپنی خانم کے سوا کسی بھی انسان سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔کوئی اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اسے جب بھی کوئی لڑکی اٹریکٹ کرتی تھی اگلے چند لمحوں کے بعد وہ اس کی بانہوں میں آن میسر ہوتی تھی۔۔۔وہ شروع سے ایسا ہی تھا۔۔۔ ہر وہ کام کرتا تھا جس سے اس کے باپ کو تکلیف پہنچے۔۔ اس کے باپ کا سر لوگوں کے آگے جھک جائے۔۔۔

اپنے باپ کو نیچا دکھانے کی خاطر وہ اپنی زندگی کا دشمن بنا ہوا تھا۔۔۔ دوبار وہ اپنا جان بوجھ کر ایکسیڈنٹ کر چکا تھا۔۔۔ مرتے مرتے بچا تھا۔۔۔ اس کا باپ تڑپتا رہا تھا اس کی صورت دیکھنے کو۔۔۔ مگر اس نے داؤد غزنوی کو اپنی جھلک تک نہیں دیکھنے دی تھی۔۔۔

اسے اتنی نفرت تھی اپنے باپ سے۔۔۔

اپنے باپ کو اذیت دینے کی خاطر وہ اپنے ذات کو پوری طرح سے برباد کر چکا تھا۔۔۔اس کے پاس دولت بے شمار تھی۔۔۔۔مگر سکون نہیں تھا۔۔۔اسی سکون کی تلاش میں وہ اس جنگل کے تنہا گوشے میں آن سماتا تھا۔۔۔اپنے باپ سے اپنی نفرت نبھانے اور ان کی پاور سے ٹکرانے کی خاطر وہ چھوٹے موٹے جرائم کرتا اب ایک بہت خطرناک گینگسٹر بن چکا تھا۔۔۔جس کی دہشت سے انڈر ورلڈ کا ہر چھوٹا بڑا شخص کانپ اٹھتا تھا۔۔

وہ برے لوگوں کو اس بری طرح سے مارتا تھا کہ ان کی شناخت کر پانا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔۔

اس کے ٹارگٹ پر تین لوگ تھے۔۔۔ جنہیں تڑپا تڑپا کر مارنا اس کی زندگی کا مقصد تھا۔۔۔۔

جن میں ایک اس کا اپنا باپ بھی تھا۔۔۔۔

اس کا ایک قریبی ساتھی اور جگری یار جیل میں تھا۔۔ جسے آزاد کروانے کی خاطر منسٹر کی بیٹی کو اغوا کرنے کا کہا تھا اس نے اپنے آدمیوں کو۔۔۔ کیونکہ بہت جلد اس کے دشمن اس کے ساتھی کو جیل کے اندر مارنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔ جس میں وہ منسٹر بھی ان کے ساتھ ملا ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کے آدمیوں کی نااہلی یا پھر اس لڑکی

کے بیچ میں آجانے کی وجہ سے وہ اپنے اس مقصد میں ناکام رہے گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سنگین تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔ اپنے اندر کی غضبنا کی کو کم کرنے کی خاطر وہ مسلسل سیگریٹ پیتا خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اس لڑکی نے اس کی پرائیویسی پوری طرح سے ڈسٹرب کر دی تھی۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اب اس کے ہاتھوں اس لڑکی کا کیا انجام ہونے والا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب بڑھتا اپنا کوٹ اتار گیا تھا۔۔۔جو دیکھتے المیرہ کی آنکھیں خوف کے مارے سکڑ گئی تھیں۔۔

"یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

وہ ہکلا گئی تھی۔۔۔اس کا پیر سوج چکا تھا۔۔۔وہ اب مزید بھاگنے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔۔

اس شخص کو اپنا کوٹ نکالتے دیکھ اس کی خوف سے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔جبکہ اس کے تاثرات دیکھ مقابل نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پتھر سے اٹھ کر بھاگتی وہ اس کی جانب جھک کر اس کی ٹانگ اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

"اسے پہن لو۔۔۔۔"

کوٹ اس کے منہ پر اچھالتا وہ اپنے اندر اس کی اس حرکت پر اٹھتی چنگاری کا ردعمل دے گیا تھا۔۔

اس کی بات سنتے المیرہ کی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔ اور اپنی سوچ پر اس کی رنگت بے انتہا لال ہوئی تھی۔۔۔ نگاہیں شرمندگی سے جھک گئی تھیں۔۔۔

نہ جانے یہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچتا ہو گا۔۔۔

بہرام نے بھی اس کے چہرے کی بدلتی رنگت کو گہری نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کو پہچان چکا تھا۔۔۔ یہ وہی تھی جو ایک بار پہلے بھی اس کے کام کے بیچ آ چکی تھی۔۔۔ اور اب پھر ایسا ہی کر گئی تھی۔۔

وہ اس کے مقابل پنجوں کے بل نیچے بیٹھ گیا تھا۔۔

"کیا نام ہے تمہارا۔۔۔؟؟"

اکھڑ انداز میں پوچھا گیا تھا۔۔ اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت المیرہ کے پیر پر تھی۔۔۔ اس کی اس گرفت پر المیرہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ درد کے مارے آنکھوں میں آنسوؤں کی رفتار مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"المیرہ۔۔۔۔"

اس نے اپنا نام بتایا تھا۔۔

"پلیز آرام سے۔۔۔ مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

وہ اس کا پیر پکڑے اس جگہ کا معائنہ کر رہا تھا۔۔۔ المیرہ نے انکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔

بہرام نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے بکھرے بال معصوم سی صورت کے گرد ہالہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔کپکپاتے لبوں کو دانتوں سے بری طرح سے کچلتی، ستواں چھوٹی سی ناک جو ٹھنڈ کی شدت سے لال ہو چکی تھی۔۔۔جس میں پہنی نوز پن بھیگ چکی تھی۔۔

وہ کتنے ہی لمحے اس حسین منظر کو ایسے ہی تکے گیا تھا۔۔۔اس لڑکی میں ایک عجیب سی کشش تھی۔۔جو ہر بار اس کی نگاہوں کو جکڑ لیتی تھی۔۔۔

پیر میں بہت بری طرح سے چبھا کانٹا دیکھ اس کی آنکھوں میں وحشت اتر آئی تھی۔۔۔ یہ سب اس کے آدمیوں کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

اس کے پیر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا کانٹا کھینچ گیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی پیر سے خون بہہ نکلا تھا۔۔

درد کی شدید لہر المیرہ کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔ اس کے لبوں سے بے ساختہ دلخراش چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔ بہرام نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اب بھی انکھیں نہ کھولتے درد کی وجہ سے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کو ایک دلفریب مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔

اس نزاکت کو دیکھ اسکے اندر ایک گستاخ خیال آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔
مگر نہیں۔۔۔ یہ لڑکی اسے ویسی نہیں لگی تھی۔۔۔ اب تک اسے
عورتوں کی اتنی پرکھ تو ہو چکی تھی۔۔۔

بہرام نے پاکٹ سے رومال نکال کر اس کے پیر پر باندھ دیا تھا۔۔۔

المیرہ کو درد کی شدت میں کچھ حد تک کمی ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ واپس اسی پتھر پر جا کر بیٹھتا آنکھیں موندتا پھر سے اپنا سیگریٹ
کا شغل شروع کر چکا تھا۔۔۔ اسے ایک دم سے شراب کی شدت سے
طلب ہونے لگی تھی۔۔۔

جو اس وقت اسے دستیاب نہیں تھی۔۔۔

اپنے پیر کو دیکھتی وہ اس کے کوٹ کو پوری طرح سے اپنے گرد لپیٹ گئی تھی۔۔۔ جس سے اٹھتی سحر انگیز مہک اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔ اس نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اب پھر سے بہت شاہانہ انداز میں پتھر پر بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

شام اب رات میں ڈھلنے لگی تھی۔۔۔ ارد گرد تاریکی پھیلنے لگی تھی۔۔۔ ٹھنڈ کی شدت بھی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔اس کا پیر اتنا سوج چکا تھا کہ ہلا بھی نہیں جارہا تھا۔اس نے پھر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ تو ان ڈاکوؤں سے بھاگ کر یہاں آن پھنسی تھی۔۔۔

مگر یہ شخص پہلے سے یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔اور جب اس نے دیکھا تھا تو وہ لوگ اس کے بالکل پیچھے بہت زیادہ قریب تھے۔۔پھر اچانک سے وہ کہاں غائب ہو گئے تھے۔۔۔المیرہ کا دماغ عجیب سی کشمکش میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

اس گھنے جنگل میں وہ اتنے سکون سے بیٹھا تھا جیسے یہ اس کا بیڈروم ہو۔۔۔المیرہ یہ بات ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔۔

کہیں یہ انہیں لوگوں کا کوئی ساتھی تو نہیں تھا۔۔اس کے دماغ میں ایک دم سے یہ خیال آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"نہیں اگر یہ ان کا ساتھی ہوتا تو مجھے بچاتا نہیں ان کا ساتھ دیتا۔۔۔ اور شکل سے بھی اچھا خاصہ مہذب انسان لگتا ہے۔۔۔اس نے میری مدد کی ہے۔۔مجھے اس کے بارے میں غلط نہیں سوچنا چاہیے۔۔"

اس نے فوراً سے اپنی سوچوں کی نفی کی تھی۔۔۔ مگر پھر سے دماغ اسی بات پر آن اٹکتا تھا کہ یہ شخص یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔

وہ یہ سب سوچتی بے دھیانی میں اسے گھورتی چلی گئی تھی۔۔۔

"سنیں۔۔۔"

اس نے دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے سیگریٹ پیتے دوسرے بازو کو سر کے نیچے ٹکائے وہ آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔ اس کی بات پر اس نے اپنی آں کھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے پہلے ہی المیرہ اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

"اس جنگل سے باہر جانے کا راستہ کس طرف ہے۔۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے بول رہی تھی۔۔۔اس لڑکی کی اس عقلمندی پر وہ پھر سے مسکرایا تھا۔۔۔اسے مسکرانا پسند نہیں تھا۔۔۔پر ابھی تھوڑی سی دیر میں وہ دوبار مسکرا چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔۔

"اس طرف۔۔۔"

اس نے ہاتھ سے دائیں جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔جہاں سے وہ آئی تھی۔۔۔المیرہ کو یہ بھی بھول چکا تھا کہ وہ کہاں سے آئی تھی۔۔۔ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔۔۔یہ جگہ تھوڑی سی صاف تھی جہاں درخت اور جھاڑیاں کم تھیں۔۔۔جیسے خود ہٹائی گئی ہوں۔۔

"آپ یہاں رہتے ہیں۔۔۔؟"

اس نے پھر سے ایک بے تکا سوال کیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

اس نے آج تک زندگی میں اتنے اچھے سے کسی کو جواب نہیں دیا تھا۔۔وہ اب سر کے نیچے بازو رکھے فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو اس کی جیکٹ کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔اس کے سنہری بالوں کی چٹیا سینے پر گری ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ ٹھنڈ سے تھر تھر کانپتی وہ لڑکی بہت تکلیف میں لگی تھی اسے۔۔۔ پیر کے زخم کی وجہ سے وہ بے بسی سے وہاں بیٹھی تھی۔۔

اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"آپ کو ڈر نہیں لگتا یہاں۔۔۔"

اسے خود خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔اسی لیے وہ اس سے ایسے سوال کر رہی تھی۔۔۔

اس کی جانب دیکھنے سے اب بھی گریز برت رکھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس کے جواب انتہائی مختصر تھے۔۔۔ جیسے اس پر احسان کر رہا ہو۔۔۔جواب دے کر۔۔

"آپ میری یہاں سے نکلنے میں مدد کر سکتے ہیں۔۔۔میں زندگی بھر آپ کی احسان مند رہوں گی۔۔۔"

وہ ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔ جبکہ اس کی بات پر بہرام غزنوی نے اپنی سلگھتی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"اس احسان کے بدلے میں کچھ بھی مانگ سکتا ہوں دو گی تم۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔

اس نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے یہ شخص دیکھنے میں اچھا خاصہ مہذب ہی لگا تھا۔۔ مگر اس کا بات کرنے کا انداز اتنا ہی اکھڑ اور بد تمیزی لیے ہوئے تھا۔۔

کب سے کالی گھٹائیں آسمان پر چھائی ہوئی تھیں۔۔۔جواب آہستہ آہستہ نمی میں تبدیل ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ پہلے ہی ٹھنڈ سے دوہری ہو رہی تھی۔۔بارش کے قطرے گرتے دیکھ وہ مزید سمٹی گئی تھی۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔درد کے مارے لبوں سے چیخ نکل گئی تھی۔۔ پیر میں بہت زیادہ درد تھا۔۔۔

نیم تاریکی ہر سو پھیل رہی تھی۔۔۔اس نے بہرام کے ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا موبائل نہیں دیکھا تھا۔۔۔جس پر وہ کوئی میسج کر رہا تھا۔۔۔

المیرہ لڑکھڑاتے قدموں سے زرا سی آگے ہوئی۔۔۔اسی لمحے اسے ایک ساتھ کئی فائر ہوتے سنائی دیئے تھے۔۔۔خوف کے مارے وہ اپنی چیخوں کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔وہ ڈاکو ابھی بھی اسی جنگل میں تھے۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اب تک ان ڈاکوؤں کی روحیں آسمان میں پرواز کر چکی تھیں۔۔۔ان کے باس نے ان کی نااہلی پر انہیں مروا دیا تھا۔۔۔

وہ واپس پیچھے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔ لیکن اس کے زخمی پیر نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ پھر سے بہت بری طرح ان پتھروں پر جا گرتی جب اس نے ایک دم سے اپنے سامنے آن کھڑے ہوتے شخص کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔

اس کی زخمی ہتھیلیوں نے بہرام غزنوی کی شرٹ سینے کے مقام سے اپنی مٹھیوں میں جکڑلی تھی۔۔۔

وہ خوف کے عالم میں تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔ یہ کس مصیبت میں پھنس چکی تھی وہ۔۔۔ اگر وہ لوگ یہاں آجاتے تو یہ اکیلا شخص کیسے مقابلہ کرپاتا ان کا۔۔۔

مقابلہ بھی کرتا یا اپنی جان بچانے کی خاطر اسے ان لوگوں کے حوالے کر دیتا۔۔۔ ایسی کئی سوچیں اس کے دماغ میں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"پلیز میری مدد کرو۔۔۔۔"

المیرہ اس کے بے انتہا قریب تھی۔۔۔

بہرام کی نگاہیں اس کے چہرے پر جم کر رہ گئیں تھیں۔۔۔ قریب آنے پر اس کے گال پر پڑے تھپڑ کا نشان واضح ہوا تھا۔۔۔

پھٹے ہونٹ سے بہی خون کی بوند اب بھی وہاں جمی ہوئی تھی۔۔۔

بارش تیز ہو چکی تھی وہ دونوں بھیگ رہے تھے۔۔۔ جب اس کی فریاد سنتے وہ جھکا تھا اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

المیرہ کی دھڑکنیں ساکت ہوئی تھیں۔۔ اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس طرح اس شخص کی بانہوں میں بھی سوار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے کچھ کہنے کے لیے لب واں کیے تھے۔۔۔ مگر اس شخص کے تیکھے نقوش سے سجے سرد و سپاٹ چہرے پر نگاہ پڑتے وہ کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔ اس کی شخصیت میں ایک رعب سا تھا۔۔۔ جس کے زیر اثر وہ اسے کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔

دل میں خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔اس شخص پر اعتبار کر کے وہ ٹھیک بھی کر رہی تھی یا نہیں۔۔۔ مگر اور کیا کرتی۔۔۔اسکے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ شخص اسے اٹھائے نجانے کون کون سے راستوں سے گزرتا ایک لکڑی کے بنے ہٹ کے پاس آن رکا تھا۔۔۔ جس کی خوبصورتی دیکھ المیرہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے وہ اوپر آیا تھا۔۔

اسے ایسے ہی باہنوں میں اٹھائے وہ دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

المیرہ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔جو وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اندر لاتے وہ اسے ایک جانب بنے بیڈ پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔

المیرہ کی نگاہوں نے پورے ہٹ کا جائزہ لے ڈالا تھا۔۔۔سنگل آرام دہ بیڈ پر وائٹ چادر کے اوپر وائٹ کلر کا کمفرٹر رکھا گیا تھا۔۔جس کے دائیں جانب ایک چھوٹا سا روم فریج رکھا گیا تھا۔۔۔جس کے ساتھ ہی بنے ریک میں اوون اور کھانے پینے کا سامان رکھا گیا تھا۔۔ اس گھنے جنگل کے بیچ اتنی آسائشوں سے بھرے اس لڑکی کے کمرے کو تکتے وہ حیران ہوئے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

یہ شخص یہاں کیوں رہتا تھا۔۔۔ سامنے کپڑوں کی الماری پڑی تھی۔۔۔ کچن کے چھوٹے سے حصے کے ساتھ ہی ایک ٹیبل اور چیئر رکھا گیا تھا۔۔۔ وہ اس کمرے کا چھوٹا سا ڈائننگ ٹیبل تھا۔۔۔

المیرہ نے نوٹ کیا تھا کہ اس کمرے کی ہر شے سنگل تھی۔۔۔ شاید اسے اپنے ساتھ کسی کی ساجھے داری پسند نہیں تھی۔۔۔

"کیا آپ کے پاس کوئی فون وغیرہ ہے۔۔۔؟؟"

اسے بیڈ پر بیٹھا تا وہ اب آتش دان جلانے لگا تھا۔۔۔ باہر بارش تیز ہو چکی تھی۔۔۔ ایک کھڑکی کھلی تھی جہاں سے بارش کی خوفناک آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا۔۔۔

وہ اس انجان شخص کے ساتھ اس کمرے میں تنہا موجود تھی۔۔۔

رات کی تاریکی ہر طرف پھیل چکی تھی۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی

خوف کے سائے بھی اس کے دل میں آن سمائے تھے۔۔۔

زہریلی سوچیں دماغ میں آنے لگی تھیں۔۔۔ نجانے اس کی ماں کا کیا

حال ہو گا۔۔۔ جب انہیں یہ خبر ملے گی۔۔۔۔

عباد اسے ڈھونڈھنے کی پوری کوشش کر رہا ہو گا۔۔۔ مگر وہ

غنڈے بھی تو ابھی تک اس جنگل میں ہی تھے۔۔۔ کہیں عباد کو کوئی

نقصان ہی نہ پہنچا دیں۔۔۔ اگر رات تک عباد یہاں نہ پہنچ پایا تو۔۔۔

اغوا شدہ لڑکی کا اس معاشرے میں کیا مقام ہوتا ہے وہ یہ بھی بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔اس کی پلکوں پر پھر سے آنسو آن ٹھہرے تھے۔

پہلے لائف میں کم مشکلات تھیں جو ایک اور آن ٹھہری تھی۔۔۔

نجانے اس شخص پر اعتبار کر کے اس نے ٹھیک بھی کیا تھا یا نہیں۔۔۔پر وہ اور کرتی بھی کیا۔۔۔

اسی نے تو اس کی عزت بچائی تھی۔۔اگر وہ اس کے ساتھ نہ آتی تو واپس انہیں لوگوں کے ہتھے چڑھ جانا تھا۔۔

"پلیز اگر آپ کے پاس موبائل فون ہے تو مجھے تھوڑی دیر کے لیے دے دیں۔۔"

وہ آتش دان جلا کر ہٹا تھا۔۔ جب المیرہ نے اسے دوبارہ پکارا تھا۔۔

اسی لمحے اس نے مڑ کر المیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ اسکی آنکھوں کی وہی کشش اور جاذبیت اس کو جذب سا کر گئی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھیں اس کی پوری شخصیت کو بدل دیتی تھیں۔۔۔

المیرہ کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

آنکھوں کے مغرور تاثرات کی نسبت وہ بات بہت آرام سے کر رہا تھا۔۔

شاید اس شخص کو اپنی آنکھوں پر خود بھی اختیار نہیں تھا۔۔۔

"مجھے اپنے فیانسی کو کال کرنی ہے۔۔۔ وہ پولیس آفیسر ہے۔۔۔ اسے میں یہاں کا بتاؤں گی تو وہ مجھے ڈھونڈ لے گا۔۔۔"

المیرہ نے اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جب پیر میں ہوتے درد کی وجہ سے وہ واپس وہیں ٹک گئی تھی۔۔۔ اس کا پیر بہت زیادہ سوج گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر دوسری جانے موجود بہرام غزنوی اپنی استہزایہ مسکراہٹ چھپانے کی خاطر رخ دوسری جانب موڑ گیا تھا۔۔۔

یہاں اس کی مرضی کے بغیر اس کا نامی گرامی باپ بھی نہیں آ سکتا تھا۔۔۔ یہ پولیس والے تو پھر بہت بے ضرر مخلوق تھی اس کے آگے۔۔۔۔

"نہیں ہے۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ جس پر المیرہ کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی۔۔۔

بہرام کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔اس کی سینے پر پڑی سنہری چڑیا سے بال نکلے ہوئے تھے۔۔۔اس کی جیکٹ میں چھپی وہ ڈری سہمی پریشان چڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔جسے اپنے اگلے ٹھکانے کی کوئی خبر نہ ہو۔۔۔جبکہ آئس بلو نین کٹورے پانیوں سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔باہر بارش کی خوفناک آوازوں پر وہ سکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔

وہ ابھی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی پھر بھی اتنی خوفزدہ تھی۔۔اگر جان جاتی کہ وہ اس وقت کس قسم کے انسان ہے ساتھ

تن تنہا اس جنگل میں موجود تھی تو اسنے ڈر و خوف سے اپنے حواس کھو بیٹھنے تھے۔۔۔

وہ لڑکی بڑے آرام سے اس کے بستر پر بیٹھی تھی۔۔۔ جہاں اسے کسی کی زرا سی شکن بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔

پر وہ اسے مہلت دے گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اسی کے آدمی کی بے وقوفی کی وجہ سے یہاں اس کے پاس آن پھنسی تھی۔۔ ورنہ وہ اتنا بامروت یا احساس کرنے والا انسان بالکل بھی نہیں تھا کہ اس کی مہمان نوازی کرتا۔۔

ایک گھورتی نگاہ اس کے جھکے سر پر ڈالتا وہ فریج کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔وہاں رکھی اپنی شراب کی بوتل لے کر الماری سے بلینکٹ نکالتے بیڈ کے ساتھ خالی پڑی جگہ پر رکھ گیا تھا۔۔۔سونے کا نوالہ منہ میں لے کر پیدا ہونے والا آج پہلی بار اپنے آرام دہ بستر کو چھوڑ کے کارپٹ پر سونے لگا تھا۔۔۔

آتش دان کی وجہ سے کمرے میں اچھی خاصی حرارت تھی۔۔۔پر المیرہ ابھی بھی لرز رہی تھی۔۔۔

ایک نظر اس کے گٹھری بنے لرزتے وجود پر ڈالتے وہ آگے ہوتا

اس کے پیچھے پڑے تکیوں میں سے دو تکیے کھینچ کر نکال گیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر المیرہ نے گھبرا کر چہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

وہ زرا سا اس کی جانب جھکا ہوا تھا۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی پاور فل مہک نے المیرہ کو ایک دم سے اپنے

حصار میں لیا تھا۔۔۔

"کک کیا ہوا۔۔۔؟؟"

وہ خوفزدہ سی پیچھے کھسکی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں وہ بنا کچھ بولے

تکیے نیچے پٹختا بیٹھ گیا تھا۔۔۔

لیکن المیرہ تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہاتھ میں شراب کی بوتل اٹھائے ہوئے تھا۔۔۔اس نے آج تک ڈراموں اور مووویز میں ہی اس مشروب کو دیکھا تھا۔۔۔ آج پہلی بار اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ اس کو اپنی بینائی پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

یہ کس قسم کا انسان تھا وہ۔۔۔

دیکھنے میں تو اچھا خاصہ مہذب لگتا تھا۔۔۔ پھر یہ شراب۔۔۔

وہ حیرت کا پتلا بنی ساکت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ شراب ہے۔۔۔"

اسے ایک سانس میں آدھی بوتل ختم کرتے دیکھ المیرہ کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔

وہ جو نیچے لیٹا تھا نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی رنگت خوف سے سفید پڑ چکی تھی۔۔۔

شراب پیتے ہوئے اسے سکون مل رہا تھا۔۔۔ اس کے اندر کی بے چینی ختم ہو رہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کیوں تمہیں بھی چاہیئے۔۔۔؟؟"

اس کے یوں آنکھیں پھاڑے کے دیکھنے پر اس نے فراح دلی کا مظاہرہ کرتے بوتل اس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ جس پر المیرہ

ناگواریت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی رخ پھیر گئی
تھی۔۔۔

"یہ حرام ہے۔۔۔اسے مت پیو۔۔۔"

وہ خود کو ایسا بولنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔اسے اس شخص کی
آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔جو بالکل لال ہو چکی
تھیں۔۔۔۔

المیرہ بیڈ کے دوسرے کنارے پر کھسک گئی تھی۔۔۔اس کا خوف کئی
گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

بہرام نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔بوتل لبوں سے لگا تا وہ باقی کی شراب بھی اپنے اندر انڈیل گیا تھا۔۔

"تت تم کون ہو۔۔۔؟؟"

اسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ اگر یہ شخص نشے میں آکر اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش کرتا تو وہ کیسے مقابلہ کر پاتی اس کا۔۔

خوف کے مارے اس کی جان نکلنے لگی تھی اس کی۔۔۔یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔۔

اب بھی اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی
ہوئی تھی۔۔۔

باہر چاہے اسے جنگلی جانور کھا جاتے پر یہاں وہ اس شرابی کے ساتھ
تو بالکل بھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟"

وہ تکیوں سے ٹیک لگائے لیٹا ہوا تھا۔۔اس کے گھنے بے حد سیاہ بال
اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ جنہیں ہاتھ سے پیچھے
کرتا وہ اسے پکار گیا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا یہاں۔۔۔"

وہ کپکپاتی آواز میں بولتی اپنے پیر کو بمشکل گھسیٹتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اسے خوف تھا کہ کہیں یہ شخص اسے زبردستی روک نہ لے۔۔۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔دروازہ بند کرتی جانا۔۔۔"

اس کی بات پر المیرہ حیرت زدہ سی پلٹی تھی۔۔۔اس نے روکا نہیں تھا۔۔

وہ سکون سے آنکھیں موندے چت لیٹا تھا۔۔۔بلیک ہاف سلیوز والی ٹی شرٹ میں اس کا کسرتی سینہ نمایاں تھا۔۔۔سفید بالوں سے بھرے مردانہ بازو اس کی مضبوطی کو عیاں کر رہے تھے۔۔۔

ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد المیرہ نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ مگر باہر کا منظر دیکھتے ہی اس کی آنکھیں خوف سے سکڑ گئی تھیں۔۔۔ پورا وجود کانپ اٹھا تھا۔۔۔

باہر پوری طرح سے گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ جس میں گرجتے بادل اور برستی بارش سے ماحول مزید خوفناک ہو رہا تھا۔۔۔ بادلوں کی گھن گرج کے ساتھ درختوں پر چمکتی آسمانی بجلی سے پیدا ہونے والی چند لمحوں کی روشنی سے ایسے نظر آتا تھا سامنے درختوں میں کوئی چھپا بیٹھا ہو۔۔۔

وہ باہر قدم رکھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ بند کرتی وہ سہمی ہوئی دروازے کے ساتھ پشت ٹکاتی اپنی آنکھیں خوف سے بند کر گئی تھی۔۔۔اگر اس جنگل میں یہ شخص نہ ہوتا تو وہ اکیلی اس موسم میں اب تک دارِ فانی سے کوچ کر چکی ہوتی۔۔۔۔

"کیا ہوا تم گئی نہیں۔۔۔۔؟"

اس کی گھمبیر بھاری آواز پر المیرہ نے انکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب سیگریٹ سلگھاتا اپنی جگہ سے اٹھ رہا تھا۔۔۔

"تم کون ہو۔۔۔؟؟اور یہاں کیوں رہتے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

المیرہ دروازے سے چپکی کھڑی اسے سیگریٹ میں کچھ مکس کرتے دیکھ رہی تھی۔۔یہ شخص چین سمو کر بھی تھا۔۔اسے کراہیت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کے سوال پر بہرام نے اپنی سرخ خمار آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ لڑکی ملگجے سے حلیے میں بھی اچھی خاصی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کر سکتی تھی۔۔۔سب سے زیادہ حسین تھی اسکے چہرے کے گرد بکھری سنہری زلفیں۔۔۔

"مم میرا مطلب۔۔۔یی یہ انسانوں کے رہنے والی جگہ تو نہیں

ہے۔۔۔۔"

اس کے دیکھنے پر وہ فوراً سے اپنی نگاہیں جھکاتے بات کی تصیح کرنے

کے چکر میں مزید الٹا بول گئی تھی۔۔۔

"میں نے کب کہا میں انسان ہوں۔۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے

تم کس جن کے قبضے میں ہو اس وقت۔۔۔۔"

وہ اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے بولا تھا۔۔۔

اس کے قریب آنے پر وہ مزید پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔اب وہ

دروازے کے ساتھ بالکل چپک چکی تھی۔۔۔۔

اس کی جھکی نگاہوں میں اپنے لیے پیدا ہوتے خوف کو دیکھ وہ ہنسا تھا۔۔یہ لڑکی اس کی شخصیت سے متاثر ہونے کے بجائے اس سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا دل اسے مزید خوفزدہ کرنے کو چاہا تھا۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

ان آئس بلو آنکھوں میں پھر سے آنسو جم ہونے لگے تھے۔۔۔

"جن غنڈوں کی وجہ سے تم یہاں تک پہنچی ہو۔۔۔میں ان کا سردار ہوں۔۔۔میرے کہنے پر ہی وہ اس بچی کو اغوا کرنے گئے تھے۔۔۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتا سیگریٹ کا گہرا کش لے گیا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ وہ ان لوگوں سے بچنے کے چکر میں ان کے باس کے پاس آن پہنچی تھی۔۔۔

"پر اب تمہیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنے کام میں ناکام ہوئے تو میں نے ان سب کو مروادیا۔۔۔ وہ جو گولیوں کی آواز آئی تھی وہ انہوں نے نہیں چلائی تھیں بلکہ ان پر چلائی گئی تھیں۔۔۔"

وہ اسے تسلی دے رہا تھا یا اس کی جان مزید سولی پر لٹکا گیا تھا۔۔۔۔

المیرہ اسے آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے واقعی کوئی جن دیکھ لیا ہو۔۔۔۔ وہ بالکل دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔۔۔۔

"تت۔۔ تم۔۔۔ مم مجھے۔۔۔ مم مار۔۔۔ دو۔۔۔"

المیرہ سے اپنا جملہ بھی مکمل نہیں ہو پایا تھا۔۔ وہ اس وقت اتنی ڈر گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ بہرام خاموشی سے اس کا یہ خوف ملاحظہ کر رہا تھا۔۔ وہ خوفزدہ سی سہمی زیادہ اچھی لگتی تھی یا درد سے روتے ہوئے یا پھر خوف سے چلاتے ہوئے۔۔۔۔

وہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"مجھے مار دو۔۔۔پپ پر میری عزت کو داغدار۔۔ مم مت کک کرنا۔۔۔"

المیرہ سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔اس کی رنگت بالکل سفید پڑ چکی تھی۔۔۔ جیسے جسم سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

"چھین کر کھانے کی عادت نہیں ہے مجھے۔۔۔ تم نے پناہ مانگی ہے۔۔۔ صرف وہی دے رہا ہوں۔۔۔ ورنہ اس جگہ کسی کو برداشت نہیں کرتا میں۔۔۔ اب سو جاؤ چپ کر کے۔۔۔ دوبارہ آواز نہیں آنی چاہیے تمہاری۔۔۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔اس کو یہ آئس بلو آنکھیں عجیب سے احساس میں مبتلا کرنے لگی تھیں۔۔۔

شراب پینے کے باوجود پھر سے بے چینی سی ہونے لگی تھی۔۔۔

"تت تم نے شراب پی ہے اگر تم۔۔۔"

المیرہ کو زیادہ خوف اسی بات کا تھا۔۔۔یہ شخص اتنی ساری شراب پی چکا تھا۔۔اس نے فلموں میں ہی دیکھا تھا کہ شراب پینے کے بعد لوگوں کو اپنا ہوش بھی نہیں رہتا تھا۔۔اگر جو یہ شخص بھی نشے میں کچھ الٹا سیدھا کر جاتا پھر۔۔۔

بہرام جو پلٹ رہا تھا۔۔واپس اس کے قریب آیا تھا۔۔

"بچپن سے شراب کا عادی ہوں۔۔۔اب اس نے بھی اثر کرنا چھوڑ

دیا ہے مجھ پر۔۔۔"

وہ ایک دم سے اس کے بے انتہا قریب جھکا تھا۔۔۔

اتنی بات تو اب تک اس نے اپنی پوری زندگی میں اپنے باپ سے

نہیں کی تھی جتنی یہ لڑکی اس سے سوال پوچھ پوچھ کے کر چکی

تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں المیرہ کی پھٹے ہونٹ اور کنارے پر لگے خون کی بوند پر

جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

"چاہے مقابل کتنا ہی حسن کیوں نہ ہو۔۔۔ بہرام غزنوی اس وقت تک نہیں بہکتا جب تک وہ خود بہکنا نہ چاہے۔۔۔۔"

ہاتھ بڑھا کر وہ اس کے لبوں کی کنارے پر لگے خون کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتا اس کے پھٹے ہونٹ کو سہلا گیا تھا۔۔۔ المیرہ کے لبوں سے بے اختیار سسکاری نکلی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور جھٹکا تھا۔۔۔

دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔ اس کا لمس مرہم رکھنے جیسا نرم بالکل نہیں تھا۔۔۔

جو اس کے لبوں کے بعد اب اس کی نوز پن کو چھو رہا تھا۔۔۔اس کی اس جرأت پر بہرام کی آنکھوں میں تیزابیت اتری تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اس ڈری سہمی لڑکی پر ترس کھاتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

یہ اس کا مقابلہ کر پانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔وہ انتہائی نازک سی لگی تھی اسے۔۔۔

اسے پلٹتا دیکھ المیرہ تیزی سے بستر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اب یہی ایک چارہ تھا اس کے پاس چھپنے کا۔۔۔

"کچھ کھانا ہے۔۔۔؟؟؟"

اس نے اس کے دھان پان سے سراپے کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔جسے دیکھ کر لگ تو نہیں رہا تھا کہ وہ کچھ کھاتی بھی ہو گی۔۔

"نہیں۔۔۔"

المیرہ نے کمفرٹر سے خود کو اچھی طرح سے کور کرتے جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر وہ بھی کندھے آچکاتا اپنے بچھائے بستر کی جانب بڑھ آیا تھا۔۔۔اپنی عادت کے مطابق اتنی ٹھنڈ میں بھی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا تھا۔۔۔

چت لیٹے وہ کتنے ہی لمحے اپنی پیشانی مسلتا رہا تھا۔۔۔اس کے آدمی منسٹر کی بیٹی کو اغوا کرنے میں ناکام رہے تھے۔جو آج رات اس کے ساتھی اس کے جگری یار اسماعیل کو جیل کے اندر مروانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔اسماعیل اس کے ہر کام میں اس کے ساتھ تھا۔۔۔

وہ واحد انسان جو اس کے بارے میں سب جانتا تھا۔۔۔اسے جیل میں بھی بہت ٹارچر کیا جا رہا تھا۔۔

اس سے بہرام غزنوی کے راز اگلوانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔۔۔مگر بہرام اچھے سے جانتا تھا کہ اسماعیل اپنی جان دے سکتا تھا پر اس کے خلاف کبھی نہیں بول سکتا تھا۔۔۔وہ چاہتا تو اسماعیل کو

نکلوا سکتا تھا مگر ایسا کرنے پر اسماعیل کی زندگی کو خطرہ تھا۔۔۔وہ اس کی زندگی پر زرا سا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

یہ پلان فیل ہونے کے بعد بھی وہ جانتا تھا آج اس کا یار آزاد ہو جائے گا۔۔۔

ایک پلان فیل ہونے پر اس کا اگلا پلان تیار رہتا تھا۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب اس کے موبائل پر بپ ہوئی تھی۔۔۔

ایس پی گلشن کا میسج دیکھ اسکی ہیزل آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ کا کام ہو گیا ہے سر۔۔۔۔"

ہارٹ کے ساتھ میسج لکھا گیا تھا۔۔۔ جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ دوسری جانب کے لیے بھی اتنا ہی کافی تھا کہ اس کا میسج سین کر لیا گیا ہے۔۔۔۔

کافی دیر ایسے ہی لیٹے رہنے کے بعد اس کا دھیان مقابل بیڈ پر سوئی لڑکی کی جانب گیا تھا۔۔۔ جو پہلے کافی دیر کروٹیں بدلتی رہی تھی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔۔۔۔

پہلی بار اس کی جانب سے کی گئی پلاننگ فیل ہوئی تھی۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔۔

وہ ایس پی گلشن کے میسج کے بعد اب اسماعیل کی جانب سے ریلیکس ہو چکا تھا۔۔۔

لائٹ آف کرتے وہ سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔۔۔اسے سوئے ابھی تھوڑا سا وقت ہی گزرا تھا جب ایک انجانی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔

کھڑکی اور دروازے اچھی طرح بند تھے پھر یہ آواز کہاں سے آرہی تھی۔۔۔وہ چند لمحوں کے لیے یہ بات فراموش کر گیا تھا کہ اس وقت اس کے کمرے میں ایک اور وجود بھی زیر استراحت ہے۔۔۔

وہ لائٹ آن کرتے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔جب المیرہ پر نظر پڑتے ہی اس کی پیشانی پر بل نمایاں ہوئے تھے۔۔۔

جس کی ساری احتیاط اس وقت دھری رہ گئ تھی۔۔۔وہ جو خود کو پوری طرح سے کمفرٹر میں چھپا کر سوئی تھی۔۔۔اس وقت سر تکیے سے ڈھلکا ہوا تھا۔۔۔گردن تک کمفرٹر ہٹا ہوا تھا۔۔۔سنہری چٹیا باہر جھانک رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔۔۔

وہ غنودگی میں کراہ رہی تھی۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

بہرام نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھانا چاہا تھا پر پھر کچھ سوچ کر ہاتھ پیچھے کھینچ گیا تھا۔۔۔

معصوم سی صورت پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ بہرام کی نگاہیں اس کے چہرے پر بکھری سنہری زلفوں کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو اس کے لبوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

ناک ٹھنڈ کی وجہ سے بالکل لال پڑ چکی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی بھی کراہ رہی تھی۔۔۔ بہرام نے کچھ سوچتے اس کے پیروں کے اوپر سے کمفرٹر ہٹا دیا تھا۔۔۔ اس کا زخمی پیر بہرام کی نگاہوں کے سامنے آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جس پر اس کا باندھا رومال اب ڈھیلا ہو چکا تھا۔۔۔خون رک چکا تھا مگر زخم گہرا ہونے کی وجہ سے شاید اسے درد تھا۔۔۔پاؤں کی سوجن بھی کافی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

اسے اس لڑکی کے درد میں ہونے کی وجہ سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

رومال ہٹا کر زخم کا معائنہ کرتا وہ پلٹا تھا۔۔۔اور الماری میں رکھا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر لے آیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر اس کے پیروں کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔

پانی نیم گرم کرتے پہلے ٹاول کی مدد سے اس نے زخم کو اچھی طرح صاف کیا تھا۔۔۔زخم چھوئے جانے پر المیرہ درد سے کسمسائی تھی۔۔۔

بہرام کی سرخ نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔وہ کیوں اس لڑکی کی اتنی کیئر کر رہا تھا اسے خود بھی پتا نہیں تھا۔۔۔وہ اتنا کیئرنگ اور احساس کرنے والا کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ اسے اتنی نازک اور چھوٹی سی لگی تھی کہ اس کی جانب ویسی ہی دھیان جا رہا تھا۔۔

اس کے زخم پر مرہم لگاتا وہ اس کے سوجے ہوئے پیر کا نرم ہاتھوں سے مساج کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کے روئی جیسے گداز پیروں پر جگہ جگہ خراشوں کے نشان تھے۔۔۔اس کے ایسا کرنے سے المیرہ کو آرام ملنے لگا تھا۔۔۔وہ اب کراہنا بند ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے پیر کا اچھی طرح مساج کرتے اس کی نگاہیں اس کی گداز ایڑیوں پر چمکتے تل پر آن ٹھہری تھی۔۔۔پیروں پر بنے تل کی یہ دلکشی اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔

انجانے احساس کے تحت اس نے دھیرے سے اس تل کو چھوا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اپنی اس حرکت پر خود کو سرزنش کرتے وہ اس کا پیر واپس بیڈ پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

کمفرٹر اس کے پیر کے ساتھ ساتھ چہرے پر بھی ڈالتا وہ واپس اپنی جگہ آن لیٹا تھا۔۔۔اس لڑکی میں جہاں حسن بے شمار تھا۔۔وہیں ایک پاکیزگی کا احساس تھا جو اس جیسے انسان کو اسکی حدود میں رکھے ہوئے تھا۔۔

جس کے لیے کسی بھی لڑکی کو اپنی بانہوں کا سامان بنانا آج تک مشکل نہیں رہا تھا۔۔۔

صبح فجر کے قریب کہیں جا کر اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔

المیرہ کی آنکھ کھلی تو خود کو انجان جگہ پر پاتے وہ ایک لمحے کے لیے حیران ہوتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

مگر پھر کل کا واقع کسی بھیانک خواب کی طرح اس کی آنکھوں کے پردے پر چلنے لگا تھا۔۔ اس کی بھٹکتی نگاہیں نیچے کی جانب گئی تھیں۔۔۔ جہاں سوئے شخص کو دیکھ اس کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

وہ بنا شرٹ کے تکیے کو اپنی مضبوط آہنی بانہوں میں دبوچے اوندھے منہ سویا ہوا تھا۔۔ اس کا چہرا تکیے پر پڑا تھا۔۔ مگر گھنے سیاہ بالوں کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

المیرہ بیڈ پر بیٹھی اللہ کا شکر ادا کر گئی تھی کہ اس غنڈے کے ساتھ اس کی رات خیرت سے گزر گئی تھی۔۔۔ اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ بھلا اتنی بے فکری کے ساتھ کیسے سو گئی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا اس کے پیر میں اب رات والا درد نہیں تھا۔۔۔

پیر سے کمفرٹر ہٹاتے اس نے زخم دیکھا تھا۔۔۔جب اگلے ہی لمحے وہ مزید حیران رہ گئی تھی۔۔۔اس کے پیر سے خون صاف کر کے اس کی اچھے سے بینڈیج کی گئی تھی۔۔۔

سوجن بھی اب کم تھی۔۔۔۔اس نے مڑ کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس شخص نے اس کی بینڈیج کی تھی۔۔۔اسے پتا کیوں نہیں چلا تھا۔۔۔۔

اپنی اتنی بے خبر نیند کو کوستی وہ اس شخص کی پشت کو گھور گئی تھی۔۔۔جس کا احسان مند ہونے کے بجائے وہ اس بات پر غصہ

تھی کہ اس شخص نے اس کی بے خبری میں اس کی اجازت کے بغیر اسے کیوں چھوا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں بہرام کی کمر پر دائیں کندھے کی جانب بنے ایک نشان پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ عجیب سا نشان تھا وہ۔۔۔

المیرہ کتنی ہی دیر اپنی نگاہیں اس سے ہٹا نہیں پائی تھی۔۔

"یہ سویا ہوا ہے مجھے یہاں سے نکل جانا چاہیے۔۔۔ ان غنڈوں کو تو ویسے ہی اس نے مار دیا ہے۔۔۔ اب میں آرام سے یہاں سے نکل جاؤں گی۔۔۔"

اس کے پیر میں اب درد کی شدت بھی تھوڑی کم تھی۔۔۔وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔اس کی جیکٹ سے اپنے آپ کو اچھی طرح کور کرتی وہ باہر نکل آئی تھی۔اسے ٹائم کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔مگر اچھی خاصی دھوپ نکلی ہوئی تھی۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ دن چڑھے کافی وقت ہو چکا ہے۔۔۔

"کس طرف جانا ہے۔۔۔ایسے نہ ہو جنگل سے نکلنے کی بجائے پھر سے کھو جاؤں۔۔۔"

وہ باہر نکل کر تھوڑا سا آگے آن کھڑی ہوتی راستے کا تعین کر رہی تھی۔۔ جب اسے اپنے پیروں کے قریب گھاس پر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر جیسے ہی نیچے دیکھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے پوری فضا اس کی چیخوں سے گونج اٹھی تھی۔۔

اس کے پیروں کے انتہائی قریب ایک موٹا تازہ سانپ پھن پھیلائے بیٹھا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ المیرہ چیختی ہوئی بنا اپنے زخمی پیر کی پرواہ کیے واپس ہٹ کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

اسے خبر نہیں تھی کہ سانپ اس کے پیچھے آ رہا ہے یا نہیں۔۔۔

اس کی چیخوں نے اندر سوئے بہرام غزنوی کے ساتھ ساتھ جنگل کے آدھے سے زیادہ جانوروں کو جگا دیا تھا۔۔۔ بہرام جو خالی بیڈ اور باہر سے آتی اس کی دردناک چیخوں کی آواز پر اپنے اوپر سے کمبل ہٹا کر۔۔۔ تکیے کے نیچے سے گن نکالتا تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے المیرہ ہوا کے دوش پر سوار تیزی سے بھاگ کر اندر آتی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔ وہ اس افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ اسے سنبھالنے کے چکر میں بہرام کا اپنا پیر سلپ ہوا تھا۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں اوپر نیچے بیڈ پر آن گرے تھے۔۔۔ جس کے ساتھ ہی بیڈ زور دار آواز کے ساتھ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ وہ سنگل بیڈ اتنی زور دار ضرب سہہ نہیں پایا تھا۔۔۔ المیرہ اگرچہ دھان پان سی تھی پر بہرام کے کسرتی وجود کا وزن کم نہیں تھا۔۔۔ اور جس طاقت کے ساتھ وہ آن گرے تھے۔۔۔

بیڈ کا ٹوٹنا لازم تھا۔۔۔

المیرہ بہرام کے سینے پر پڑی اس کے ساتھ ٹوٹے بیڈ کے اندر جا گری تھی۔۔۔

چند سیکنڈز کے لیے تو بہرام بھی نہیں سمجھ پایا تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

یہ لڑکی کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس کا گن والا ہاتھ المیرہ کی کمر پر اپنا حصار قائم کیے ہوئے تھا۔۔۔

جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے سر پر تھا۔۔۔

المیرہ بیڈ ٹوٹنے کی آواز پر مزید گھبرا گئی تھی۔۔۔ مگر اگلے چند سیکنڈز بعد سارا معاملہ سمجھتے خفت کے مارے اس کا ڈوب مرنے کو دل چاہا تھا۔۔

یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔۔

اس کا چہرا بہرام کے بنا شرٹ کے کشادہ سینے پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔اس کے وجود کی مہک المیرہ کے حواس جھنجھنا گئی تھی۔۔۔۔

اس نے جلدی سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔۔

مگر بہرام کے اپنے گرد بندھے حصار کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

اس نے نگاہیں اٹھا کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ان ہیزل آنکھوں میں چھایا قہر دیکھ وہ فوراً سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔

"تم سکول ٹیچر ہو۔۔یا نرسری کلاس کی بچی۔۔۔۔ایسے گلا پھاڑ کر کون چیختا ہے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کے نیچے گن کی نوک ٹکاتے وہ اس کا چہرا اوپر کر گیا تھا۔۔

وہ بہت ہی سکون سے پڑا تھا وہاں۔۔۔ مگر آنکھوں میں غصہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کو المیرہ کی لٹیں چھو رہی تھیں۔۔۔جبکہ اس کی موٹی چٹیا بہرام کے سینے پر پڑی۔۔۔اس کے سینے میں ہلچل مچا گئی تھی۔۔۔

اسے چھونے کو دل چاہا تھا۔۔ پر وہ خود کو ایسا کرنے سے روک گیا تھا۔۔۔

"وہ باہر سانپ تھا۔۔۔ بہت خطرناک۔۔۔۔"

المیرہ نے اپنی آئس بلو آنکھوں میں خوف سموئے بتایا تھا۔۔۔ جیسے بہت انوکھی شے دیکھ لی ہو۔۔۔

اس کے لیے سانپ اپنی آنکھوں کے سامنے اتنے قریب سے دیکھنا انوکھا ہی تھا۔۔۔

بہرام گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ معصوم بچوں جیسا خوف تھا۔۔۔۔

بہرام غزنوی اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔۔ جیسے اس لڑکی کو خاص طور پر اس کے غصے اور صبر کا امتحان لینے بھیجا گیا ہو۔۔۔اس میں اتنی انسانیت کبھی نہیں رہی تھی جتنی وہ کل رات سے اس لڑکی کے لیے دکھا چکا تھا۔۔۔

"جنگل میں سانپ نہیں ہونگے تو کہاں ہونگے پھر۔۔۔۔"

وہ تپ کر بولتا اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے لیے اٹھا تھا۔۔۔ یہ قربت اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر رہی تھی۔۔۔یہ لڑکی ان تمام لڑکیوں سے بالکل مختلف تھیں جن سے وہ اب تک ملا تھا۔۔۔۔

اس کا ہر انداز ہی نرالہ تھا۔۔۔اس نے جس مضبوطی کے ساتھ المیرہ کی کمر پر اپنے پنجے گاڑھے تھے۔۔۔اس کے لبوں سے بے اختیار سسکی بر آمد ہوئی تھی۔۔۔ جس پر بہرام نے خفگی سے اسے گھورا تھا۔۔۔

وہ کچھ زیادہ ہی نازک تھی۔۔۔

بیڈ سے اٹھتے ہی وہ فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

وہ بنا اس پر دوبارہ نظر ڈالے اپنے بستر کی جانب جاتا پھر سے دراز ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اسے پھر سے سوتا دیکھ المیرہ کے چہرے پر بچار گی پھیل

گئی تھی۔۔۔وہ آج کسی بھی قیمت پر یہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔

اسے خدیجہ بیگم کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔۔"

وہ اس برے انسان سے کسی قسم کی مدد نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔مگر باہر جا کر اتنا تو اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس جنگل سے اکیلے نہیں نکل سکتی۔۔۔اسے اسی انسان کی مدد درکار تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔۔مجھ سے احسان مت مانگو۔۔۔۔اس کا حساب نہیں اتار پاؤ گی۔۔۔۔"

وہ تکیہ اپنے مضبوط بازوؤں میں دبوچ کر اوندھے منہ لیٹ چکا تھا۔۔۔

"پلیز میری امی بہت پریشان ہونگی۔۔"

وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تمہارا وہ پولیس آفیسر فیانسی نہیں پہنچا ابھی تک تمہیں ڈھونڈھنے۔۔۔"

بہرام کا انداز مذاق اڑاتا ہوا تھا۔۔۔ وہ کسی کو بھی اپنی نیند خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی اس کے سر پر کھڑی اس کی نیں‌دمیں خلل پیدا کر رہی تھی۔۔۔

اس کے طنز کے جواب میں بولنے کے لیے المیرہ کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔۔ اسے رات تک پورا یقین تھا کہ عباد اسے ضرور ڈھونڈ لے گا۔۔۔ پر اب وہ یقین مانند پڑ چکا تھا۔۔۔

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں یہاں سے جانے میں تمہاری مدد کروں تو اگلے پانچ گھنٹوں کے لیے اپنی زبان بالکل بند رکھنا۔۔۔ مجھے کسی بھی طرح سے ڈسٹرب مت کرنا۔۔۔"

وہ تکیے کو اپنے چہرے کے گرد لپیٹتا اسے چپ رہنے کا اشارہ کر گیا تھا۔

اسے اپنی نیند بہت زیادہ پیاری تھی۔۔۔جب تک اس کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی۔۔۔وہ کچھ نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے المیرہ وہیں ایک جانب رکھی کرسی پر ٹک گئی تھی۔۔۔بیڈ تو ویسے ہی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔اس نے بیڈ کی حالت دیکھتے افسوس کیا تھا۔۔۔ مگر پھر اس کی نظریں بہرام کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

وہ یہ سوچ کر ہی جھر جھری لے اٹھتی تھی کہ وہ کل سے اس اتنے بڑے غنڈے کے ساتھ موجود تھی۔۔۔اس کے رب نے کیسے اس

کی عزت۔ کہ حفاظت کی تھی۔۔۔ اتنے برے لوگوں سے بچا کر انہیں کے سردار کے پاس پہنچ دیا تھا۔۔۔

جوان سے بھی زیادہ برا تھا۔۔۔ شرابی اور نجانے بھی کیا کیا برائیاں تھیں اس میں۔۔۔

المیرہ کی نگاہیں فریج کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

اس شخص نے کل شاید یہیں سے شراب نکال کر پی تھی۔۔ وہ اور تو کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ پر اس ساری شراب کو ضائع تو کر ہی سکتی تھی تاکہ اس انسان کو اس ایک برائی سے دور رکھنے کی کوشش کر سکے۔۔۔

المیرہ شاید ابھی تک یہی سمجھ رہی تھی کہ اس شخص کا واحد ٹھکانہ یہی تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔دبے پیر چلتی اس کی قریب آئی تھی۔۔۔وہ اب بھی اوندھے منہ ہی پڑا تھا۔۔۔

مگر اس کا چہرا تکیے پر واضح تھا۔۔۔اس کی جانب دیکھتے المیرہ کہ نگاہیں پل بھر کو ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔وہ حسن و وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ بہت ہی پیارا اور اچھا انسان ہو۔۔۔

المیرہ کو اس کی اپنی زبانی سن کر یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا برا انسان بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی بیئرڈ تھی۔۔۔ گال پر چمکتا خوبصورت تل اور اعنابی لبوں کی تراش بہت منفرد تھی۔۔۔۔ اس مرد کا یہ حسن واقعی باکمال تھا۔۔۔ اس کی ان سحر انگیز پر اسرار سی آنکھوں پر سجی گھنیری پلکیں بند تھیں۔۔۔ جن کا اس وقت بند رہنا ہی المیرہ کے لیے غنیمت تھا۔۔۔

وہ اس کا پوری طرح سے معائنہ کر رہی تھی۔ جب اچانک اسے یاد آیا تھا کہ وہ یہاں پر اس کے قریب کس مقصد کے لیے آن بیٹھی ہے۔۔۔

اس کے گہری نیند میں ہونے کا یقین کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

فریج کھولتے اندر پڑی شراب کی اتنی ساری بوتلوں کو دیکھتے اس کی آنکھیں حیرت زدہ رہ گئی تھیں۔۔۔اس کمرے میں کھانے سے زیادہ شراب موجود تھی۔۔۔

وہ جلدی سے ساری بوتلیں فریج سے نکلنے لگی تھیں۔۔۔جو اچھی خاصی بھاری تھیں۔۔المیرہ نے ایک ایک کر کے بوتل اُٹھاتے انہیں کھڑکی کے پاس جا کر باہر گرانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ایک چھوڑ کر وہ باقی ساری بوتلیں ایسے ہی خالی کر گئی تھی۔۔۔

سنک کے پاس جا کر ساری بوتلوں میں پانی بھرتی وہ انہیں پھر سے اسے ترتیب میں فریج کے اندر جوڑنے لگی تھی۔۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس نے کتنی مالیت کا نقصان کر دیا تھا ان چند لمحوں میں۔۔۔ اگر وہ شخص جاگ جاتا تو اس کا حشر بگاڑ دیتا۔۔۔ اسے اپنی شراب سے اتنی محبت تھی۔۔۔

لوگوں کے مختلف شوق تھے۔۔۔ جبکہ اس کا ہر طرح کی مہنگی سے مہنگی برینڈڈ شراب خریدنے کا شوق تھا۔۔۔

پانی سے بھر کر بوتلوں کو واپس فریج میں جوڑتے وہ شراب والی ایک سنگل بوتل کو سب سے آگے رکھ گئی تھی۔۔۔

سب بوتلوں کو پہلے کی طرح بند کر دیا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کی انہیں کھولا گیا ہو۔۔۔ اپنا کام مکمل کرتی وہ واپس کرسی پر آ بیٹھی تھی۔۔ پہلے باہر سے بھاگ کر آنے اور اب یہاں مشقت کرنے کی وجہ سے اسے پیر میں پھر سے درد ہونا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

اسے ٹائم کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ نجانے کب پانچ گھنٹے پورے ہونے تھے۔۔۔ اور یہ شخص کب اسے گھر چھوڑ کر آتا۔۔۔ نجانے وہاں کیا حالت بنی پڑی ہو گی۔۔۔ اس کی ماں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جا رہا ہو گا۔۔۔

شمیم آرا کو تو موقع مل گیا ہو گا انہیں مزید بے عزت کرنے کا۔۔۔

خدیجہ بیگم کو یاد کرتے اس کی آنکھیں ایک دم سے بھر آئی تھیں۔۔۔اس نے تو کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔اپنی ڈیوٹی نبھائی تھی۔۔۔بچے امانت کی صورت انہیں سونپے گئے تھے۔۔۔اس نے اسی بچے کی حفاظت ہی تو کی تھی۔۔۔

وہ اپنا۔پیر تھامے بیٹھی تھی۔۔۔۔اس کی نگاہیں بار بار بہرام کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔اس شخص کو بھلا کیسے پتا چلے گا کہ پانچ گھنٹے گزر چکے ہیں اب اسے اٹھنا ہے۔۔۔

وہ پیر جھلاتے بولی تھی۔۔۔

اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ مگر جس حالت سے وہ گزر رہی تھی۔۔۔۔ کچھ کھانے کی چاہ اسے بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب اس شخص کو ہلتے دیکھ اس کی امید بندھی تھی کہ وہ اٹھ رہا ہے۔۔۔

لیکن یہ کچھ دیر کے لیے تھا وہ کروٹ بدلتے پھر سے سو گیا تھا۔۔۔

"اللہ جی پلیز اسے اٹھا دیں مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

وہ اب اسے سیدھا لیٹتے دیکھ بولی تھی۔۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی یہ دعا فوری سن لی جائے گی۔۔۔

المیرہ جو اسے گھورے جا رہی تھی۔۔ اس نے اسی لمحے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔

اس کی وہیں سحر طاری کرتیں دلفریب آنکھیں۔۔۔ جو اس وقت نیند کے ڈوروں سے سجی مزید دلکشی چھلکا رہی تھیں۔۔۔

المیرہ نے فوراً سے گھبرا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر بالکل بھی یقین نہیں آتا تھا کہ وہ اتنا برا ہے۔۔۔۔

اپنے ماتھے پر گرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے ہٹاتا وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ایک جانب بنے دروازے میں داخل ہوا تھا۔۔ اسے تو وہ سرے سے ہی اگنور کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔اسے واش روم میں گئے بہت زیادہ دیر ہو چکی تھی۔۔۔المیرہ کی آنکھیں سوکھ گئی تھیں مگر وہ ابھی تک نہیں نکلا تھا۔۔۔

کسی کے آگے محتاج ہو جانا کتنا مشکل تھا۔۔۔

جب کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر باہر نکلتا ٹاول سے اپنا سر اور چہرا صاف کرنے لگا تھا۔۔۔المیرہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

فریج کی جانب بڑھتے دیکھ المیرہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

اگر اسے پتا چل جاتا کہ فریج کے ساتھ چھیڑ خانی کی گئی ہے تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔اپنی انگلیوں کو مسلتی وہ آئس بلو آنکھوں میں التجا لیے اسے مخاطب کر گئی تھی۔۔۔

جس پر بہرام ٹھنڈی سانس بھرتا باہر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔وہ اپنی نیند پوری کرنے کے بعد بالکل فریش ہو چکا تھا۔۔۔دروازے کو اچھے سے لاک کرتے وہ اسے لیے گھنی جھاڑیوں کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

"ہمیں باہر جانا ہے۔۔؟؟"

المیرہ کو لگا تھا کہ وہ جنگل کے اندرونی حصے کی جانب اسے لے جا رہا

ہے۔۔۔

"چپ کر کے چلو۔۔۔ آواز نہیں نکلے تمہاری۔۔۔۔"

وہ واپس پلٹتا اسے وارن کر گیا تھا۔۔۔ یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی بولتی

تھی۔۔۔ اسے زیادہ بولنے والے لوگ بالکل بھی پسند نہیں

تھے۔۔۔ المیرہ کی خوفزدہ نگاہیں اردگرد گھوم رہی تھیں۔۔۔ اسے ہر

طرف سانپ ہی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"مم مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

اتنی گھنی جھاڑیوں کے درمیان سے گزرتے اس کی آنسوؤں میں ڈوبی آواز بہرام کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔یہ لڑکی اس سے نہیں ڈری تھی۔۔۔ مگر باقی ہر شے سے ڈر رہی تھی۔۔

وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔۔۔

"یہاں مجھ سے زیادہ خطرناک کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔اگر تم مجھ سے نہیں ڈری تو پھر کسی شے سے بھی نہیں ڈرنا چاہیے۔۔۔"

وہ واپس پلٹتا اب اس کا ہاتھ تھاما چکا تھا۔۔

اس کی بات پر المیرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اس وقت بلیک ٹراؤزر کے اوپر وائٹ ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔وہ کیا بتاتی اسے

کہ کتنا خوف محسوس ہو رہا تھا اسے اس شخص سے۔۔۔اس کی نگاہیں اپنی جانب اٹھتی دیکھ المیرہ کی سانسیں رک جاتی تھی۔۔۔۔

وہ اسی خاطر اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز برت رہی تھی۔۔۔

المیرہ بہت مشکل سے وہاں سے چل پا رہی تھی۔۔۔جب بہرام کی نظر اس کے زخمی پیر پر پڑی تھی۔۔۔

اس کی بینڈیج سے اب خون نکل رہا تھا۔۔۔درد سہتی وہ بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جب بہرام آس کے قریب جھکتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جس رفتار سے چل رہی تھی انہیں یہاں سے نکلتے شام ہو جانی تھی۔۔۔

المیرہ کا دل خوف سے کانپ گیا تھا۔۔۔ وہ ایک بار پھر اس شخص کے اتنے قریب آگئی تھی۔۔

اس نے نگاہیں اوپر نہیں اٹھائی تھیں۔۔۔ بہرام کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

کافی دیر چلنے کے بعد کہیں جا کر وہ لوگ روڈ کے قریب آن پہنچے تھے۔۔۔ جہاں ایک جانب درختوں کے جھنڈ میں کھڑی گاڑی کو دیکھتے المیرہ کی سانس میں سانس آئی تھی۔۔۔

اسے جیپ پر بیٹھاتا وہ خود بھی اس کے برابر آن بیٹھا تھا۔۔۔المیرہ کن اکھیوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔وہ اب گاڑی سٹارٹ کرتا درختوں کے بیچ میں سے نکالتا روڈ پر ڈال چکا تھا۔۔۔

المیرہ کو سکون ملا تھا۔۔۔اب وہ بہت جلد اپنی ماں کے پاس پہنچ جائے گی۔۔۔

لمبی مسافت طے کرتی گاڑی ایک جگہ سنسان روڈ پر رک گئی تھی۔۔۔

"اب یہاں سے آگے تمہیں میرے ساتھی تمہارے گھر تک پہنچا دیں گے۔۔۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی وہاں مخالف سمت سے تین چار گاڑیاں آن نکلی تھیں۔۔۔ جن میں اسلحہ بردار افراد کو دیکھتے المیرہ کو ایک دم سے وہ غنڈے یاد آئے تھے۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ پلیز تم مجھے چھوڑ آؤ۔۔۔"

وہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی اس بات پر بہرام نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھ تھا۔۔۔ وہ پھر سے گلاسز سے اپنی آنکھوں کو کور کر چکا تھا۔۔۔

"مجھ سے کہیں زیادہ شریف ہیں یہ۔۔۔ مجھ سے زیادہ ان لوگوں کے ساتھ سیف رہو گی تم۔۔۔"

وہ پر اسرار مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہاتھ بڑھاتے پیچھے رکھی شال اٹھاتا اس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔

"اسے اچھے سے خود کو کور کر کے اس گاڑی میں جا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔ تھوڑی دیر میں تم اپنے گھر پہنچ جاؤ گی۔۔۔ اس کے بعد دوبارہ اگر کبھی میں تمہیں نظر بھی آؤں تو مجھے پہچاننے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ اگر چاہتی ہو تمہاری باقی کی زندگی سکون سے گزرے تو واپس لوٹ کر کسی کو مت بتانا کہ تم میرے ساتھ تھی۔۔۔"

وہ سامنے روڈ پر نگاہیں جمائے بول رہا تھا۔۔۔اس کا چہرا بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔ المیرا کو وہ جنگل والے انسان سے بالکل مختلف لگا تھا۔۔۔

"تمہارا نام کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

المیرہ گاڑی سے اترتے ہوئے ایک دم سے پلٹی تھی۔۔۔اس شخص نے ایک بار اس کے سامنے اپنا نام لیا تھا۔۔۔ مگر وہ تب اتنی خوفزدہ تھی کہ اب اسے یاد ہی نہیں تھا۔۔۔

"تمہارا جاننا ضروری نہیں ہے۔۔۔"

وہ مغرور لہجے میں بولتا اسے نیچے اترنے کا کہہ گیا تھا۔۔۔المیرہ نے نوٹ کیا تھا اس کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال نمودار ہوا تھا۔۔وہ بنا دوبارہ کچھ بولے گاڑی سے اتر گئی تھی۔۔۔

اس کے گاڑی سے نکلتے ہی سامنے کھڑی گاڑی کا دروازہ کھلا تھا اور ایک نقاب پوش شخص باہر نکلا تھا۔۔اسے دیکھ المیرہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔جو سیٹ سے سر ٹکائے اسی جانب دیکھ رہا تھا۔۔وہ بری طرح سے سہمتی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

ان نقاب پوشوں کے ساتھ اس کا کبھی اچھا تجربہ نہیں رہا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بھی اس نے مڑ کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جیسے اپنی تسلی چاہتی ہو۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے بیٹھتے ہی دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے مڑ کر پچھلے شیشے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی وہیں تھا۔۔۔ دل کو ڈھارس سی ملی تھی۔۔۔

یہ شخص شرابی تھا یا زانی۔۔۔ مگر اس کی عزت اسی انسان نے بچائی تھی۔۔۔ پوری رات اس کی حفاظت کی تھی۔۔۔

المیرہ کو ان لوگوں پر کوئی اعتبار نہیں تھا وہ یہی چاہتی تھی کہ وہ بھی ساتھ رہے۔۔۔ گاڑی وہاں سے نکل آئی تھیں۔۔۔ دل ہی دل میں دعاؤں کا ورد کرتے المیرہ نے نگاہیں موڑ کر پھر سے پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

ان سیاہ گاڑیوں کے قافلے میں اس کی جھیپ دیکھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا خوف بہت حد تک کم ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کی بات مان کر اس کے ساتھ آ رہا تھا۔۔۔

المیرہ اسی رخ پر بیٹھے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

اسی انسان کے برے لوگوں کی وجہ سے وہ اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔۔ مگر اب اس مصیبت سے نکال کر اسے اس کے گھر پہنچانے والا بھی یہی تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیسے خیالات رکھتی۔۔۔۔

گاڑی اس کے گھر سے تھوڑے سے فاصلے پر رکی تھی۔۔۔ مغرب کا وقت تھا۔۔۔ وہ خوفزدہ سی باہر نکلی تھی۔۔۔ وہ ایک رات کے لیے گھر سے باہر تھی۔۔۔ اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔ پر وہ جانتی تھی

اس کی ماں کے علاوہ اس گھر میں سب اسی کا قصور ہی ماننے والے تھے۔۔۔

وہ دروازے کو دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

سامنے ہی کرسی پر اسے عباد پریشان حال بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ پھوپھو بھی موجود تھیں۔۔۔جو غصے سے کچھ بولے جا رہی تھیں۔۔۔

ایک کونے میں اس کی ماں مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھیں۔۔۔المیرہ کا دل اذیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی اس کی ماں کو کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا۔۔۔

"بس لڑکیوں سے بھری ہوئی تھی۔۔ وہ ڈاکو صرف اسے ہی اٹھا کر کیوں لے گئے۔۔۔ عبدل صاحب آپا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ یہ کوئی اور ہی چکر ہے۔۔۔ عباد پورا جنگل چھان آیا ہے۔۔۔ کیوں نہیں ملی وہ لڑکی۔۔۔ میں پہلے دن سے کہتی تھی اس خدیجہ نے اپنی بیٹی کو جتنی آزادی دے رکھی ہے وہ ضرور کوئی چاند چڑھائے گئی۔۔ دیکھ لو اب بدنام کر کے رکھ دیا پوری برادری کے سامنے۔۔۔ اس بے غیرت کا کیا اب میری معصوم بچیوں کو بھگتنا پڑے گا۔۔۔"

کل سے پولیس کتنی بار چھاپہ مار چکی ہے۔۔۔ میڈیا والے محلے میں آکر کیا کیا سوال کر رہے ہیں۔۔۔ کہ اس بے شرم بے حیا لڑکی نے ان غنڈوں کے ساتھ مل کر پیسوں کی خاطر بچی کو اغوا کیا ہے۔۔۔ شاید انہیں غنڈوں میں کوئی اس کا عاشق ہو۔۔۔ ایسی لڑکیوں کا کیا جاتا ہے۔۔ گھر میں عباد جیسا مرد ہونے کے باوجود باہر منہ مارنا خصلت میں شامل ہوتا ہے ان کی۔۔۔"

شمیم آرا کی زبان تو پہلے ہی اس کے لیے آگ اگلتی تھی۔۔۔ پر آج تو اس عورت نے حد ہی کر دی تھی۔۔۔

المیرہ یہ الزامات برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"امی۔۔۔۔"

المیرہ آگے بڑھتی خدیجہ بیگم کو پکار گئی تھی۔۔۔۔جو اس کے لیے فکر مند ہونے کے ساتھ ساتھ سب کی اس کے متعلق باتیں سنتیں نڈھال سی کھڑی تھیں۔۔۔اس کی آواز سنتے سب نے ہی اس جانب دیکھا تھا۔۔

"المیرہ میری بچی۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم اسے صحیح سلامت دیکھ اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔باقی سب بھی حیرت زدہ سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آیا تھا کہ وہ واپس لوٹ آئی ہے۔۔۔کہا یہی جارہا تھا کہ اسے

جس گینگ نے اغوا کیا تھا وہ اس وقت کا سب سے خطرناک اور پاور فل گینگ تھا۔۔۔

جن کے قبضے سے زندہ چھوٹ پانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔اور اگر کوئی نکل آتا تھا تو وہ انسان دوبارہ نارمل زندگی گزارنے کے قابل نہیں رہتا تھا۔۔۔

ہر نیوز چینل پر منسٹر کی بیٹی کے ساتھ ساتھ اس کی ٹیچر کی بھی اغوا کی خبریں کل سے ہیڈ لائن بنی ہوئی تھیں۔۔۔ شمیم آرا جانتے ہوئے بھی اس پر الزام تراشی کر رہی تھیں۔المیرہ اپنے آپ کو اس سب

کے لیے تیار کر کے آئی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس کی کردار کشی کی جائے گی۔۔۔

مگر یہ الزامات اس کی سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا تھے۔۔۔وہ کل سے جس اذیت کا شکار تھی۔۔۔اپنے حواس کوشش کے باوجود قابو میں نہیں رکھ پائی تھی۔۔

حواس سے بیگانہ ہو کر زمین بوس ہوتے اس نے عباد اور خدیجہ بیگم کو اپنی جانب آتے دیکھا تھا۔۔۔

باقی سب اپنی جگہ پر حیرت زدہ سے کھڑے اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔المیرہ اور اسوہ ایک ساتھ اغوا

ہوئی تھیں۔۔۔پر اسوہ منسٹر کی بیٹی تھی اور وہ ایک معمولی سکول ٹیچر۔۔۔۔

جس نے اپنی طرف سے اسوہ کو بچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔اور اپنی زندگی بھی مشکل میں ڈال دی تھی۔۔۔پر یہ معاشرہ بہت ظالم تھا۔۔۔اس جیسے لوگوں کے لیے بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

منسٹر سمیت ٹی وی پر بیٹھ کر تبصرے کرتے بہت سارے تجزیہ کاروں اور فورسز کے وہ لوگ جواب تک اس بچی کو ڈھونڈ پانے میں ناکام رہے تھے۔۔۔ان سب کا یہی کہنا تھا کہ ضرور اسوہ کو اغوا

کروانے کے پیچھے اس کی ٹیچر کا ہی ہاتھ تھا۔۔۔ ورنہ کیوں وہ اس بچی کی خاطر ان غنڈوں سے لڑ پڑتی۔۔۔

جب سکول انتظامیہ کے لوگ بھی اپنی جان بچانے کو چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔ اسوہ اور المیرہ کو ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ المیرہ کے پورے گھرانے کو ذلیل کیا جا رہا تھا۔۔

عباد سے اس کی وردی چھین کر اسے سسپینڈ کر دیا گیا تھا۔۔ جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ المیرہ کا کزن اور اس کا فیانسی تھا۔ اور کل سے جنگلوں کی خاک چھانتا اسے ڈھونڈ پانے میں ناکام رہا تھا۔۔۔

اسے بھی اسی شک کی لپیٹ میں لیا جا رہا تھا۔۔۔۔

کل سے ساری ادارے متحرک تھے پر اسوہ کا کچھ پتا نہیں چلا تھا۔۔

اور نہ ہی المیرہ کا۔۔۔

پر آج المیرہ کا خود صحیح سلامت لوٹ آنا اس کے اپنے گھر والوں کو اس کے متعلق مزید مشکوک کر گیا تھا۔۔ڈاکٹر کو بلوا کر المیرہ کے زخموں کی بینڈیج کروائی گئی تھی۔۔

خدیجہ بیگم بے قرار نگاہوں سے اپنی بیٹی کو تکی جا رہی تھیں۔۔ان کی ممتا کی پیاس ہی نہیں بجھ رہی تھی۔۔۔وہ المیرہ کا ہاتھ تھامے اس کے پاس بیٹھی تھیں۔۔۔کچھ دیر پہلے ہی وہ شاور لے کر بیٹھی تھی۔۔۔مگر اس کا خوف ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"امی۔۔۔"

خدیجہ بیگم کی ممتا بھری آغوش میں سماتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔وہ خوف سے سہمی ہوئی تھی۔۔۔اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی ماں کے پاس واپس لوٹ آئی ہے۔۔

وہ جنگل کی تاریک رات ڈھل چکی تھی۔۔۔

"تم تو کہہ رہی تھی وہ بہت خطرناک ہیں اسے مار دیں گے۔۔۔پھر یہ کیسے واپس آگئی۔۔۔"

شمیم بیگم نے اپنے ساتھ کھڑی بیٹی کو گھورا تھا۔۔۔۔

آج تک کبھی ان کے کمرے میں قدم بھی نہ رکھنے والی اس وقت المیرہ کے منہ سے سب سننے کی خاطر وہاں موجود تھیں۔۔۔ جبکہ عبدل صاحب کے دل میں تو ان کی بیٹی کے لیے ایسی نفرت بھری گئی تھی کہ وہ ایک بار بھی اسے دیکھنے نہیں آئے تھے۔۔۔

"پتا نہیں امی یہ پھر کہاں سے آگئی۔۔۔ ایک رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔ آپ کو لگتا ہی ان غنڈوں نے اسے پہلے جیسا چھوڑا ہو گا۔۔۔ پھوپو کیا اب تو عباد بھی ایسی لڑکی کو اپنی بیوی نہیں بنائے گا۔۔۔ حلیہ ہی دیکھ لیں اس کا۔۔۔۔"

ثمن نخوت سے بولتی اپنی خوشی پر قابو نہیں رکھ پارہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت رقابت اور حسد کے احساس کے زیر اثر یہ بھی بھول چکی تھی کہ بہن ہونے کے ناطے نہ سہی ایک عورت ہونے کے ناطے ہی سے ہی وہ ایسا سوچتے ہوئے خدا کا خوف کر لے۔۔۔

اپنی ماں کو اشارے سے المیرہ کی عزت دو کوڑی کرنے کا کہتی وہ اب یہاں لگنے والا ڈرامہ دیکھنے کی خواہش مند تھی۔۔۔

عباد جو المیرہ کی حالت دیکھ اذیت کا شکار تھا۔۔۔ اس نے المیرہ کی جانب بڑھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر صالحہ بیگم نے اس کا بازو تھام کر اسے روک لیا تھا۔۔۔

"تمہارا رشتہ ختم کر چکی ہوں میں اس سے۔۔۔ خبردار جو پھر کوئی ہمدردی دکھائی اس لڑکی کو۔۔۔۔ ابھی جتنا کیا ہے وہ کافی ہے۔۔۔ مری نہیں ہے یہ۔۔۔ اور نہ ہی ایسی لڑکیاں مرتی ہیں۔۔۔ جانتے بھی ہو اس کی وجہ سے تمہاری نوکری چھن گئی ہے۔۔"

صالحہ بیگم کی بات پر عباد انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"امی پلیز۔۔۔ مجھے کرنے دیں جو میں کر رہا ہوں۔۔۔"

ان کی گرفت سے اپنا بازو نکالتا وہ المیرہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جو دیکھ ثمن جل بھن اٹھی تھی۔۔۔

"المیرہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ تمہیں کہاں لے کر گئے تھے وہ لوگ۔۔۔اور منسٹر صاحب کی بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟؟ وہ زندہ تو ہے نا۔۔۔؟؟"

عباد اس کے قریب آتا ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گیا تھا۔۔۔ اس کے لہجے میں المیرہ سے زیادہ منسٹر کی بیٹی کو لے کر فکر تھی۔۔۔ جو اس وقت المیرہ نوٹ نہیں کر پائی تھی۔۔۔وہ تو اسی بات پر پریشان ہوئی تھی کہ اسوہ واپس نہیں آئی تھی تو کہاں گئی تھی پھر۔۔۔

اس نے تو خود اسوہ کو پولیس والوں کے پاس جاتے دیکھا تھا۔۔۔جس بات کی تصدیق ان ڈاکوؤں نے بھی کر دی تھی کہ وہ بچی پولیس والوں کے ہاتھ لگ گئی ہے۔۔۔

"اسوہ تو پولیس والوں کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔"

المیرہ حیرت زدہ سی کھڑی تھی۔۔۔وہ تو کل سے اسی بات پر تسلی میں تھی کہ اسوہ خیریت سے اپنے گھر پہنچ گئی ہو گی۔۔۔

"نہیں۔۔۔کسی کو نہیں ملی وہ۔۔۔ہر طرف تلاش کیا جا رہا ہے اسے۔۔۔وہ کہیں نہیں ملی۔۔۔"

عباد کے ہر انداز سے پریشانی چھلک رہی تھی۔۔۔وہ امید طلب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے لیے بھی فکر مند تھا۔۔پر کل سے اس کے ساتھ اس کے اپنے ڈپارٹمنٹ نے جو رویہ رکھا تھا وہ بہت زیادہ مینٹلی ٹارچر ہو چکا تھا۔۔۔

"تم اگر اس بچی کے بارے میں کچھ جانتی ہو تو بتا دو عباد کو۔۔۔ میرے بیٹے کی نوکری واپس مل جائے گی اسے۔۔۔جو تمہاری وجہ سے چھینی گئی ہے۔۔۔ تم دونوں ماں بیٹی ہی بد بخت ہو۔۔۔۔اسی لیے

میں نہیں چاہتی تھی کہ تم جیسی منحوس لڑکی اس کی زندگی میں آئے۔۔۔"

صالحہ بیگم جو کچھ دیر پہلے حقارت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔اس بات پر تیزی سے اس کے قریب آتے بولی تھیں۔۔۔ان لوگوں نے ایک بار بھی اس کا حال نہیں پوچھا تھا۔۔۔

اس کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر بھی کسی کو اس پر ترس نہیں آیا تھا۔۔۔یہ دنیا بہت سنگدل تھی۔۔

"آپ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔ میری بچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ خدا کے لیے تھوڑا رحم کھاؤ۔۔۔ وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔ عباد تم بھی جانتے ہو بیٹا المیرہ پر الزام لگایا جا رہا ہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم اپنی بیٹی کے زخموں سے چور پیر دیکھ کر اذیت کا شکار تھیں۔۔۔ ان کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔۔۔ مسلسل پیر کو حرکت دینے کی وجہ سے اس کی سوجن مزید بڑھ گئی تھی۔۔

ان لوگوں کی بے رحم باتیں اور المیرہ کی حالت دیکھ کر ان کا دل مزید تکلیف میں جکڑا گیا تھا۔۔۔

یہ سب لوگ اس کے سر پر کھڑے عجیب کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔جن کا مفہوم سمجھتیں خدیجہ بیگم کا دل کٹ گیا تھا۔۔۔اب ان کی بیٹی کو پاک دامن ہونے کے باوجود شاید ساری زندگی ایسی ہی نگاہوں کا سامنا کرنا پڑنا تھا۔۔۔

کیونکہ اس کی گھر سے باہر گزری وہ ایک رات اب ہمیشہ کے لیے اس کے آگے سوالیہ نشان بن کر رہنے والی تھی۔۔۔۔عباد ابھی بے شک اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔اب بھی اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔

مگر شاید اپنی ماں اور معاشرے کی نفرت کا مقابلہ نہ کر پاتے اسے تنہا چھوڑنے والا تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم کو زندگی کا بہت تلخ تجربہ تھا۔۔۔

ان کا دل المیرہ کے لیے دعا گو تھا۔۔۔ کہ وہ جلد از جلد اس مشکل سے نکل آئے۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کی بیٹی کو دلدل میں دھنسا دی گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ المیرہ کسی بھی بات کا کوئی جواب دے پاتی گھر کے باہر پولیس کا سائرن بجا تھا۔۔۔ بہت ساری گاڑیوں کی ایک ساتھ آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔

"آپ لوگوں نے پولیس کو بتا دیا ہے۔۔۔۔؟؟"

خدیجہ بیگم نے شاکی نگاہوں سے شمیم آرا اور ثمن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ کو ابھی تک معاملے کی سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔۔ پولیس والے کسی بھی قسم کا لحاظ کیے بغیر سیدھا گھر کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

شمیم بیگم نے فوراً سے اپنی بیٹیوں کو فوراً وہاں سے ہٹ جانے کا کہا تھا۔۔۔ خدیجہ بیگم نے بھی المیرہ کو اپنی آغوش میں لیا تھا۔۔۔

عباد تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

"عباد صاحب ہمیں آپ کی کزن کو انویسٹی گیشن کے لیے تھانے لے کر جانا ہو گا۔۔۔ ہم پر اوپر سے بہت پریشر ہے۔۔۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ معاملہ کتنا گھمبیر ہو چکا ہے۔۔۔"

ایس پی عمران خود وہاں آیا تھا۔۔۔ باہر اچھی خاصی فورس موجود تھی گھر کے اندر چند خواتین اور مرد اہلکار ہی آئے تھے۔۔

"امی میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتی اسوہ کے بارے میں۔۔۔"

باہر سے آتی آوازوں پر اس کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔

المیرہ ابھی پہلے ٹروما سے ہی نہیں نکل پائی تھی کہ پولیس اسٹیشن جانے کے خوف سے وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔ اس نے تو بھلائی کرنی چاہی تھی اس بچی کے ساتھ۔۔۔ جواب اسی کے گلے پڑ گئی تھی۔۔۔۔

"محترمہ آپ کیسے کچھ نہیں جانتیں۔۔۔ جس جنگل میں جانے والے افراد کی آج تک لاشیں بھی نہیں ملیں تم وہیں سے زندہ واپس لوٹی ہو۔۔ اور تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ بہت اچھی طرح سے رکھا گیا ہے تمہیں۔۔۔"

عباد کے روکنے کے باوجود وہ ایس پی اور خاتون انسپکٹر روم میں آچکے تھے۔۔۔

المیرہ کو ان کو اپنے وجود کا ایکسرے کرتی عجیب سی نگاہوں سے وہ بہت بری طرح سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کے ساتھ جنگل میں بالکل تنہا تھی۔۔۔ اتنا خوف تو اسے اس مافیہ کے سردار سے بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ جو ہر طرح سے برائی کا شکار تھا۔۔۔

مگر اس وقت اپنے فیانسی اور ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی ان پولیس والوں کی نظریں اس کا دل ہولا کر رکھ گئی تھیں۔ ان کی

نظروں سے اسے اپنے وجود پر چیونٹیاں سی چلتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

عباد بھی اسے بہت پریشان سا لگا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں اس لمحے المیرہ کو اجنبیت سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔شاید وہ بھی ان پولیس والوں کی بات سے اتفاق کرتا تھا۔۔۔۔اس کا دل چاہا تھا وہ واپس اسی جنگل میں بھاگ جائے۔۔۔

"المیرہ تم فکر مت کرو۔۔۔وہاں کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔تمہیں صرف پولیس والوں کے تمام سوالوں کے سچ سچ جواب دینے

ہو نگے۔۔۔ کچھ بھی مت چھپانا۔۔۔ اگر اس بچی کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہو تو مجھے بتادو۔۔۔ میں تمہیں بچالوں گا۔۔۔"

عباد اس کا خوف دیکھ قریب آیا تھا۔۔۔ وہ اسے بچانے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔ وہ بہت حد تک اپنی ماں کی باتوں کے زیر اثر آچکا تھا۔۔

المیرہ نے بہتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کتنے فخر سے بولا تھا اس نے اس شخص کے سامنے کے اس کا منگیتر اسے ضرور ڈھونڈلے گا۔۔۔

جبکہ یہ شخص تو اس کا ٹھیک سے دفاع بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ بلکہ الٹا اس سے ہی سوال کر رہا تھا۔۔۔ بچپن سے جاننے کا دعویٰ اور محبت میں جان تک لوٹا دینے کے وعدے اس وقت بودے سے معلوم ہوئے تھے المیرہ کو۔۔۔۔

اس ایس پی کی نظر بیڈ کے ایک جانب رکھی جیکٹ اور شال پر پڑی تھی۔۔

"یہ کس کی ہے۔۔۔؟؟"

وہ بہت بیش قیمت جیکٹ اور شال تھیں۔۔۔ وہاں موجود تمام افراد کے لباس اس کی نسبت بہت معمولی تھے۔۔۔

"یہ اسی لڑکی کے پاس تھی جب سے واپس لوٹی تو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ عباد کوئی بات بناتا شمیم آرا جلدی سے بول پڑی تھیں۔۔۔ خدیجہ بیگم نے دکھ بھری نگاہوں سے اس عورت کو دیکھا تھا۔۔۔ جو ان کی اور ان کے بچوں کی خوشیاں کھا گئی تھی۔۔

"یہ جنگل میں شاپنگ مال کب سے کھل گیا اور وہ بھی خالی ہاتھ ایسی جینٹس کی چیزوں کی خریداری۔۔۔ عباد صاحب آپ اب بھی چاہتے ہیں ہم اس لڑکی پر شک نہ کریں۔۔۔ آپ کی وجہ سے اسے مہلت دے رہا تھا۔۔ پر اب تو اسے ہمارے ساتھ جانا پڑے گا۔۔۔

"

وہ ایس پی المیرہ کو عجیب سی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"نن نہیں میری بچی بے قصور ہے میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔"

خدیجہ بیگم اسے مضبوطی سے تھام گئی تھیں۔۔۔

المیرہ نے مڑ کر خدیجہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ پھر میرے ساتھ کیسے غلط ہو سکتا ہے۔۔۔"

المیرہ ان کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوا کر بیڈ سے اٹھتی قریب آتی خواتین پولیس اہلکار کے ساتھ وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔ کمرے

سے باہر عبدل صاحب بھی کھڑے تھے۔۔۔ جنہوں نے اس کی جانب نگاہیں اٹھانا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔ دروازے سے نکلنے سے پہلے اس نے روتے ہوئے ایک دھندلی نگاہ اپنے باپ پر ڈالی تھی۔۔۔ جو اپنی جگہ پر آج بھی پہلے دن کی طرح بے حس بنا کھڑا رہا تھا۔۔۔

شمیم آرا نے ان کا بازو مضبوط سے تھام رکھا تھا۔۔۔ انہوں نے عبدل صاحب کو اس معاملے میں پڑنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔ جیسے وہ ان کی بیٹی نہ ہو کوئی غیر ہو۔۔۔

گیٹ سے نکلتے وقت اسے لگا تھا جیسے کمرے کی چوکھٹ پر کھڑی خدیجہ بیگم غش کھا کر گری ہوں۔۔۔

"میری امی۔۔۔۔میری امی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے مجھے جانے دیں۔۔۔۔"

المیرہ ان کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔جو اس کے چلانے اور واپس جانے کی کوششوں پر اب گھسیٹتے ہوئے اسے گاڑی کی جانب لے جانے لگی تھیں۔۔۔

"مصباح پلیز امی کو دیکھو۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

مصباح اسی وقت اپنے گھر سے نکلی تھی۔۔۔وہ اس کی بہنوں جیسی دوست تھی۔۔۔اپنے ماں باپ کے سختی سے منع کرنے کے باوجود خود کو باہر آنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔جہاں اس وقت پورے محلے کے لوگ جمع ہو کر المیرہ کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں سنبھالتی ہوں انہیں۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔"

مصباح اس کی حالت دیکھ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

المیرہ اس وقت پنک لباس میں ملبوس تھی۔۔۔اس کا سر پر پڑا دوپٹہ اس وقت اس کے سنہری بالوں سے پھسل گیا تھا۔۔۔

اسے گاڑی میں ڈالتے اگلے چند لمحوں کے اندر گاڑیاں تیزی سے وہاں سے نکل آئی تھیں۔۔۔

عباد بھی اپنی گاڑی میں ان کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

مصباح خدیجہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔۔جو زمین پر بے ہوش پڑی تھیں۔۔

شمیم آرا کی چھوٹی بیٹی جو کبھی اپنی ماں کی باتوں میں نہیں آئی تھی۔۔۔اسی وجہ سے اس کے اندر انسانیت بھی قائم تھی۔۔۔وہ خدیجہ بیگم کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جو بالکل بے سدھ ہو چکی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیسا ہے میرا یار۔۔۔؟؟"

اسماعیل پر جس پولیس آفیسر نے قتل کا کیس ڈالا تھا۔۔۔اس نے عدالت میں ہوئی پیشی پر سارا الزام اپنے سر لیتے اسماعیل کو بے گناہ قرار دے دیا تھا۔۔۔یہ سب کچھ ایس پی گلشن کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

جو بہرام غزنوی کی محبت میں بری طرح سے گرفتار تھی۔۔۔پر یہ بھی جانتی تھی کہ اسے اس شخص سے کچھ نہیں ملنے والا تھا۔۔۔اسے جیسے ہی پتا چلا تھا کہ اسماعیل بہرام کا دوست ہے اس نے فوراً سے یہ

ساری گیم چلاتے بہت سارے رسک لیتے بہرام غزنوی کو متاثر کرنے کی یہ چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بہت مختلف انسان تھا۔۔۔اسے اس جیسی لڑکیوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔وہ عورتوں کو صرف چند لمحوں کی تسکین کا ساماں سمجھتا تھا۔۔۔

زندگی بھر کسی عورت کو اپنا جیون ساتھی بنا کر ساتھ رکھنا اسے دنیا کا سب سے مضحکہ خیز کام لگتا تھا۔۔۔

اسماعیل اس وقت ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑا تھا جب بہرام اس سے ملنے آیا تھا۔۔۔ ایس پی گلشن جیسے اس کی اس آمد کی توقع کر رہی تھی۔۔۔۔ اس لیے وہ پہلے سے وہاں موجود تھی۔۔۔

"ایس پی صاحبہ نے بہت ساتھ دیا ہے میرا قید میں۔۔۔"

اسماعیل نے بہرام کا دھیان گلشن کی جانب دلایا تھا۔۔۔

"ویلڈن۔۔۔۔ آئم امپریسڈ ایس پی گلشن۔۔۔۔ مجھے امید ہے ہم آگے بھی ایسے ہی اشتراک کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

بہرام نے اس کی جانب سپاٹ نگاہوں سے دیکھتے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے اسے داد دیتے جو الفاظ ادا کیے تھے گلشن نہال ہوئی

تھی۔۔۔اس شخص کے اتنے الفاظ بھی اس کے لیے بہت بڑی بات تھی۔۔۔اس کا دن بن چکا تھا۔۔۔اس نے نثار ہوتی نگاہوں سے بہرام غزنوی کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"وائے ناٹ سر۔۔۔میرے لیے انتہائی خوشی کی بات ہو گی۔۔۔"

ایس پی گلشن ایکسائٹمنٹ میں اس کا ہاتھ چھوڑنا بھول چکی تھی۔۔۔

"جی میرے لیے بھی اگر آپ ہاتھ چھوڑیں گی تو۔۔۔"

اس کی سرد نگاہوں اور بے لچک لہجے پر گلشن شرمندہ ہوتی فوراً سے اس کا ہاتھ چھوڑ چکی تھی۔۔۔اسماعیل چہرا جھکاتے اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔۔۔وہ اپنے دوست کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔جسے

لڑکیوں کی ایسی اداؤں سے سخت چڑھ تھی۔۔۔وہ غلط کام بھی کرتا تھاتو ایمانداری سے کرتا تھا۔۔۔

ایس پی گلشن نے اپنے پیشے سے بے ایمانی کر کے اس کی مدد کی تھی۔۔۔اس کے دوست کی جان بچ گئی تھی۔۔۔اس کے لیے خوشی کا باعث تھی۔۔۔پر اس لڑکی سے وہ ہر گز متاثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

ایس پی گلشن اس کے تیور دیکھ تھوڑی دیر بعد ہی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"ایسی کتنی ہی لڑکیاں تمہاری ایک نظر کرم کے لیے تڑپ رہی ہیں۔۔۔اور تم ہو کہ جنگلات میں نکل نجانے کونسا سکون ڈھونڈھتے ہو۔۔۔"

اسماعیل ہی تھا جو اب تک اس کی نائٹ ڈیٹس ارینج کرتا تھا۔۔۔وہ اس کے لڑکیوں کے حوالے سے ٹیسٹ سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔۔

"جنگلات میں اس سے بھی زیادہ حسن ہے۔۔۔تم کیا جانو۔۔۔"

وہ اسماعیل کے طنز کا جواب اسی کے انداز میں دیتا اس کے قریب کرسی گھسیٹ کر آن بیٹھا تھا۔۔۔ہاتھ میں جلتا سیگریٹ ابھی بھی

موجود تھا۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ اس وقت ہاسپٹل میں ایک بیمار انسان کی عیادت کرنے آیا ہے۔۔۔

جس جگہ پر وہ شراب اپنے پاس نہیں رکھ پاتا تھا۔۔۔وہاں پھر ایسے ہی سیگریٹ پھونک کر پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔

"جنگل کی وہ حسین بدروحیں تم جیسے جن کو ہی نصیب ہوں۔۔۔ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔۔۔"

اسماعیل کے چڑنے پر اس کے لبوں پر ایک دم سے مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔بے اختیار جنگل میں بھٹکتی وہ ایک ڈری سہمی خوفزدہ سی سنہرے بالوں والی بدروح یاد آئی تھی۔۔۔

"جلدی سے ٹھیک ہو تم۔۔۔ یہ ہاسپٹل وغیرہ میں آنا سخت ناپسند ہے مجھے۔۔۔ دوبارہ نہیں آؤں گا میں۔۔۔"

اسماعیل کی طبیعت ابھی ناساز تھی۔۔۔ ڈاکٹرز ابھی اسے گھر میں شفٹ کرنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔ اسی خاطر بہرام کو یہاں آنا پڑا تھا۔۔۔ جبکہ اسماعیل اس کی بات پر سینے پر ہاتھ رکھتا اس کا احسان بجا لایا تھا۔۔

بہرام غزنوی ایسا ہی تھا۔۔۔ وقت آنے پر وہ اپنے قریبی لوگوں پر جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر کبھی کسی پر اپنی فکر ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وائٹ کلر کا خوبصورت سا پیلس دور سے ہی جگمگا رہا تھا۔۔ جس کے اردگرد بنا سبزہ اور باغات اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔ چار سے پانچ کے قریب گاڑیوں کا قافلہ اس پیلس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

اردگرد کھیتوں میں کام کرتے لوگ مڑ مڑ کر ستائشی نگاہوں سے اس شخص کی شان و شوکت ملاحظہ کر رہے تھے۔۔۔ جو سیاہ شیشوں کے پیچھے سے دکھائی نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

سیٹ کی پشت پر سر رکھے وہ آنکھیں موندے مسلسل سیگریٹ پیئے جا رہا تھا۔۔۔اس جانب آتے وہ شراب کو ہاتھ تک نہیں لگاتا تھا۔۔۔

اگر اس کی پیاری خانم کو پتا چل جاتا اس بارے میں تو انہوں نے اس سے خفا ہو جانا تھا۔۔جو وہ کسی قیمت پر افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اس پوری دنیا میں اگر اس کے نزدیک کسی کی اہمیت تھی تو وہ صرف اس کی خانم تھیں۔۔۔جن کے آگے وہ جوابدہ بھی ہوتا تھا اور ان کے خفا ہو جانے پر خوفزدہ بھی۔۔۔

اس کے سارے سیاہ دھندے اس گاؤں کی حدود سے باہر تھے۔۔۔جب بھی وہ یہاں آتا تھا۔۔۔بالکل الگ انسان بن جاتا تھا۔۔۔

غزنوی خاندان کے نام سے سجے بڑے سے بورڈ کے سامنے سے
گاڑی گزرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

جہاں آج بھی اس کے استقبال کے لیے خانم کھڑی ضرور تھیں۔۔۔
مگر ان کی صبیحہ صورت پر خفگی بھرے تاثرات چھائے ہوئے
تھے۔۔

"کیا ہوا میری خانم خفا نظر آتی ہیں۔۔۔؟؟"

اس سے بنا بات کیے وہ اس کا ماتھا چومتیں اس کے کشادہ مضبوط سینے
پر سر رکھ گئی تھیں۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔ چلیں اندر۔۔۔"

اسے بہت ہی محبت سے ملتیں وہ اسے لیے اندر آگئی تھیں۔۔۔ مگر چہرے پر ابھی بھی ویسے ہی خفگی بھرے تاثرات تھے۔۔۔ بہرام کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اس خفگی کی وجہ کیا ہے۔۔۔؟؟"

اندر بیٹھے نفوس بھی اسے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اس کی آمد کا سن کر سب ہی وہاں اکٹھے ہو جاتے تھے۔۔

اپنا رخ روشن بہت کم دکھاتا تھا۔۔۔ پر وہ سب کو بہت عزیز تھا۔۔

"آپا کی بھیجی گئی ساری لڑکیاں کی تصویریں ریجکٹ کر دی ہیں آپ نے۔۔۔ اسی لیے ناراض ہیں وہ۔۔۔"

سمیعہ ممانی نے اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر بہرام کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"خانم کیوں پھنسانا چاہتی ہیں مجھے اس شادی بیاہ کے چکروں میں۔۔۔ آپ اچھے سے جانتی ہیں میں نبھا نہیں پاؤں گا۔۔۔"

وہ ان کو اپنے بازو کے حصار میں لیتے بولا تھا۔۔۔ جس پر انہوں نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے پوری امید ہے آپ اس خاندان کے سارے مردوں سے زیادہ اچھی طرح سے اپنا ازدواجی رشتہ نبھائیں گے۔۔۔۔"

خانم کی بات پر اس کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ گناہوں میں لتھڑا ہوا شخص تھا۔۔۔ آج تک نجانے کتنی لڑکیاں اس کے بستر کی زینت بن چکی تھیں۔۔۔ اسے کوئی گھر بسانے والی پارسا اور نیک لڑکی بھلا کیسے مل سکتی تھی۔۔۔

اور جس قدر اکھڑ مزاج اور غصے کا تیز وہ تھا۔۔۔ کوئی مل بھی جاتی تو اس نے ٹک نہیں پانا تھا۔۔۔

خانم جب بھی اس کی جانب تصویریں بھیجتی تھیں۔۔۔وہ ایسے ہی ری جیکٹ کر دیتا تھا۔۔۔

جس پر وہ ہر بار اس سے خفا ہو کر پھر خود ہی مان بھی جاتی تھیں۔۔

"بہرام بھائی آپ کو کس ٹائپ کی لڑکی پسند ہے۔۔۔ کبھی خیال تو آیا ہو گا کہ ایسی بیوی ہونی چاہیے۔۔۔"

علیشبہ جو اس کے ماموں زاد کزن کی بیوی تھی اپنے دو سالہ بیٹے صائم کو اٹھائے وہاں آن بیٹھتے تھوڑا جھجھکتے ہوئے یہ سوال کر گئی تھی۔۔۔ اس ڈر تھا کہیں بہرام کو اس کی بات بری نہ لگ جائے۔۔۔

بہرام کافی سخت مزاج کا تھا۔۔۔ اس سے سب لوگ اتنا کھل کر بات نہیں کر پاتے تھے۔۔ اس کی شخصیت کا رعب و دبدبہ ہی ایسا تھا اور خاص کر اس کی بولتی نگاہیں۔۔۔ اچھا خاصہ انسان اپنا اعتماد کھو دیتا تھا اس کے آگے۔۔۔

وہ آرام سے بھی بات کرتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے غصہ کر رہا ہو۔۔۔

علیشبہ کی بات پر بہرام کی آنکھوں میں ایکدم سے ایک عکس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

آنسوؤں بھری خوفزدہ سی آئس بلو آنکھیں، سنہری بال اور دھان پان سانازک وجود۔۔۔

آج تک کبھی کوئی لڑکی اس طرح اس کی دماغ میں نہیں ٹھہری تھی۔۔ جیسے پچھلے دو دنوں سے اس لڑکی نے اسے ستار کھا تھا۔۔۔

"چاچو۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دے پاتا چھ سالہ ایشا اسے وہاں دیکھتی خوشی سے چہکتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"ارے میرا بچہ کیسا ہے۔۔۔"

وہ آگے کو ہوتا اسے اپنی گود میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

"چاچو آپ کو پتا ہے خانم نے مجھے میری فیورٹ ڈول کی سٹوری بک لا کر دی ہے۔۔۔"

وہ اسکی گود میں چڑھی اسے ہاتھ میں پکڑی سٹوری بک دکھانے لگی تھی۔۔۔

"اچھا کونسی فیورٹ ڈول ہے آپ کی۔۔۔۔"

بہرام صرف اس کی ہر بات بہت غور سے سنتا تھا۔۔۔ اسے بچوں سے بہت زیادہ پیار تھا۔۔۔ اس نے اپنے آخری حربے کے طور پر منسٹر کی بیٹی کو کڈنیپ کرنے کا حکم دیا تھا۔۔۔ پر اسے زرا سی بھی تکلیف پہنچانے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

"یہ دیکھیں کتنی بیوٹی فل ہے یہ۔۔۔ مجھے بھی ایسے بال چاہیے چاچو۔۔۔"

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی سٹوری بک اس کے آگے لہرائی تھی۔۔ اس گڑیا پر بہرام کی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

"کیا نام ہے آپ کی اس فیورٹ ڈول کا۔۔۔"

اس نے ایشا کے ہاتھ سے وہ بک لیتے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر سنہری بالوں والی بہت ہی خوبصورت سی گڑیا پنک فراک پہنے کھڑی تھی۔۔۔ اس کی سنہری بالوں والی گھنی چٹیا اس کے سینے پر پڑی تھی۔۔۔

بہرام کو خود بھی اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ وہ اس تصویر میں نظر آتی گڑیا کو گھورے جا رہا ہے۔۔۔

"راپن زل۔۔۔"

ایشا نے اسے خوش ہوتے بتایا تھا۔۔

"راپنزل۔۔۔"

بہرام کے لب ہولے سے مسکرائے تھے۔۔۔آنکھوں کے سامنے وہ پھر سے آن ٹھہری تھی۔۔۔

آئس بلو بھیگی آنکھیں۔۔۔

ایشا اس کی گود سے اترتی اب خوشی سے سب کو بتا رہی تھی کہ اس کے چاچو کو اس کی یہ ڈول پسند آگئی ہے۔۔۔اس سے پہلے وہ اس کی ہر ڈول میں ہی کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتا تھا۔۔۔

"آپا کی صبح اور شام بس اسی زکر میں کٹ رہی ہے کہ ان کے لاڈلے کو کوئی اچھی سی لڑکی پسند آجائے۔۔۔تاکہ وہ بہرام غزنوی کی اولاد کو اپنی گود میں کھلانے کی اپنی خواہش پوری کر سکیں۔۔۔۔"

تحسین ماموں نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اسی بات پر اپنا سر کھجا گیا تھا کہ اپنی خانم کی یہ خواہش تو وہ بنا شادی کیے بھی پوری کر سکتا تھا۔۔۔ ساری زندگی کسی لڑکی کو اپنے سر باندھنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔

لیکن اگر وہ اپنے ان نیک خیالات کا اظہار خانم کے سامنے ہر جاتا تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

وہ کیسا تھا یہ بات اس گھر کے سبھی افراد جانتے تھے۔۔۔ سوائے خانم کے۔۔۔

واجدہ خانم اس کی مرحومہ ماں کی خالہ زاد بہن ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی رضاعی ماں بھی تھیں۔۔۔ جنہوں نے اسے اپنی سگی ماں سے بڑھ کر پیار دیا تھا۔۔۔ جب اس نے اپنا گھر چھوڑا تھا تو وہی تھیں جنہوں نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔ اس کو اپنی ممتا بھری آغوش سونپی تھی۔۔۔

واجدہ خانم کے دو بھائی تھے۔۔۔ جو واجدہ خانم کی طرح اس کے امیر کبیر باپ داؤد غزنوی کے ڈسے ہوئے تھے۔۔۔ انہیں داؤد غزنوی کے غنڈوں نے ان کے گھروں سے بے گھر کر دیا تھا۔۔

اپنی ماں کے مرنے کے بعد بہرام پوری طرح اپنے باپ سے بد ظن ہو چکا تھا۔۔۔اس کی نفرت کی کئی وجوہات تھیں۔۔۔ مگر داؤد صاحب اپنے اکلوتے بیٹے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔وہ ایک بہت پاور فل سیاستدان تھے۔۔۔ہمیشہ ہر میدان مارنے والے اپنے بیٹے کی نفرت کے آگے بری طرح ہار گئے تھے۔۔۔

ان کا یہی ماننا تھا کہ ان کے بیٹے کو ان کے خلاف ورغلانے والی واجدہ خانم اور اس کے بھائی تھے۔۔جو بہرام کے نام موجود اس کی ماں کی قیمتی وراثت ہتھیانہ چاہتے تھے۔۔۔۔

انہیں لوگوں کی وجہ سے ان کا بیٹا ان سے نفرت کرتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنی پوری طاقت استعمال کرتے ان لوگوں کو ختم کرنا چاہا تھا۔۔ مگر بہرام کے درمیان میں آن کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائے تھے۔۔۔

کیونکہ ان کا بیٹا ان سے نفرت کی سزا خود کو دیتا تھا۔۔۔

اسی لیے وہ اس معاملے میں بے بس ہو گئے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب واجدہ خانم بہرام پر جان چھڑکتی تھیں۔۔۔

انہوں نے کبھی بھی اسے اپنے باپ کے پاس جانے سے نہیں روکا تھا۔۔۔نہ ہی اسے ان کے خلاف کچھ بھی بولا تھا۔۔۔وہ خود بھی آج

تک نہیں جان پائی تھیں کہ ایک چودہ سالہ بچہ اپنے باپ سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی اپنے اندر ایک بہت بڑا اخلار کھتا تھا۔۔۔ خانم سے بہت زیادہ قریب ہونے کے باوجود بھی اس نے کبھی انہیں اپنے دل کے رازوں سے آگاہ نہیں کیا تھا۔۔

بہرام یہی سمجھتا تھا کہ وہ اس کی شہر میں گزرتی زندگی سے بے خبر ہیں۔۔۔ کیونکہ اس نے سب کو سختی سے منع کرر کھا تھا کہ وہ خانم کو اس حوالے سے کچھ نہ بتائیں۔۔۔ گھر کے سبھی لوگوں نے ہی اس کی بات مان رکھی تھی۔۔ مگر کچھ مہینے پہلے داؤد غزنوی نے خانم کو کال

کر کے بری طرح ذلیل کرتے ان کی تربیت پر انگلی اٹھائی تھی۔۔۔ کہ اگر وہ ماں ہونے کا زعم لیے ان کے بیٹے کو ان سے دور لے کر گئی تھیں تو پھر اسے اچھا انسان بنا پانے میں ناکام کیوں رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے خانم کو بہرام کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔۔۔ جو جان کر خانم کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ پورا ایک مہینہ سخت بیمار رہی تھیں۔۔۔ ان دنوں بہرام ملک سے باہر تھا اسی خاطر اسے خبر نہیں ہو پائی تھی اور خانم نے بھی سب کو منع کر دیا تھا۔۔۔

وہ شدید اذیت کے زیر اثر تھیں۔۔۔ اور اس سب کا قصور وار خود کو ہی مانتی تھیں۔۔۔ خانم اپنی شادی کے ایک سال بعد ہی اپنے

شوہر کو ایک ایکسیڈنٹ میں کھو چکی تھیں۔۔۔انہیں دنوں ان بیٹی پیدا ہوئی تھی۔۔۔جو بہرام کے ہی ہم عمر تھی۔۔۔۔وہ بہت زیادہ کمزور اور بیمار ہونے کی وجہ سے بہت کم وقت زندہ رہ پائی تھی۔۔۔

خانم اپنی اجری گود پر صدمے کا شکار تھیں۔۔۔۔جب شہر بانو نے ان کی گود میں بہرام کو ڈال دیا تھا۔۔۔

شہر بانو ان دنوں بہت بیمار رہتی تھیں۔۔۔بہرام کو شروع دنوں میں خانم نے ہی سنبھالا تھا۔۔۔

بہرام کو شروع سے ہی دو ماؤں کا پیار ملا تھا۔۔۔

جس کے بعد اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے کے بجائے انہوں نے اپنی پوری زندگی بہرام کے لیے وقف کر دی تھی۔۔۔

اور اب اس کی تباہ شدہ زندگی کے بارے میں جان کر وہ اندر سے پوری طرح ٹوٹ چکی تھیں۔۔۔ وہ ناکام رہی تھیں۔۔۔۔

لیکن پھر بہرام کی خاطر ہی انہوں نے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔ اسکے سامنے انہوں نے اس بات کو کبھی نہیں لایا تھا۔۔۔ ان کی اب بس یہی کوشش تھی کہ بہرام کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر لے۔۔۔ ایسی لڑکی جو اسے سنبھال لے۔۔۔ اسے ہر برائی سے نکال دے۔۔۔

انہوں نے خاندان برادری کی اچھی سے اچھی لڑکی کی تصویر لا کر اسے دکھائی تھی۔۔۔اس نے سب کو ہی ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔۔جس کے بعد وہ اب مزید پریشانی کا شکار تھیں۔۔۔نجانے بہرام اپنے آپ کو کس بات کی سزا دے رہا تھا۔۔

اپنی دنیا اور آخرت دونوں برباد کر کے۔۔۔

تحسین صاحب اور اعجاز صاحب کو وہ بہت عزت دیتا تھا۔۔۔

اس گھر کے لوگوں کو وہ بالکل اپنی فیملی ہی مانتا تھا۔۔۔

تحسین صاحب اور سمیعہ بیگم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔

وجاہت کی شادی اس کی خالہ زاد علیشبہ سے ہوئی تھی۔۔۔ جن کے دو بہت ہی پیارے بچے ایشا اور صائم تھے۔۔۔ بہرام کو ان سے بہت پیار تھا۔۔۔ دوسرے نمبر پر ارسلان تھا۔۔۔ جو بہرام کا ہی ہم عمر اور اس کا بہترین دوست تھا۔۔۔ رامین تیسرے نمبر پر تھی۔۔۔ جو ان دنوں یونیورسٹی پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

اعجاز صاحب اور نائمہ بیگم کا ایک بیٹا خرم اور بیٹی مہوش تھی۔۔۔۔ مہوش اور رامین ایک ہی یونی میں تھیں۔۔۔

بہرام نے اپنی ساری زمینں، تمام باغات اور اس ایریا میں آتی فیکڑیاں ان لوگوں کے حوالے کرر کھی تھیں۔۔۔ اس نے آج تک

کبھی ان سے کسی بھی حوالے سے حساب نہیں مانگا تھا۔۔۔ لیکن تحسین صاحب اپنا حصہ نکال کر باقی اماؤنٹ اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتے تھے۔۔۔۔

وہ خانم کو تمام نفع اور نقصان سے آگاہ رکھتے تھے۔۔۔ بہرام کو وہ سب لوگ بہت عزیز تھے۔۔۔ کیونکہ وہ سب اس کی خانم کے قریبی تھے۔۔۔

"خانم۔۔۔۔"

خانم نماز پڑھنے اپنے روم میں آگئی تھیں۔۔۔۔ بہرام جو آج وہ بہت چپ چپ اور پریشان سی لگی تھیں۔۔۔اسی خاطر وہ ان کے پیچھے ان کے روم میں آگیا تھا۔۔۔

اس کا خوشگوار موڈ دیکھ خانم نے پھر سے اس کی شادی کا ذکر چھیڑنا چاہا تھا۔۔۔۔

"خانم پلیز۔۔۔ابھی مجھے اس بات کے لیے فورس مت کریں جو میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اس دنیا میں کوئی ایسی لڑکی بنی ہی نہیں ہے جو میری بیوی بن سکے۔۔۔ آپ جانتی ہے میں رشتے نبھانے میں کتنا اناڑی ہوں۔۔۔۔"

وہ ان کے گود میں سر رکھتے بول رہا تھا۔۔۔

جس پر وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموشی سے اپنے لاڈلے کے وجیہہ نقوش کو تکے گئی تھیں۔۔۔۔

جو ان کی آنکھوں کے سامنے اپنی زندگی برباد کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے بچا پانے میں ناکام تھیں۔۔۔ اپنی اس بے بسی پر ان کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔۔۔

انہوں نے دوبارہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ وہ ان کی گود میں سر رکھتا سکون سے آنکھیں موندے گیا تھا۔۔۔ جو اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتیں خاموشی سے اسے تکتی رہی تھیں۔۔۔۔

وہ زیادہ بات کرنے کا شوقین نہیں تھا۔۔۔وہ جب بھی آتا تھا ایسے ہی ان کی گود میں سر رکھ کر سو جاتا تھا۔۔۔

خانم بھی پہروں بیٹھ کر اسے دیکھتی رہتی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ایس پی صاحب میں آپ کو کئی بار بتا چکی ہوں میں کچھ نہیں جانتی اسوہ کے بارے میں۔۔۔میں نے اسے وہاں سے بھگا دیا تھا۔۔۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ پولیس والوں کے پاس پہنچی تھی۔۔۔"

المیرہ بھوک اور پیاس سے نڈھال بمشکل بول پائی تھی۔۔۔اس کو پچھلے دو دن سے ٹارچر کیا جا رہا تھا۔۔

وہ لوگ اس سے اسوہ سے زیادہ یہ اگلوانے پر تلے ہوئے تھے کہ وہ رات کہاں رہی تھی۔۔۔ اس طوفانی بارش والی رات میں جنگل میں رہ کر بچ جانا ناممکن تھا۔۔۔ مگر المیرہ اس شخص کی ان سحر زدہ کر دینے والی نگاہوں کی آخری وارننگ یاد کرتے ابھی تک ان لوگوں سے وہ بات چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

"کیوں اپنی جان کی دشمن بنی ہوئی ہو۔۔۔ بتادو تم اس رات کسی کے ساتھ تھی۔۔۔ اس انسان کی شناخت بتادو۔۔۔۔ ورنہ ٹارچر کا اگلا مرحلہ برداشت نہیں کرپاؤ گی۔۔۔"

ایس پی اسے پھر سے ان دو لیڈیز کانسٹیبل کے حوالے کر تا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ ان سب پر منسٹر کی بیٹی کو ڈھونڈنے کے لیے پریشر ڈالا جا رہا تھا۔۔۔ پوری پولیس فورس گھن چکر بن کر رہ گئی تھی۔۔۔

بڑے نام جو اس معاملے میں انوالو تھے انہیں کچھ بھی نہیں کہا جا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کانسٹیبل اس کی حالت پر زرا سا بھی رحم کھائے بغیر مسلسل اسے بھوکا رکھے اس کے ساتھ برا سلوک رواں رکھے ہوئے تھیں۔۔۔ وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ

وہ اس بچی کے معاملے میں بے قصور تھی۔۔پر کچھ ایسا تھا جو وہ چھپا رہی تھی۔۔۔

المیرہ نے ان کی بات پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔جواب وہاں سے جاچکی تھیں۔۔۔دیوار کے ساتھ سر ٹکائے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔عباد ان دو دنوں میں تین سے چار بار اس سے ملنے آچکا تھا۔۔۔ہر بار اس کا یہی سوال ہوتا تھا کہ وہ بتا کیوں نہیں دیتی کہ رہ رات کہاں رہی تھی۔۔۔۔وہ بھی یہی جاننے کو بے تاب تھا۔۔۔

اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں نہیں بتا پارہی تھی اس شخص کے بارے میں۔۔۔۔

سب بتا کر اپنی جان چھڑوا لیتی۔۔۔ مگر پھر اسے ان سحر زدہ کر دینے والی نگاہوں کی وارننگ یاد آئی تھی۔۔۔ جو ان سب لوگوں سے زیادہ خوفزدہ کر دینے والی تھی۔۔۔

"کیا کروں کہاں پھنس گئی میں۔۔۔؟؟؟"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ اس کا پورا جسم زخموں سے چور تھا۔۔۔ وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔

اسے پتا چلا تھا کہ سکول کے باقی سٹاف کو بھی ایک دن جیل میں رکھا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ سب بری الزمہ ہو کر گھر چلے گئے تھے۔۔۔ کیونکہ

ان سب میں سے کوئی اس کے جیسا نرم دل اور احسان رکھنے والا جذباتی انسان نہیں تھا۔۔

ان سب نے اپنے بارے میں سوچا تھا۔۔ اور اس خو غرضی سے بھری دنیا میں سکھی بھی تھے۔۔۔

"المیرہ۔۔۔"

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب اسے عباد کی پکار سنائی دی تھی۔۔

"خدیجہ مامی آئی سی یو میں ہیں۔۔۔ انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ ان کی حالت سیریس ہے المیرہ۔۔۔ تم ان لوگوں کو سچ بتادو۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

عباد کی بات سنتی وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔اس کی ماں تکلیف میں تھی۔۔۔

جبکہ عباد کے وعدوں پر اس نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اپنا پہلے وعدے تو نبھا نہیں پایا تھا۔۔۔

اب کس منہ سے دوبارہ یہ سب بول رہا تھا۔۔۔

المیرہ نے عباد کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔مگر اس کے جانے کے بعد اس نے ان پولیس والوں کے سامنے جنگل میں اپنے ساتھ گزرا سارا واقع کہہ سنایا تھا۔۔۔جو سنتے وہ سب شاک میں گھر گئے تھے۔۔۔

"نام کیا تھا اس کا۔۔۔؟"

ایس پی عامر نے کسی کو کال ملاتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتی۔۔۔"

اس نے سچ کہا تھا۔۔۔

"کیا یہ تھا وہ شخص۔۔۔"

پولیس کانسٹبل نے بہرام غزنوی کی تصویر اس کے سامنے کی تھی۔۔۔جو دیکھتے اس نے زور و شور سے سر ہلایا تھا۔۔۔

"ہاں یہی تھا۔۔۔"

المیرہ تصویر میں بھی اس کی سحر انگیز آنکھوں کو دیکھتی اپنی جگہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ تصویر میں بھی وہ آنکھیں ویسے ہی بولتی وارن کرتی معلوم ہوئی تھیں۔۔۔

المیرہ کو ایک انجانے خوف نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔ اس شخص کا خوف ہر خوف سے بھاری تھا۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔۔ بہت بڑا اور پاور فل آدمی ہے یہ۔۔۔ اس پر کوئی غلط الزام لگوا کر اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی نہ پھنسوا دینا۔۔۔"

ایس پی عامر کے ماتھے پر بھی پسینے کی بوندیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے اپنی ماں کی قسم میں نے جو بھی بتایا ہے وہ سب سچ ہے۔۔۔۔"

المیرہ چاہتی تھی اب وہ اسے جانے دیں۔۔۔ لیکن ان لوگوں کی تو

حیرت ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"وہ بہت بڑی سیاسی شخصیت کی بگڑی ہوئی اولاد ہے۔۔۔ کم ہی کسی

کو منہ لگاتا ہے۔۔۔۔ تمہیں ساری رات ایسے ہی اپنے پاس کیسے رکھ

لیا۔۔۔ ساتھ رکھنے کا معاوضہ بھی تو وصول کیا ہو گا۔۔۔۔

خوبصورت بھی تو بہت ہو تم۔۔۔۔"

وہ لیڈی کانسٹیبل جو پہلے اس سے سچ اگلوانے کے لیے جھوٹی ہمدردی

دکھا رہی تھی۔۔۔۔ اب اس کی بات سننے کے بعد اسے سر سے پیر

تک عجیب نگاہوں سے گھورتی چبھتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر وہاں کھڑے باقی تمام اہلکار قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے توہین کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ کتنے برے تھے یہ لوگ جنہیں ان کا محافظ کہا جاتا تھا۔۔۔

مگر اس وقت المیرہ کو ان لوگوں کے بیچ اپنا آپ بالکل بھی محفوظ نہیں لگا تھا۔۔۔ وہاں موجود عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔۔

"پلیز اب مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔میں نے سب سچ بتا دیا ہے۔۔۔"

المیرہ ان کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی تھی۔۔۔خدیجہ بیگم کا سوچتے اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔پتا نہیں اس کی ماں کو کس حال میں رکھا گیا ہو گا۔۔۔

ان کا ٹھیک سے علاج بھی کروایا جا رہا ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

اس کی بات پر ایس پی نے استہزایہ نگاہوں سے اسے دیکھتے کال ملا دی تھی۔۔۔المیرہ نے ایک دم سے اپنا دوپٹہ اپنے گرد مزید درست کیا تھا۔۔۔اسے اس شخص کی نگاہیں ٹھیک نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔

"سر آپ کو شک ٹھیک نکلا۔۔۔ آپ کی بیٹی کو بہرام غزنوی نے کی

کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے ساری بات بتادی ہے۔۔۔۔

اب آگے کیا حکم ہے۔۔۔۔"

ایس پی نے اس کی بتائی ساری بات منسٹر سیف اللہ کو بتادی تھی۔۔۔

جو سنتے دوسری جانب بھی ری ایکشن ویسا ہی تھا۔۔۔

"جی۔۔۔جی سر آپ یہاں آرہے ہیں۔۔۔ ہم اس لڑکی کو آپ کے

پاس ہی لے آتے ہیں نا۔۔۔"

ایس پی عامر منسٹر صاحب کی فوری طور پر وہاں آمد کا سنتے وہ سب

بوکھلا گئے تھے۔۔۔۔

المیرہ بھی حیران ہوئی تھی کہ وہ اتنا بڑا منسٹر اس سے ملنے وہاں کیوں آرہا تھا۔۔ آج تک وہ اپنی بیٹی کے اینول سے پرہی ان کے سکول میں چیف گیسٹ بن کر آیا تھا۔۔۔

وہ اس سے ایک دوبار مل چکی تھی۔۔ کیونکہ وہ اسوہ کی فیورٹ ٹیچر تھی۔۔۔

اپنے کہے کے کچھ دیر بعد وہ وہاں پولیس اسٹیشن میں المیرہ کے سامنے موجود تھے۔۔۔ اس شخص کی حالت دیکھ ایک لمحے کے لیے المیرہ کو بھی افسوس ہوا تھا۔۔۔۔ اسے بہرام غزنوی انتہائی برا لگا تھا۔۔۔۔

"مجھے یقین ہے آپ نے ابھی جو بولا وہ سب سچ ہے۔۔۔ آپ نے میری بچی کو بچانے کی کوشش کی جا چکر میں آپ اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئیں۔۔۔"

پہلی بار کسی انسان نے اس کے سامنے اس بات کا اقرار کیا تھا۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے ایک دم سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"بہرام غزنوی ایک بہت بڑا گینگسٹر ہے۔۔ پر آج تک کوئی اس بات کو ثابت نہیں کر پایا۔۔۔ وہ اپنے ناجائز کاموں کے لیے ایسے ہی ہم سب کو ڈرا دھمکا کر اور بلیک میل کر کے اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔۔۔

میں نے اس کی بات نہیں مانی تو اس نے میری بیٹی کو اغوا کر لیا۔۔۔وہ

بہت خطرناک آدمی ہے ہم سب حیران ہیں کہ اس نے آپ کو

ساری بات کیسے بتا دی تھی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ کو اس

کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔۔۔اس نے آپ کو بنا کوئی نقصان

پہنچائے ایسے ہی چھوڑ دیا۔۔۔"

منسٹر سیف اللہ کے چہرے پر بھی اس شخص کا خوف منڈلا رہا تھا۔۔۔

المیرہ حیران ہوئی تھی۔۔۔کیا شخص تھا وہ۔۔۔

میری بچی کو نجانے کس حال میں رکھا ہو گا اس نے۔۔۔ تم اگر چاہتی ہو کہ تم اس دلدل سے نکل جاؤ تو تمہیں ہمارا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔ اس شخص کے پاس جاکر میری بیٹی کو آزاد کروانا ہو گا۔۔۔"

منسٹر صاحب نے ایک دم سے اپنا پینترا بدلہ تھا۔۔۔ اس کی بات سنتے المیرہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ باقی سب کاری ایکشن بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ جبکہ وہ ایس پی جو آج رات انتہائی غلط ارادے رکھتا تھا المیرہ کے حوالے سے۔۔۔ وہ بھی اپنے ہاتھ مل کر رہ گیا تھا۔۔۔

"یہ خوبصورت حوریں اس دنیا میں صرف ان امیر زادوں کے نصیب میں ہی ہیں کیا؟؟"

اس کی یہ بڑبڑاہٹ اس کے ساتھ کھڑا اسسٹنٹ ہی سن پایا تھا۔۔

"سر جی یہ لڑکی بہت بے وقوف لگتی ہے۔۔۔جو بہرام غزنوی جیسی آسامی کو چھوڑ آئی۔۔۔اور یہاں جیل میں سڑ رہی ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اب بھی وہ جائے گی۔۔۔"

اسسٹنٹ کی بات ایس پی کو ٹھیک ہی لگی تھی۔۔۔یہ لڑکی بے وقوف تو بہت تھی۔۔۔۔

"سر مجھے وہ کیوں بتائے گا۔۔۔ آپ اس کو اریسٹ کروالیں نا۔۔۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ اس نے ہی آپ کی بیٹی کو اغوا کروایا ہے۔۔۔ اس نے مجھے خود یہ بات بتائی ہے۔۔۔"

المیرہ کی بات پر وہاں سب نے ہی اسے گھورا تھا۔۔۔ یہ لڑکی واقعی اتنی معصوم تھی یا صرف بننے کا ناٹک کر رہی تھی۔۔۔

"اسے اریسٹ کر پانا ناممکن ہے۔۔۔ اگر میری بیٹی واقعی اس کے پاس ہے تو جب تک وہ نہیں چاہے گا ہم میں سے کوئی اس وہ تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ اور شاید اس سے الجھنے کے چکر میں میں اپنی معصوم بچی کھو دوں۔۔۔"

اس کے سامنے بیٹھا وہ پاورفل شخص اس وقت بے بسی کا شکار تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے کنارے نم تھے۔۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹوں میں وہ بہرام غزنوی نامی اس شخص کے بارے میں جو جان چکی تھی۔۔۔اس کے بعد اس شخص کے سامنے جانے کے خیال سے ہی المیرہ کے اندر ہول اٹھنے لگے تھے۔۔۔

وہ شخص اتنا بڑا گینگسٹر تھا۔۔۔وہ اتنے خطرناک انسان کے ساتھ پوری رات گزار کے آئی تھی۔۔۔

جو صرف شراب کا ہی نہیں شباب کا بھی شوقین تھا۔۔۔ نجانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات تھے۔۔۔ المیرہ کو یہ سوچ کر ہی گھن محسوس ہوئی تھی اس شخص سے۔۔۔

لیکن یہاں اس کی بات سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ اسے واضح طور پر کہہ دیا گیا تھا کہ اگر وہ ان کی بات مان کر وہاں نہ گئی تو پھر اس جیل سے کبھی نہیں نکل پائے گی۔۔ اس کے کیسز ڈال کر اسے ہمیشہ کے لیے قید میں ڈال دیا جائے گا۔۔۔ المیرہ بری طرح بے بس کر دی گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کا چہرا گھوم رہا تھا۔۔ جس عورت نے ساری زندگی ان کی خاطر اذیت برداشت کی تھی۔۔۔ اور اب پھر سے وہ اسی کی خاطر تڑپ رہی تھیں۔۔۔۔ المیرہ بھتی آنکھوں کے ساتھ چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

"میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔ مجھے پہلے اپنی ماں سے ملنا ہے۔۔ پھر ہی میں اس شخص کے پاس جاؤں گی۔۔۔۔"

المیرہ کی بات پر سیف اللہ صاحب نے فوراً سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ پولیس والوں کے ساتھ ہی اسے پہلے ہاسپٹل جانے کی

اجازت ملی تھی اور پھر وہی لوگ اسے اس شخص کے ٹھکانے تک پہنچانے والے تھے۔۔۔

"سیف یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔بہرام کی نزدیک لڑکیوں اس کے چند لمحوں کی تسکین سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔۔۔یقیناً یہ لڑکی غلط بیانی سے کام لے رہی ہے۔۔۔میں اپنے بیٹے کی سنگدلی اور بے رحمی کا گواہ ہوں۔۔۔وہ کبھی بھی کسی لڑکی کے آگے اپنا آپ نہیں کھولے گا۔۔۔"

داؤد غزنوی تک بھی سیف اللہ صاحب نے یہ خبر پہنچادی تھی۔۔۔ جو اپنے بیٹے کے حوالے سے ہوئی ہے بات سے باخبر رہنا پسند کرتے تھے۔۔۔

سیف اللہ صاحب نے پہلے انہیں کی منت سماجت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے سے کہیں دشمنی میں ان کی معصوم بیٹی کو مت گھسیٹے۔۔۔ مگر داؤد صاحب نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے اس حوالے سے کوئی بات کی اور وہ بچی بہرام کے پاس ہی ہوئی تو وہ ان کی نفرت میں اس بچی کو ہی مار دے گا۔۔۔

"وہ لڑکی بہت منفرد سی ہے۔۔۔ شکل وصورت میں بھی اور رکھ رکھاؤ میں بھی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ بہت سادہ سے لڑکی ہے۔۔۔ اس کو وہاں بھیجنے میں ہمارا کیا جائے گا۔۔۔ اگر وہ جھوٹ بول رہی ہوئی تو بہرام کے ہتھے چڑھنے پر اسی کا نقصان ہو گا۔۔۔ اور اگر سچ کہہ رہی ہوئی تو ہمارا فایدہ۔۔۔ میری بیٹی تو مجھے واپس مل جائے گی۔۔۔"

سیف اللہ صاحب کی بات پر داؤد غزنوی کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔

انہیں بھی اب شدت سے انتظار تھا کہ کیا ہونے والا تھا اب۔۔۔ اگر یہ لڑکی اس امتحان میں کامیاب ہو جاتی تو ان کے لیے بھی ان کے بیٹے کے قریب ہونے کی ایک راہ ہموار ہو سکتی تھی۔۔۔

المیرہ خدیجہ بیگم کے پاس آتی انہیں مشینوں میں جکڑے دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"چلو۔۔۔ ابھی نکلنا ہے ہمیں۔۔۔۔"

اسے پانچ سے دس منٹ کی مہلت ملی تھی اپنی ماں کو دیکھنے کی۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔ اس کو کپڑے تبدیل کروا کر اس کا حلیہ درست کر دیا گیا تھا۔۔ وہ اس وقت آسمانی رنگ کے

سادہ سے شلوار سوٹ میں ملبوس وہ دوپٹے کو اپنے چہرے کے گرد لپیٹے خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔

اس شخص نے اسے وارننگ دی تھی کہ وہ کسی کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے۔۔۔۔

اسے دیکھ کر اجنبی بن جائے۔۔۔ مگر وہ تو پوری پولیس فورس کو اس کے پاس لے کر پہنچ گئی تھی۔۔۔

اس کے سامنے جانے کے خیال سے المیرہ کی ٹانگیں گاڑی میں بیٹھے بیٹھے کانپ رہی تھیں۔۔۔

"اترو اور اندر جاؤ۔۔۔ بہرام غزنوی کی ابھی اسی جگہ پر ہونے کی اطلاع ملی ہے۔۔۔"

اس کے ساتھ بیٹھی لیڈی کانسٹیبل نے اسے نیچے اتر کر اچھے خاصے فاصلے پر واقع بلڈنگ میں جانے کا کہا تھا۔۔۔ جس کے باہر ہی عجیب و غریب لائٹیں جل رہی تھیں۔۔۔ اس کلب کے اندر جاتے اور کچھ نشے میں جھومتے باہر نکلتے لڑکیوں لڑکوں کو دیکھتے المیرہ نے بے یقینی سے ان سب پولیس والوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"یہ تو ایل لیگل جگہ ہے۔۔۔ آپ سب کو اندر جا کر ان لوگوں کو اریسٹ کرنا چاہیے۔۔۔۔"

وہ اترنے کے بجائے حیرت زدہ سی بولی تھی۔۔۔

"بی بی کس دنیا کی ہو تم۔۔۔ بہرام غزنوی کے اس شہر کے سب سے بڑے کلب پر چھاپہ مار کر ہم نے اپنی وردیاں اتروانی ہیں۔۔۔"

لیڈی کانسٹیبل یاسمین تڑخ کر بولی تھی۔۔۔

"اب اتر بھی جاؤ اندر سے بہرام غزنوی تمہیں ریسیو کرنے نہیں آئے گا۔۔"

وہ انتہائی ناگوار لہجے رکھتی تھیں۔۔۔ انہیں دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ پڑھی لکھی خواتین ہیں۔۔۔ جاہلیت ان کے ہر انداز سے ٹپک رہی تھی۔۔

"کوئی ہوشیاری مت کرنا۔۔۔ اگلا بندہ بہت بڑی شے ہے۔۔۔

گردن دبانے سے پہلے سوچے گا نہیں۔۔۔ اور ہمارے یہاں ہونے کے بارے میں تو بالکل بھی مت بتانا۔۔۔ ورنہ وہ یہی سمجھے گا تم اسے نقصان پہنچانے کی خاطر یہاں آئی ہو۔۔۔"

وہ لوگ اسے اپنے فائدے کے مطابق ہدایت کر رہے تھے۔۔

کیونکہ کہیں نہ کہیں بہرام غزنوی کے ساتھ یہ کھیل کھیلے جانے پر ان کے اندر بھی خوف چھایا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ خاموشی سے نیچے اتر آئی تھی۔۔۔اس کے اترتے ہی وہ لوگ گاڑی کو مزید پیچھے لے جاتے گاڑی کی ساری لائٹس آف کر گئے تھے۔۔۔

المیرہ کو اس وقت اپنا آپ دنیا کا سب سے بے بس، تنہا اور کمزور انسان محسوس ہوا تھا۔۔۔ جس کے نہ تو باپ کو اس کی فکر تھی اور نہ ہی محبت کے بڑے دعوے کرنے والی فیانسی کی۔۔۔

جو پہلے ہی مقام پر پیچھے ہٹ چکا تھا۔۔۔ وہ اس غنڈے سے بھلا کیا امید رکھتی جو پہلے ہی اسے وارننگ دے چکا تھا۔۔۔

جس انسان کے سامنے جانے کی ہمت منسٹر صاحب نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔اس کے سامنے بعلی کا بکرا بنا کر اسے پیش کیا جا رہا تھا۔۔۔

پولیس والے تک نجانے کونسی بل میں چھپ گئے تھے۔۔۔

المیرہ کے ساتھ اس وقت آگے کنواں اور پیچھے کھائی والا معاملہ بنا ہوا تھا۔۔۔

اندر بجتے گانوں کی کان پھاڑتی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں۔۔۔

"استغفرُللہ۔۔۔اللہ جی معاف کر دیں مجھے۔۔۔یہ کیسی جگہ ہے۔۔۔؟؟"

اندر قدم رکھتے ہی اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔۔۔۔اور کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

وہاں لڑکیاں اور لڑکے انتہائی نازیبا حالت میں ایک دوسرے کے ساتھ لگے ڈانس کر رہے تھے۔۔۔اس نے تو کبھی کسی ایسی جگہ کا خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے ایک دم سے جھر جھری سی لی تھی۔۔وہ اپنے دوپٹے کا آنچل اپنے چہرے کے گرد مزید اچھے سے لپیٹ گئی تھی۔۔۔

وہاں مدھم روشنیوں اور اتنے سارے لوگوں کے بیچ بہرام غزنوی کو ڈھونڈنا انتہائی مشکل کام تھا۔۔۔۔

المیرہ کو وہ شخص دیکھنے میں جتنا مہذب لگا تھا۔۔۔اب آہستہ آہستہ اس کے بارے میں یہ سب جان کر وہ اسے اتنا کی برا لگنے لگ گیا تھا۔۔۔وہ حیران تھی کہ اتنے برے انسان کے ساتھ وہ اتنی محفوظ کیسے رہ گئی تھی۔۔۔

وہ ابھی تک سکڑی سمٹی وہیں دروازے کے ساتھ ایک جانب لگی کھڑی تھی۔۔۔اس کا بس ہیں دل چاہا تھا کہ الٹے قدموں یہاں سے واپس بھاگ جائے۔۔۔

"کتنے برے لوگ ہیں یہاں۔۔۔کیسے ڈھونڈوں میں اس بہرام غزنوی کو۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی کپکپاتی پلکوں سے ادھر ادھر دیکھتی تھی۔۔

آگے نظر آتے مناظر دیکھ شرم اور خفت سے واپس لوٹ آتی تھیں۔۔۔جب اچانک اس کی نظر دائیں جانب جاتی سیڑھیوں پر گئی تھیں۔۔۔۔اور اس کے چہرے کی رنگت مزید لال ہوئی تھی۔۔

وہ وہی تھا۔۔۔بہرام غزنوی۔۔۔۔

وہ کسی لڑکی کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔۔سیڑھیوں پر کھڑے وہ لڑکی اس کے ساتھ چپکی اس سے زیادہ بے باکی دکھا رہی تھی۔۔وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔۔۔

بہرام غزنوی کی گردن میں اس لڑکی نے دونوں بانہیں حمائل کر رکھی تھیں۔۔۔

وہ ناقابلِ اعتراض حد تک ایک دوسرے کے قریب تھے۔۔۔

المیرہ کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔ کانوں سے الاؤ اٹھ رہے تھے۔۔۔ وہ عجیب سی کیفیت کے زیر اثر ہوئی تھی۔۔

وہاں باقی بھی اس سے زیادہ برے انداز میں چپکے ہوئے تھے۔۔ اسے اتنا برا نہیں لگا تھا۔۔۔ جتنا سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھتے لگا تھا۔۔۔

وہ دونوں اب سیڑھیوں سے اوپر چڑھ چکے تھے۔۔۔المیرہ نے تیزی سے اس کے پیچھے جانا چاہا تھا۔۔

مگر اسے وہاں تک پہنچنے کے لیے اس بے حیائی کے دریا کو پار کرنا تھا۔۔ان سیڑھیوں تک جانے کا اسے اور ہوئی راستہ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔وہ اپنے آپ کو دوپٹے سے اچھی طرح کور کرتی کپکپاتی لرزتی ٹانگوں کے ساتھ بہت احتیاط سے آگے بڑھی تھی۔۔

وہ بنا کسی کو چھیڑے وہاں سے خاموشی سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی درمیان میں پہنچی کوئی شخص اس سے ٹکرا گیا تھا۔۔

المیرہ ایک دم سے گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔جب پیچھے سے قریب آتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

"یہ کون نئ حور پری آگئ یہاں۔۔۔وہ بھی ایسے لباس میں۔۔۔"

وہ شخص جو شراب کے نشے میں جھوم رہا تھا۔۔۔وہ اس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ المیرہ کو ٹچ کر پاتا وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"کلب میں آکر یہ پارسائی کا ڈرامہ کر کے ہمیں لبھانے کا کوئی نئ طریقہ ملا ہے تم لڑکیوں کو۔۔۔"

وہ لوگ اس کے گرد گھیرا تنگ کرنے لگے تھے۔۔۔وہ چار سے پانچ کے قریب افراد تھے

ارد گرد کھڑے باقی مرد اور عورتیں ہاتھوں میں شراب لیے اس منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ان سب کو ہی اس لڑکی کا انداز اور لباس اس کلب کے حوالے سے بہت عجیب لگا تھا۔۔۔

ان سب کی دلچسپی اس معاملے میں بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ لڑکی اپنا چہرا ابھی ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔

پر اس کا نازک سا متناسب سراپا جو خوف سے لرز رہا تھا۔۔اس نے ان سب کو ہی اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا۔۔

المیرہ کے دائیں جانب کھڑا شخص اس کے قریب آتا اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا اس کے چہرے سے دوپٹہ ہٹانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔المیرہ نے اسے دور رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اس پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔جب بے اختیاری اور بوکھلاہٹ میں اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس شخص کے منہ پر جا پڑا تھا۔۔۔

"قریب مت آؤ میرے۔۔۔۔"

یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ کچھ لمحے کے لیے تو وہ شخص بھی ساکت رہ گیا تھا جیسے تھپڑ پڑا تھا۔۔۔اوپر کھڑا بہرام غزنوی جس کے ساتھ

لگی ایک بہت بڑے سیاستدان کی بیٹی ہادیہ اس پر اپنا سب کچھ قربان

کرنے کو تیار تھی۔۔۔اس کی غیر ارادی نظر نیچے کے پورشن پر چلتے

ڈرامے پر پڑی تھی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ ہادیہ کو خود سے دور دھکیل گیا تھا۔۔۔۔

"راپنزل۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔۔وہ وہی تھی۔۔۔اس کے

بال دوپٹے کے پیچھے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی وہ کم روشنیوں

اور اس کے دوپٹے میں ڈھکے ہوئے چہرے کے باوجود پہچان گیا تھا

کہ یہ وہی لڑکی تھی۔۔۔

پر وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔؟؟

"بہرام کیا ہوا۔۔۔؟؟"

ہادیہ اسے پکارتی رہ گئی تھی۔۔۔ مگر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔ کیونکہ المیرہ نے جس شخص کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔ وہ اب اس کی کلائی دبوچ کر اسے گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ اندر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟"

بہرام ان کے قریب آتا اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ کے اشارے پر میوزک بند ہو چکا تھا۔۔۔

"اس لڑکی نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔"

وہ شخص بہرام کو وہاں دیکھ المیرہ کو اس کے آگے دھکیلتا غصے سے بپھرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

المیرہ جو بری طرح روتے اس سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس نے مڑ کر بہرام کو دیکھا تھا۔۔۔

ڈارک گرے پیرں ٹ شرٹ میں ملبوس وہ شخص چہرے پر قہر آلود تاثرات سجائے آج پہلے سے بھی زیادہ سحر انگیزی بکھیر رہا تھا۔۔۔ مگر المیرہ کی نگاہوں میں کچھ دیر پہلے دیکھا منظر یاد کرتے نخوت سی بھر گئی تھی۔۔۔

جب بہرام آگے ہوتا ایک زوردار پنچ اس کے چہرے پر رسید کرتا اسے پیچھے گرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔اس نے المیرہ کی کلائی دبوچ کر اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

المیرہ ایک دم سے اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا مگر بہرام کے اس کے گرد بنتے بازو کے حصار نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

"وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتی تھی جو تم اسے لے کر جارہے تھے۔۔۔ بولو؟؟؟"

المیرہ کو سائیڈ پر کرتا وہ اب اس شخص کو بری طرح سے پیٹ گیا

تھا۔۔۔باقی سب لوگ حیرت زدہ سے کھڑے بہرام غزنوی کا

جلال دیکھ رہے تھے۔۔۔کوئی بھی آگے نہیں آیا تھا۔۔۔

"میں نے بولا تھا یہاں کسی کے ساتھ بھی زبردستی کرنے کی اجازت

نہیں ہو گی۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں دھاڑتا سب کو وارن کر گیا تھا۔۔۔۔

سیڑھیوں پر آن کھڑی ہوتی ہادیہ بھی عجیب نگاہوں سے یہ منظر

دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ کون لڑکی تھی جسے بہرام غزنوی پروٹیکٹ

کرنے کے لیے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اس لڑکی کی صورت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

وہ بہت سخت گیر انسان تھا۔۔۔ غصے میں وہ اس سے بھی زیادہ برا بی ہیو کرتا تھا۔۔۔

مگر ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ بہت خوشگوار موڈ میں تھا۔۔۔ اس کے ساتھ کو کافی انجوائے بھی کر رہا تھا۔۔۔ پھر اچانک سے یہ کون لڑکی بیچ میں آگئی تھی۔۔۔۔

ہادیہ کوشش کی باوجود اس لڑکی کی صورت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔
جس کی کلائی اب بہرام اپنے آہنی شکنجے میں دبوچے اسے اپنے ساتھ

لیے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اس نے مینجر اور باقی سب کو ہی کلب فوری طور پر خالی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔۔۔اسے آج یہاں کوئی بھی نہیں چاہیے تھا۔۔۔

ہادیہ نے رکنا چاہا تھا کہ وہ بہرام غزنوی کے ساتھ ہے۔۔۔مگر اسے بھی نہیں رکنے دیا گیا تھا۔۔۔جس پر غصے سے تن فن کرتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔؟؟"

اسے اندر روم میں لا کر بیڈ پر پٹختا وہ باہر سے بھی ڈبل آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

المیرہ جو باہر ہوئے واقع سے ہی اچھی خاصی سہمی ہوئی تھی۔۔۔اب اس کی چلانے پر مزید خوفزدہ ہوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اسے چہرا دونوں ہاتھوں میں گرائے روتے دیکھ بہرام مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔روتے ہوئے بھی وہ اپنی کلائی کو دوپٹے سے رگڑ گئی تھی۔۔۔جہاں سے کچھ دیر پہلے بہرام نے اسے پکڑ کر اندر لایا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی سرزد کی جانے والی حرکت اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

وہ اندر تک کھول اٹھا تھا۔۔۔یہ لڑکی اسے کوئی اچھوت شے سمجھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے کہا تھا تم سے کسی کو میرے بارے میں کچھ مت بتانا۔۔۔ پھر یہاں کیسے پہنچی تم۔۔۔۔وہ پولیس والے باہر کیا کر رہے ہیں۔۔ تم ان کے ساتھ یہاں کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا اس کے آسمانی آنچل کو گھور رہا تھا۔۔۔جس نے آج ان سنہری بالوں کو اچھی طرح سے کور کر رکھا تھا۔۔۔وہ آج بھی اسی دن کی طرح ڈری سہمی ہوئی تھی۔۔۔آئس بلو آنکھیں پانیوں سے بھری اس کی جانب اٹھنے سے انکاری تھیں۔۔۔

بہرام تک اس کے باہر کھڑے گارڈز نے ساری خبر پہنچادی تھی۔۔۔ کہ یہ لڑکی پولیس والوں کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

اس کلب کے باہر دور دور تک اس کے گارڈز تعینات تھے۔۔ جو ہر آنے جانے والے پر نظر رکھتے تھے۔۔۔

"آپ کے جرم کی سزا مجھے مل رہی ہے۔۔۔ سب مجھ پر شک کر رہے ہیں کہ اسوہ کو میں نے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔ پچھلے دو دنوں سے مجھے جیل میں رکھا ہوا ہے انہوں نے۔۔۔۔"

وہ اس کے خفگی کرنے پر اب کی بار اپنی آئس بلو آنکھوں کو اس کی جانب اٹھانے کی گستاخی کر چکی تھی۔۔۔ اس کے اٹھنے کی وجہ سے سر

سے آنچل زرا ساڈھلکا تھا۔۔۔ سنہری بالوں کی جھلک بہرام غزنوی کی کھوجتی نگاہوں میں آن سمائی تھی۔۔

المیرہ آنسو صاف کرتے خفگی بھرے انداز میں اسے بتا رہی تھی۔۔۔ جبکہ بے دھیانی میں اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی وہ اس کی ان سحر زدہ کر دینے والی پر اسرار آنکھوں سے اپنی آنکھوں کو الجھنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

وہ بے خود سی ان ہیزل آنکھوں کے طلسم میں جکڑی گئی تھی۔۔۔

بہرام جو اس کی بات سن کر اچھے خاصے غصے کا شکار ہوا تھا۔۔ ان آئس بلو آنکھوں کی گڑ گڑاہٹ اور کپکپاہٹ اسے عجیب سے احساس

سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔ان سنہری بالوں کی جھلک اسے اچھا خاصہ خوشگوار احساس بخش گئی تھی۔۔۔

"ان کی اتنی ہی اوقات ہے۔۔۔ مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔۔۔ ان لوگوں کا زور صرف مظلوم لوگوں پر ہی چلتا ہے۔۔۔"

وہ اپنی مٹھیاں بھینچتا اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں بے اختیار المیرہ کے پیر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جس کا زخم شاید اب بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔

"پلیز میری مدد کریں۔۔ میری ماں ہاسپٹل میں بے یارومددگار پڑی ہے۔۔۔ یہ لوگ مجھے ان سے بھی نہیں ملنے دیں گے۔۔۔ کہتے ہیں ہمیشہ کے لیے جیل میں ڈال دیں گے اگر آپ سے اپنی بات نہ منوا سکی تو۔۔۔ میں نے تو اسوہ کی صرف ہیلپ کرنی چاہی تھی اور اتنی بڑی مصیبت میرے سر ڈال دی گئی۔۔ ان سب کو بتا چکی ہوں کہ میں بے قصور ہوں اصل قصوروار آپ ہیں۔۔ آپ کو اریسٹ کریں۔۔۔ مگر یہ پھر بھی مجھے ہی قید کیے ہوئے ہیں۔۔۔"

المیرہ کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ آنسوؤں کے بہاؤ میں وہ کیا بول گئی تھی۔۔۔

بہرام کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ واپس پلٹتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

اسے اس بات پر غصہ کرنا چاہیے تھا۔۔۔پر وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کا پورا پول کھول آئی تھی۔۔۔پولیس والوں کو اسے اریسٹ کرنے کا کہتی رہی تھی۔۔۔بہرام کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔

اسے یاد آیا تھا کہ پچھلے دو دن میں وہ اتنا نہیں مسکرایا تھا جتنا ان چند لمحوں میں مسکرا دیا تھا۔۔۔

سیگریٹ لبوں میں دبائے وہ اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی

دونوں ہاتھوں گود میں رکھے بیڈ پر بیٹھی امید طلب نگاہوں سے اس

کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم پولیس والوں کے آگے میرے خلاف بیان دے آئی ہو۔۔۔

اور چاہتی ہو میں اب بھی تمہاری مدد کروں۔۔۔"

وہ اس کی جانب جھکتا اس کے منہ پر دھواں چھوڑ گیا تھا۔ المیرہ ایک

دم سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

وہ بہرام کے قریب آنے پر پیچھے کی جانب سرکی تھی۔۔۔بہرام نے نوٹ کیا تھا اس کے چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

"آپ ہی نے تو کڈنیپ کیا تھا اسوہ کو۔۔پھر آپ کا نام ہی لینا تھا میں نے۔۔۔"

المیرہ کی معصومیت اب بھی برقرار تھی۔۔۔

پلکوں کے کناروں پر آنسو ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔دل لوٹ لینے والا منظر تھا یہ۔۔۔

بہرام غزنوی کا چہرا اس کے چہرے کے بے پناہ قریب تھا۔۔اس کا بے اختیار گستاخی کرنے کو دل چاہا تھا مگر وہ اپنے آپ کو ایسا کرنے سے سختی سے روک گیا تھا۔۔۔

"تمہاری مدد کرنے کے بدلے مجھے کیا ملے گا۔۔۔؟؟"

وہ آدھ جلا سیگریٹ مسل کر دور اچھالتا اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جمائے پوچھ رہا تھا۔۔۔ آج دوسری بار وہ اس لڑکی کی خاطر اپنا سیگریٹ تک مکمل نہیں کر پایا تھا۔۔۔ ورنہ آج تک اس نے کبھی کسی کی خاطر سیگریٹ کو اس طرح نظر انداز نہیں کیا تھا۔۔۔

"میں صرف دعائیں دے سکتی ہوں آپ کو۔۔۔۔"

المیرہ صاف گوئی سے بولی تھی۔ جبکہ اس کی گرم نگاہوں کی تپش پر وہ مزید پیچھے کو سرکنے لگی تھی۔۔۔ جب بہرام اس کا پیر دبوچتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

درمیانی فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔۔۔ المیرہ نے اس کی اس حرکت پر اسے خفگی بھرے انداز میں دیکھا تھا۔۔۔ اس کی گرفت بہت بے رحم تھی۔۔۔ اسے اپنے پیر میں بہرام کے پنجے اب بھی چبھتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

"کیسی دعائیں۔۔۔؟؟"

بہرام غزنوی کو اس کی خوشبو بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پھر جانتا تھا کہ ایسا نہیں کر سکتا وہ۔۔۔۔ یہ لڑکی باقی لڑکیوں جیسی نہیں تھی کہ ایسے ہی میسر آجاتی۔۔۔۔

وہ بے شک حیثیت میں ان لڑکیوں سے بہت پیچھے تھی جو اس کے قریب آتی تھیں۔۔۔ مگر پاکیزگی اور کردار میں ان سے کئی گنا اوپر تھی۔۔۔

"کہ اللہ آپ کو ہدایت دے۔۔۔ اور آپ ان برے کاموں سے رہ جائیں۔۔۔۔"

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی۔۔۔ پر وہ اس برے انسان کے سامنے اپنے آپ کو زیادہ محفوظ محسوس کرتی تھی۔۔۔ آج بھی تو وہ اپنے ہی لوگوں سے لڑ کر اس کی حفاظت کر گیا تھا۔۔۔

بہرام اس کی بات پر کتنے ہی لمحے اسے تکے گیا تھا۔۔۔ المیرہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں کے بدلتے رنگوں سے بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ شاید اس کی بات پر غصہ کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے آج تک میری خانم کی دعائیں نہیں لگیں۔۔۔ تمہاری کیسے لگیں گی۔۔۔'

وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے کراہیت دیکھ چکا تھا۔۔

وہ جانتا تھا یہ لڑکی اس کے سامنے صرف مجبوری میں آن بیٹھی ہے۔۔

"پلیز وہ پولیس والے باہر کھڑے ہیں۔۔۔ اتنی دور ہو رہی ہے وہ اندر آجائیں گے۔۔۔مجھے پھر سے یہاں سے لے جائیں گے۔۔۔"

المیرہ نے ملتجی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔جب پر سے وہ سحر انگیز نگاہیں اس کی آئس بلو آنکھوں سے ٹکراتی اس کے اندر ہلچل پیدا کر گئی تھیں۔۔۔

"میری مرضی کے بغیر اب تمہیں یہاں سے کوئی نہیں لے کر جا سکتا راپنزل۔۔۔"

وہ اس کے پاس سے ہٹا تھا۔۔۔جبکہ اس کے لیے جانے والے نام پر المیرہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میرا نام المیرہ ہے۔۔۔"

المیرہ نے اپنے نام کی تصیح کی تھی۔۔۔

جس کا دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔وہ اس کے مقابل صوفے پر بیٹھتا وہاں رکھی شراب گلاس میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔اسے ایک دم سے بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔

جبکہ المیرہ اسے وہ حرام مشروب پھر سے اپنے لبوں سے لگاتے دیکھ کوفت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"تمہارے ماتھے پر یہ نشان کیسا ہے۔۔۔؟؟پہلے تو نہیں تھا۔۔۔۔"

وہ تھوڑے فاصلے پر تھا۔۔۔پھر بھی اس کی نگاہیں المیرہ کے ماتھے کے نشان پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔المیرہ حیرت زدہ رہ گئی تھی۔۔۔

اس شخص نے اسے اتنے غور سے دیکھ رکھا تھا کہ وہ اس کے چہرے کے نشانوں سے بھی واقف تھا۔۔۔

المیرہ اس کی خمار آلود بوجھل نگاہوں سے بری طرح پزل ہو رہی تھی۔۔۔جو شراب کا گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارتا اسی پر نگاہیں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔المیرہ خود میں سمٹ سے گئی تھی۔۔۔

یہ شخص اتنے سکون سے کیوں بیٹھا تھا۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے باہر پولیس کھڑی تھی۔۔۔

وہ اس کے سوال کے جواب میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔مگر وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ یہ پولیس والوں کا ہی کام تھا۔۔۔

"پلیز اس بچی کو واپس کر دیں۔۔ پلیز۔۔۔ وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ آپ نے اسے جس مقصد کے لیے اغوا کیا تھا وہ اب پورا ہو چکا ہے۔۔۔"

المیرہ کو اس کی نگاہوں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔

"مگر میرے پاس تو نہیں ہے وہ بچی۔۔۔ میرے آدمیوں سے تم نے ہی تو اسے بھگایا تھا۔۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اتنی دیر سے یہی بول رہی تھی یہ شخص اسے یہ بات پہلے بھی تو کلیر کر سکتا تھا۔۔

"وہ آپ کے پاس نہیں ہے تو کہاں ہے۔۔۔میں نے بھی وہاں سب کو یہی بتایا تھا۔۔۔ مگر ان میں سے کوئی بھی یقین کرنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔ان کا یہی کہنا ہے کہ وہ بچی آپ کے پاس ہی ہے۔۔۔پلیز اگر وہ آپ کے پاس ہے تو اسے واپس کر دیں۔۔۔اس معصوم بچی کا بھلا آپ لوگوں کی دشمنیوں میں کیا قصور ہے۔۔۔"

المیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے سامنے آتے منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس کے پیروں میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔۔۔بہرام کی نگاہیں اس کے پیر پر گڑھ گئی تھیں۔۔۔وہ زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔

یا شاید اسے آرام ہی نہیں ملا تھا کہ وہ ٹھیک ہو پاتا۔۔۔۔

"تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔وہ بچی میرے پاس نہیں ہے۔۔۔مجھے کسی کا بھی ایسا کوئی خوف نہیں ہے کہ میں جھوٹ بولوں گا۔۔۔"

وہ بھی اس کی مقابل آن کھڑے ہوتے اپنے مخصوص اکھڑ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس پر المیرہ بری طرح سے خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

اگر اسوہ نہ ملتی تو اس کی جان بھی نہیں چھوٹنی تھی۔۔۔اس کی آئس بلو آنکھوں میں خوف، پریشانی اور آخر میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

بہرام غزنوی کی نگاہیں اس کے معصوم چہرے پر چھائی مایوسی اور پریشانی میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔یہ چھوٹی سی لڑکی کتنی مشکلات میں پھنس گئی تھی۔۔۔ صرف اس کی وجہ سے۔۔۔

اسے بے اختیار ایشا کی بک پر بنی وہ سنہری بالوں والی گڑیا یاد آئی تھی۔۔۔وہ بھی ایسے ہی سہمی کھڑی تھی۔۔۔

المیرہ بنا اس کی جانب دیکھے واپسی کے لیے پلٹی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

وہ انجانے میں اسے پکار بیٹھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی مایوسی بری طرح سے ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔

"انہیں پولیس والوں کے پاس۔۔۔۔"

المیرہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ اس لمحے بہرام کو پہلے سے بھی زیادہ کیوٹ لگی تھی۔۔۔

"میں اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے میرے بارے میں لوگ کیا سوچتے ہیں۔۔ مگر مجھ سے ملی اس مدد کے بعد تک مزید بڑی مصیبت میں پھنس سکتی ہو۔۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میں اس منسٹر کی بیٹی کو ڈھونڈ کر تمہیں لا دوں تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔"

المیرہ جس کی امید ایک طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ بہرام کی بات پر اس کے چہرے پر زندگی کی رمق جاگ اٹھی تھی۔۔۔

"پپ پلیز اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو اس بچی کو ڈھونڈ دیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں آپ کی احسان مند۔۔۔۔"

المیرہ یہ جملہ ادا کرتے کرتے رک سی گئی تھی۔۔۔کیونکہ اسے اس بات کے جواب میں ہر بار کا کہا اس شخص کا جواب یاد آیا تھا۔۔۔اب بھی اس کی اٹھتی سرخ نگاہوں پر المیرہ کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

وہ موبائل کان سے لگاتا دوسری جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔اپنے آدمیوں کو اس حوالے سے ہدایت دینے لگا تھا۔۔۔۔

"جنگل میں لگے ان خفیہ کیمروں کی ساری فوٹیج چیک کرو۔۔۔اس بچی کو سیف اللہ کہ کسی اور دشمن نے ہی اٹھایا ہے میرے نام کے پیچھے چھپ کر۔۔۔اور اس سب میں پولیس انوالو ہے۔۔۔کیونکہ وہ بچی آخری بار پولیس والوں کے پاس ہی دیکھی گئی ہے۔۔۔تمہارے

پاس ایک گھنٹہ ہے۔۔۔وہ بچی مجھے میرے ٹھکانے پر چاہیے ہے۔۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔ دیر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔"

اس کی اتنی پہنچ تھی کہ اس کے آدمی اتنی ہی آسانی سے اس بچی کو ڈھونڈ نکالتے۔۔۔ جیسے ڈھونڈھنے کے چکر میں آدھا ملک پاگل ہوا پڑا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ سب یہی سمجھ رہے تھے بچی اس کے قبضے میں ہے۔۔۔اسی لیے انہوں نے ادھر ادھر دماغ لگانے کے بجائے سارا فوکس اس تک رکھا تھا۔۔

اور اس بے ضرر لڑکی کو اس کے آگے پیش کر دیا تھا۔۔۔

لیکن کہیں نہ کہیں وہ اپنے اس عمل کے بدلے کامیاب تو ہو چکے

تھے۔۔۔ کسی پر رحم نہ کھانے والا اس لڑکی پر رحم کھا گیا تھا۔۔۔

"ایک گھنٹے تک بچی مل جائے گی۔۔۔۔"

وہ واپس آکر صوفے پر بیٹھتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ نے متعجب

نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ شخص اتنی طاقت رکھتا تھا۔۔

"مم میں جاؤں پھر۔۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اب کیا کرے۔۔

"نہیں۔۔۔یہی بیٹھی رہو۔۔۔اور پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔"

وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے واپس بیٹھنے کا کہتا شراب کو لبوں سے لگا گیا تھا۔۔۔سیگریٹ اور شراب کے بغیر ان اعنابی لبوں کو آزاد نہیں دیکھا تھا اس نے کبھی۔۔۔

وہ ایک بہت شاندار پرسنیلٹی کا مالک ہر طرح سے پرفیکٹ انسان تھا۔۔۔اس کے رکھ رکھاؤ اور جاہ و جلال سے بھی واضح نظر آتا تھا کہ وہ داؤد غزنوی کا ہی بیٹا تھا۔۔

داؤد غزنوی المیرہ کے آئیڈیل سیاستدان تھے۔۔

وہ صرف اس کے نہیں بہت سارے لوگوں کے آئیڈیل تھے۔۔۔

پھر ان کا اپنا بیٹا ایسا کیوں تھا۔۔

اسے تو پہلے پتا بھی نہیں تھا کہ یہ شخص داؤد غزنوی کا بیٹا ہے۔۔۔ اور نہ ہی ان پولیس والوں کی بات سن کر شروع میں وہ یقین کر پائی تھی۔۔۔ اتنے سلجھے ہوئے نرم گو اور اصول پسند انسان کا بیٹا اتنا بگڑا ہوا، برائی اور گناہوں کی دلدل میں دھنسا کھڑوس اور انتہائی بدمزاج کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

جس کا دماغ کب گھومتا تھا خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔

المیرہ کا دماغ مزید الجھ گیا تھا۔۔ اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بے اختیاری کے عالم میں اسے گھورتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں خود پر جمی محسوس کرتے بہرام نے اپنی ہیزل نگاہوں کو سوالیہ انداز میں اس کی جانب اٹھایا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی وجہ آئس بلو آنکھیں ایک دم سے سہم گئی تھیں۔۔

"کک کونسی بات کا جواب۔۔۔؟؟"

المیرہ نے اپنے ماتھے پر نمودار ہوتی پسینے کی بوندوں کو صاف کرتے بولی تھی۔۔۔

"تمہارے ماتھے پر یہ نشان کیسے آیا۔۔۔؟؟"

وہ شراب اپنے حلق میں اتارتے بولا تھا۔۔۔

اس کی بات پر المیرہ نے اپنا دوپٹہ ماتھے پر مزید درست کیا تھا۔۔۔

جس پر بہرام کی آنکھوں میں قہر اترا تھا۔۔۔وہ اسے خود سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ ٹھیک تھی۔۔۔پھر اسے اتنا برا کیوں لگا تھا۔۔۔

"وہ لیڈی کانسٹیبل نے مجھے آپ کے بارے میں نہ بتانے پر دیوار کی جانب پھینکا تھا تو اس وجہ سے میرا سر لگا۔۔۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے ایسے بول رہی تھی جیسے یہ اسی کا کوئی جرم ہو۔۔۔۔

بہرام غزنوی کی ہیزل آنکھوں میں اس وقت جو شعلے بھڑکے تھے۔۔۔ان کی تپش اتنے دور بیٹھے ہوئے المیرہ کو محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم نے انہیں میرے بارے میں کیوں نہیں بتایا پہلے۔۔۔؟؟ تمہیں ان سے خوف محسوس نہیں ہوا۔۔۔؟؟"

وہ شراب کی بوتل کو دور دھکیلتے مٹھیاں بھینچے بولا تھا۔۔

المیرہ کی لرزتی پلکیں اس کی جانب اٹھتی ان کے چہرے کے بگڑے تیوروں کی تاب نہ لاتے پھر سے جھک گئی تھی۔۔۔اس نے اس

شخص کے بارے میں تو کچھ غلط نہیں بولا تھا۔۔ پھر وہ اتنا غصہ کیوں دکھا رہا تھا۔۔۔ المیرہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"مم مجھے آپ کا زیادہ خوف تھا۔۔۔ آپ نے بولا تھا کہ میں آپ کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤں۔۔۔"

اس کی بات بہرام غزنوی کے دل کو بھائی تھی۔۔۔۔

یہ الفاظ ادا کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اس کا خوف ابھی بھی المیرہ کے کانپتے وجود اور لرزتے لہجے سے اچھی طرح چھلک رہا تھا۔۔۔ بہرام سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلنا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

"ان سب پولیس والوں کو اٹھا کر یہاں لاؤ جلدی۔۔۔۔"

اس نے کال ملاتے کسی کو آرڈر دیا تھا۔۔ جبکہ المیرہ اپنی جگہ مزید سہم سی گئی تھی۔۔۔

"آپ انہیں کیوں بلا رہے ہیں۔۔۔؟میں جا تو رہی تھی ان کے پاس۔۔۔؟؟"

المیرہ کو لگا تھا وہ اسے ان کے حوالے کر دے گا واپس۔۔۔

اس کا یہ ڈرا سہما انداز بہرام کی آنکھوں میں خمار سا بھر گیا تھا۔۔ وہ جتنا اس کی جانب نہیں دیکھنا چاہتا تھا یہ لڑکی اس کی نگاہوں کو اتنا ہی بھڑکا رہی تھی۔۔۔

اس کا موبائل پھر سے بجنے لگا تھا۔۔۔ہادیہ اسے فون اور میسجز کر کے پاگل ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے اتنی مشکلوں سے بہرام غزنوی تک رسائی حاصل کی تھی۔۔۔اور یہ شخص پھر سے اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

کال پک کرتے وہ غضبناکی سے دھاڑا تھا۔۔۔

"تم نے وعدہ کیا تھا تمہاری آج کی رات صرف میری ہو گی۔۔۔پھر وہ کونسی لڑکی ہے جو ہمارے بیچ آگئی۔۔"

رئیس باپ کی بگڑی بیٹی جسے دنیا کو اپنے اشاروں پر چلانا آتا تھا۔۔۔

وہ بہرام غزنوی کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئی تھی کہ اس کے چند لمحوں کی بھیک مانگتی اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔

"وہ ہمارے پیچ نہیں آئی۔۔۔۔اس کا موازنہ اپنے ساتھ مت کرو۔۔۔۔بلکہ اس کا موازنہ کسی کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

بہرام غزنوی تنگ آچکا تھا اپنی نگاہوں پر پہرے بیٹھاتے بیٹھاتے۔۔۔۔اب کی بار وہ اپنی نظروں کو بے لگام چھوڑتا پوری فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

المیرہ نگاہیں جھکی ہونے کے باوجود اس کی نگاہوں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔۔ گھبراہٹ کے مارے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔

"کیوں ایسا کیا خاص ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔؟؟"

ہادیہ اس کے لبوں سے پہلی بار کسی لڑکی کی ایسی تعریف سن کر جل بھن اٹھی تھی۔۔۔

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔۔۔ہاں مگر اتنا جانتا ہوں کہ اب اگر دوبارہ تم نے مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش کی تو میں زندگی میں دوبارہ کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھو گا۔۔۔۔"

وہ کال کاٹتا موبائل دور اچھال گیا تھا۔۔۔المیرہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس سے کیا بات کر رہا ہے۔۔۔ پر اس کا اکھڑا اور سخت لہجہ اس کے خوف کو مزید سخت ہوتا لہجہ المیرہ کے خوف کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

نجانے مزید کتنی دیر اسے یہاں بیٹھنا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا جس تیزی کے ساتھ اس کی دھڑکنیں چل رہی ہیں بہت جلد اس کے دل کو کچھ ہونے والا تھا۔۔۔

المیرہ نے اس کی خاموشی پر اپنی پلکیں اٹھائی تھیں۔۔۔وہ صوفے سے اپنا سر ٹکائے پھیل کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں پھر سے شراب کی بوتل آچکی تھی۔۔۔

المیرہ کو اپنی نادانی پر ہنسی آئی تھی۔۔۔وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس شخص کے رہنے کا ٹھکانہ اس لکڑی سے بنا وہ چھوٹا سا ہٹ ہی تھا۔۔۔ جس میں پڑی شراب گرانے کے بعد اسے دوبارہ یہ مشروب نہیں مل پائے گا۔۔۔۔

المیرہ چور نگاہوں سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

ایک تو یہ شخص شراب ایسے ہی رہا تھا جیسے پانی ہو۔۔۔اور پتا نہیں کس مٹی سے بنا تھا کہ اس پر الکوحل کا زرا سا بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔

المیرہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی نگاہوں پر اختیار کیوں کھو بیٹھتی تھی۔۔۔

وہ بظاہر جتنا بھی سحر انگیز اور دل میں اتر جانے والی شخصیت کا مالک سہی مگر اس کی حقیقت یہی تھی کہ وہ ایک بہت برا انسان تھا۔۔۔

پھر کیوں وہ اس کی جانب دیکھنے سے خود کو نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر سجی بیئرڈ اور گال پر بنا وہ جگمگاتا تل اس وقت اس کی دلکشی کو مزید بڑھا رہے تھے۔۔۔

اس کی شرٹ کے اگلے دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔جس میں سے جھانکتے اس کے کسرتی سینے پر نظر پڑتے ہی المیرہ نے گڑبڑاتے

نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔ اور اپنی اس حرکت پر خود پر جی بھر کر لعنت بھیجی تھی۔۔۔

اس نے محسوس کیا تھا جیسے بہرام غزنوی کی آنکھیں بند ہونے کے باوجود اس کا سارا دھیان اسی کی جانب تھا۔۔۔

اسی لمحے دروازہ ناک ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"وہ پولیس والے آگئے ہیں۔۔۔۔"

المیرہ گھبرا کر اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ بہرام غزنوی بند آنکھوں سے بھی اس کی اپنی جانب پیش قدمی محسوس کر چکا تھا۔۔۔

"کیا کر رہی ہیں محترمہ اپنی جگہ پر بیٹھیں۔۔۔میں تو ہوں ہی زمانہ بدنام شخص۔۔۔میرے قریب آکر اپنے کردار کو مشکوک مت بنائیں۔۔۔"

اس کے قریب آنے پر وہ اس اپنی آنکھیں کھولتا اسے گھور گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کا سرخی مائل تاثر المیرہ کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔وہ گھبرا کر الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"گڈ۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ۔۔۔"

بہرام غزنوی نے اس کی کپکپاہٹ سے نگاہیں چراتے دروازے پر کھڑے افراد کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

جہاں اس کے دو گارڈز ان سب پولیس والوں کو لیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ المیرہ نے نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ سب وہی تھے۔۔۔ جنہوں نے پچھلے دو دن سے بنا کسی قصور کے اسے ٹارچر کر کے رکھا ہوا تھا۔۔

لیڈی کانسٹیبل یاسمین اور بتول دونوں کے چہروں پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔ جنہوں نے اس پر ظلم کی انتہا کر دی

تھی۔۔۔اس کے دونوں بازو اور ماتھے پر ان کے تشدد کے نشان موجود تھے۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے ایک دم آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ان میں وہ ایس پی اور انسپکٹر بھی تھا جن کی غلیظ نگاہیں اس نے ان دو دنوں میں اپنے وجود کے آر پار محسوس کی تھیں۔۔۔ان پر اوپر سے پریشر تھا ورنہ اب تک وہ اس کے ساتھ کچھ غلط کر چکے ہوتے۔۔۔۔

"یہی سب ہیں وہ۔۔۔یا ان کے علاوہ بھی کوئی تھا۔۔۔۔"

صوفے سے اٹھتے اس نے المیرہ سے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی انہیں لوگوں کے ہونے کی تصدیق کر گئی تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں ان لوگوں کا خوف واضح ہوا تھا۔۔۔

ان آئس بلو آنکھوں میں اپنے سوا کسی اور کا خوف دیکھنا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک دم سے اس کی بے رحمی اور قہر اتر آیا تھا۔۔۔ جس سے ابھی المیرہ ناواقف تھی۔۔ اس شخص نے اب تک اسے اپنا وہ روپ دکھایا ہی نہیں تھا۔۔۔ جس سے آگاہ وہ منسٹر تک اس کے سامنے آنے سے خوفزدہ تھا۔۔۔

"گھٹنوں پر بیٹھو۔۔۔"

اس کے سرد سنگین لہجے پر وہ سب ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر۔۔۔ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئے تھے۔۔۔

المیرہ کا منہ حیرت سے ناقابلِ یقین حد تک واں ہوا تھا۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ تمام لوگ جو اس کے بے قصور ہونے کے باوجود اس کے آگے فرعون بنے رہے تھے۔۔۔ اس کی ایک فریاد نہیں سنی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس شخص کے سامنے کانپ رہے تھے۔۔۔

"ہمیں معاف کر دیں سر۔۔۔ ہم پر بہت پریشر تھا کہ اس لڑکی سے

آپ کے بارے میں اگلوایا جائے۔۔۔۔ اس کے پاس سے آپ کے

سائن والی جیکٹ اور شال بر آمد ہوئی تھی۔۔۔۔ تو۔۔۔۔"

ایس پی عامر اس کے آگے جھکا گڑ گڑاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تو۔۔۔ اس کے باوجود تم نے اس لڑکی پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ وہ چیزیں

ملنے کا کیا مطلب تھا۔۔۔۔۔ ؟؟؟"

وہ غضبناکی کی انتہا پر پہنچتے دھاڑا تھا۔۔۔

"کک کہ اس لڑکی پر آپ کا سایہ پڑ چکا ہے اسے کچھ نہ کہا

جائے۔۔۔۔"

ایس پی ہلکلا گیا تھا۔۔۔

المیرہ حیرت زدہ سی کھڑی تھی۔۔۔ اسے تو یہی لگا تھا کہ وہ چیزوں اس شخص نے اسے خود کو کور کرنے کے لیے دی تھیں۔۔۔ جبکہ اس شخص نے نہ صرف جنگل میں بلکہ وہاں سے آنے کے بعد بھی اس کی حفاظت کرنے کے ارادے سے وہ شال دی تھی اسے۔۔۔

ایس بھی اپنی بول ہی رہا تھا۔۔۔ جب بہرام کی پڑنے والی ٹھوکر اس کے جبڑے کو زخمی کرتی اسے سر کی بل پیچھے پھینک گئی تھی۔۔۔

"جب اصل مجرم کو ڈھونڈ کر سزا دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو کسی بے گناہ کو مارنے کا کس نے حق دیا ہے تم لوگوں کو۔۔۔"

بہرام غزنوی اس وقت دھاڑتے ہوئے شیر سے کم نہیں معلوم ہوا تھا۔۔۔المیرہ سہم کر دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔

"میں عورتوں پر نہیں اٹھاتا۔۔۔"

اس نے باقی سب کو پیٹ ڈالا تھا۔۔۔اس کے آدمی انہیں گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔اب وہاں صرف وہ دو لیڈیز کانسٹیبل موجود تھیں۔۔۔جن کی دی جانے والی غلیظ گالیاں المیرہ کو رات بھر سونے نہیں دیتی تھیں۔۔۔اس نے پچھلی دو راتیں جاگ کر گزاری تھیں۔۔۔

وہ دونوں بہرام کی بات سن کر اپنی رکی سانسیں بحال کر گئی تھیں۔۔

انہیں لگا تھا کہ وہ اب انہیں کچھ نہیں کہے گا۔۔۔

"مگر تم جیسی عورتوں کا دماغ درست کرنے کی خاطر میرے پاس ایک بہت خاص انسان موجود ہے۔۔۔"

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور ایک دراز قد کی مردوں جیسی جسامت رکھنے والی عورت اندر داخل ہوئی تھی۔۔ جس کے چہرے پر چھائی کرختگی اور آنکھوں میں ناچتی وحشت سے المیرہ بھی دور کھڑی کانپ اٹھی تھی۔۔

"صوفیہ یہ صرف چند گھنٹوں کے لیے تمہاری مہمان ہیں۔۔۔ان کی اچھی سی ٹریننگ کرنی ہے۔۔۔اپنے محکمے کی جانب سے ملی ٹریننگ بھول چکی ہیں یہ۔۔۔۔"

بہرام سیگریٹ سلگھاتا واپس پلٹ آیا تھا۔۔۔وہ دونوں فریاد کرتی رہ گئی تھیں۔۔۔جبکہ صوفیہ نامی وہ عورت ان دونوں کو گھسیٹتی وہاں سے لگ گئی تھی۔۔۔اس کی قہر آلور تاثرات بتارہے تھے کہ وہ کسی قسم کی رعایت نہیں دینے والی تھی۔۔۔۔ان دونوں کو ایک دم سے وہ ساری مظلوم عورتیں یاد آئی تھیں۔۔۔جن پر وہ ایسے ہی بلاوجہ تشدد کرتی آئی تھیں۔۔جن میں اکثر پہلے ہی معاشرے کے ہاتھوں

ستائی ہوئی ہوتی تھیں۔۔۔ کئی تو ان کی تشدد نہ سہہ پاتے اپنی جان تک گنوا چکی تھیں۔۔۔

ان سب کے نکلتے ہی بہرام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی گر جائے گی۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"مم مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔"

وہ آنکھیں میچے خوفزدہ سی بولی تھی۔۔۔

بہرام اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ سیگریٹ وہ مسل کر پھینک چکا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں المیرہ کے دوپٹے سے جھانکتے بالوں پر تھیں۔۔۔۔

"مجھ سے خوف محسوس ہونے لگا ہے۔۔۔"

اس کی گھمبیر بھاری آواز المیرہ کو اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ بنا آنکھیں کھولے زور و شور سے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

"میں وہی ہوں جس کے پاس جنگل میں بنے اس چھوٹے سے کمرے میں پوری رات بے فکری اور بے خبری سے سوئی ہو تم۔۔۔"

اس کی بات پر المیرہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا وہ اس پر طنز کر رہا ہے۔۔ پر ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بھی ایسا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔ ہاں ان ہیزل آنکھوں کے بڑھتے سرخ ڈورے المیرہ کی دھڑکنوں کو منتشر کر گئے تھے۔۔۔

"تمہارے بالوں کا رنگ نیچرل ہے۔۔۔۔"

المیرہ کے اوپر دیکھنے کی وجہ سے دوپٹہ اس کے سر سے پوری طرح پھسل چکا تھا۔۔۔ وہ اس کے نہایت قریب کھڑا تھا۔۔۔۔ گھبراہٹ کے مارے وہ دوپٹہ ٹھیک نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس کی عجیب و غریب بات پر المیرہ کی پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔۔

"جج جی۔۔۔ میرے اپنے ہیں۔۔۔۔"

المیرہ بوکھلاہٹ زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"میں نے کب کہا میرے ہیں۔۔۔؟؟"

اتنا نشہ کبھی شراب پی کر نہیں چڑھا تھا جتنا اس کے بالوں کو چھونے کی چاہ میں بہک رہا تھا وہ۔۔۔۔

اس نے بے خودی کے عالم میں اس کے بالوں کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔۔۔ جب المیرہ نے جلدی اسے اپنے بالوں کو دوپٹے سے کور کرتے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔۔۔۔

بہرام غزنوی کی آنکھوں میں ناگواریت چھاگئی تھی۔۔۔یہ لڑکی پہلے بھی ایک بار اس کا ہاتھ جھٹک چکی تھی۔۔

اسے اپنی بے خودی پر جی بھر کر تاؤ آیا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا رہا تھا۔۔۔اتنا بھی خاص کیا تھا اس میں۔۔۔جو وہ ایسے بے خود ہوا تھا۔۔۔

لیکن کہیں نہ کہیں اسے المیرہ کے کردار کی مضبوطی نے اس کی جانب اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔وہ آج تک کبھی کسی کے سامنے ایسے بے خود نہیں ہوا تھا۔۔۔کیونکہ آج تک کبھی کسی لڑکی نے اس کا بڑھا ہوا پاتے جھٹکا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کی اٹھتی نگاہوں پر خود کو ڈھکنے کے بجائے مزید عیاں کیا تھا۔۔۔

دوبارہ اس پر بنا ایک بھی نظر ڈالے وہ واپس پلٹتا صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

المیرہ کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔ اسے ڈر تھا وہ اس کی اس حرکت پر شاید کوئی شدید رد عمل دے گا۔۔۔ پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

المیرہ وہیں کھڑی خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کے چہرے پر اب ایک عجیب سا غرور چھایا ہوا تھا۔۔۔ جیسے اسے کسی بھی انسان کی رتی برابر بھی پرواہ نہ ہو۔۔۔۔

صوفے پر بیٹھا وہ اب اسے پوری طرح سے اگنور کر چکا تھا۔۔۔المیرہ نے بھی شکر ادا کیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے بہرام کا موبائل بجا تھا۔۔۔وہ کال پر بات کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اس بچی کو میرے آدمی ڈھونڈ کر اس کے گھر پہنچا آئے ہیں۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔؟؟"

وہ پرجوش سی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

بہرام نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں پھر سے ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

کتنی حسین مسکراہٹ تھی اس کی۔۔۔وہ پہلی بار اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نیچے ڈرائیور موجود ہے۔۔۔ تمہیں جہاں جانا ہے وہ چھوڑ آئے گا۔۔۔اب پولیس والے تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔میری وجہ سے تم پر جو الزام لگا تھا وہ اب ہٹ چکا ہے۔۔۔ حساب برابر ہو گیا ہے ہمارا۔۔۔"

وہ سیگریٹ کا گہرا کش لیتے پھر سے اسے اپنے سامنے نہ آنے کی وارننگ دے گیا تھا۔۔

یہ لڑکی اس کے ٹائپ کی نہیں تھی۔۔نہ ہی وہ اسے ایسی لڑکی بنانا چاہتا تھا۔۔

وہ معصوم اور پاکیزہ تھی۔۔۔وہ اسی خاطر اس سے دور رہنا چاہتا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی اسے اپنے دنیا سے بھی دور رکھنا چاہتا تھا۔۔

"آپ۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ آئیں گے۔۔۔۔؟"

المیرہ کو یہ بات کرتے بہت زیادہ خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر باہر جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ بری طرح سے سہمی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اتنی ڈری سہمی لڑکی نہیں تھی۔۔۔ پر پچھلے کچھ دنوں سے اس کے ساتھ جو ہوا تھا۔۔۔ اس کی دماغی کنڈیشن ابھی بھی نارمل نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

"تم نے مجھے سمجھ کیا لیا ہے۔۔۔ تمہارا ڈرائیور نہیں ہو میں اور نہ ہی باڈی گارڈ جو ہر جگہ تمہاری حفاظت کرتا پھروں۔۔۔ اپنا خیال خود رکھنا سیکھو۔۔۔"

وہ اس کی جانب سے نگاہیں موڑتا چڑھتے ہوئے اپنے مخصوص اکھڑ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

المیرہ ہونٹ کچلتی کچھ لمحے اسے تکتے رہنے کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دروازے تک پہنچی تھی۔۔۔اس کا پورا خوف کے مارے ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔بہرام غزنوی یہ سوچ کر اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا کہ یہ لڑکی اپنے آپ کو اس کے ساتھ محفوظ فیل کیوں کرتی تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کتنا برا انسان تھا۔۔۔وہ اب بھی یہی چاہتی تھی کہ رات کے اس پہر اس انتہائی بدنام جگہ سے وہ اسے لے کر جائے۔۔۔وہ اسے کہیں پر بھی لے جا سکتا تھا۔۔

وہ کیسے اور کیوں اس پر اعتبار کر رہی تھی۔۔۔

عجیب لڑکی تھی اس کے سر پر سوار ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

"رکو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ المیرہ دروازہ کھول کر باہر نکلتی اس کی آواز پر وہ بے ساختہ پلٹی تھی۔۔۔امید بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ چھوڑنے جائیں گے مجھے۔۔۔۔؟"

اسے اپنے قریب آتا دیکھ وہ اپنی آئس بلو آنکھوں میں امید جگائے اسے تکے گئ تھی۔۔۔

جس کے جواب میں بہرام اس کی کلائی دبوچ کر اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"تم کیا سمجھ رہی ہو مجھے۔۔۔ جانتی ہو کس قماش کا انسان ہوں میں۔۔ پھر کیوں ہر بار ان آنکھوں میں امید بھر کر میری طرف دیکھتی ہو۔۔۔ مجھے اپنے اگلے لمحے کا بھروسہ نہیں ہوتا میں کیا کر

جاؤں۔۔۔پھر تم مجھ پر بھروسہ کرنے کی غلطی کیسے کر سکتی ہو۔۔"

وہ اسے اپنے قریب تر کرتا غصے سے بپھرتے لہجے میں غرایا تھا۔۔

المیرہ اس کا یہ انداز دیکھ بری طرح سہم گئی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس شخص کی گرم سانسیں اور آنکھوں سے نکلتے شعلے اس کی دھڑکنوں کو ساکت کر گئے تھے۔۔۔

وہ اب مزید کوئی نقصان افورڈ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔المیرہ بری طرح دروازے سے ٹکرائی تھی۔۔۔جب وہ اس پر ایک قہر آلود نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے لرزتے قدموں سے باہر نکلتے ارد گرد دیکھا تھا۔۔پورا کوریڈور خالی پڑا تھا۔۔وہ باہر کی جانب آئی تھی۔۔۔جہاں پہلے عجیب وغریب قسم کے لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔۔۔اب وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

المیرہ کو تھوڑی ڈھارس بندھی تھی۔۔۔

وہ باہر نکل آئی تھی۔۔۔جا سامنے ہی ڈرائیور کھڑا اس کا منتظر

تھا۔۔۔

وہ درمیانی عمر کا کافی شریف انسان لگا تھا۔۔۔۔اس کے گاڑی کا

دروازہ کھولتے ہی المیرہ اندر آن بیٹھی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"امی پلیز تھوڑا سا پی لیں۔۔۔پھر آپ کو دوا بھی دینی

ہے۔۔۔؟؟"

المیرہ خدیجہ بیگم کے پاس بیٹھی انہیں سوپ پلانے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔ان کی بیماری نے انہیں مزید کمزور کر دیا تھا۔۔۔وہ بالکل بستر

سے لگ کر رہ گئی تھیں۔۔ المیرہ ان کی خیال رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔ دن رات ان کے ساتھ لگی رہتی تھی۔۔

فاخر کا پہلے کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔ اس کی بہن کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا تھا اسے ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

بہت مشکل سے خدیجہ بیگم نے اس کے دوستوں سے رابطہ کرتے فاخر کے بارے میں پتا کروایا تھا۔۔۔ جہاں سے انہیں یہی پتا چلا تھا کہ فاخر تو ملک سے ہی باہر جا چکا ہے۔۔۔ خدیجہ بیگم کے بہت اصرار پر انہوں نے فاخر سے ان کی بات کروادی تھی۔۔۔۔

وہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔بتائے بغیر آنے کی معافی مانگ رہا تھا۔۔۔اس کا انداز بہت سلجھا ہوا تھا۔۔۔

جس نے المیرہ اور خدیجہ بیگم دونوں کو بہت زیادہ حیران کیا تھا۔۔۔

لیکن وہ اپنی جگہ خوش اور مطمئن تھیں کہ وہ ٹھیک تھا اور ان غلط کاموں سے نکل گیا تھا۔۔۔خدیجہ بیگم کا دل بیٹے کی جانب سے کچھ حد تک تسلی میں آچکا تھا۔۔۔

مگر المیرہ کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ انہیں اندر سے کھائے جا رہا تھا۔۔۔

اس نے سکول سے بھی چھٹیاں لے لی تھیں۔۔۔وہ ان دنوں کسی کا بھی سامنا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔نہ ہی وہ اپنی ماں کو اکیلے چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔اس کے اس برے وقت میں اس کی دوست مصباح نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا۔۔۔خدیجہ بیگم کو پاسپٹل وہی لے کر گئی تھی۔۔۔اور وہاں اس کا خیال اسی نے ہی رکھا تھا۔۔۔

عباد نے بھی اپنی طرف سے جو بن پایا تھا وہ کیا تھا۔۔۔

المیرہ کو اس کی پریشانی کا احساس بھی تھا۔۔۔ جس پر اس کی وجہ سے مصیبت آن پڑی تھی۔۔ سب کچھ نارمل ہو چکا تھا۔۔ مگر عباد کو اس کی ڈیوٹی پر اب بھی بحال نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی طرف سے ہر کوشش کر چکا تھا۔۔۔ منٹسر کے گھر بھی گیا تھا۔۔۔ پر وہ اس سے ملنے کو تیار ہی نہیں تھے۔۔۔ اس کے وہ آفیسرز جن کے کہنے پر وہ اب تک بہت سارے ناجائز کام بھی کرتا آیا تھا وہ بھی مشکل وقت آنے پر منہ موڑ چکے تھے۔۔۔

اس واقع کو مہینہ گزر چکا تھا۔۔۔ المیرہ کو دوبارہ تھانہ نہیں بلایا گیا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ اپنے رب کا بہت شکر گزار تھی کہ اس کے سر سے اتنی بڑی مصیبت ٹل گئی ہے۔۔۔

صالحہ بیگم اکثر ان کے گھر پر آکر اسے بہت بد دعائیں دے کر جاتی تھیں کہ اس کی وجہ سے ان کے بیٹے کی جاب گئی تھی۔۔۔ عباد کو بھی جب سے پتا چلا تھا کہ وہ ایک رات کسی غیر مرد کے ساتھ رہ کے آئی ہے۔۔۔ اور مرد بھی بہرام غزنوی جیسا۔۔۔

جس نے کبھی اپنے باپ سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کی تھی مگر اس کے وہاں جا کر کہنے پر وہ ایک گھنٹے کے اندر اندر منسٹر کی بیٹی کو ڈھونڈ کر اس کے گھر پہنچا گیا تھا۔۔۔

عباد کا رویہ المیرہ کو بہت بدلہ بدلہ سا لگا تھا۔۔۔ وہ ایک دو بار آیا تھا۔۔۔ خدیجہ بیگم سے مل کر چلا گیا تھا۔۔۔ المیرہ نے بھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ اگر وہ اسے غلط لڑکی سمجھ رہا تھا تو بھی اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ اس کو محبت جیسے جذبے پر تو پہلے بھی یقین نہیں تھا۔۔۔ اب رہا سہا اعتبار بھی اٹھ گیا تھا۔۔۔

صالحہ بیگم کے مطابق ان کی منگنی ختم ہو چکی تھی۔۔۔المیرہ نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ہاں مگر اس کی وجہ سے جو کچھ عباد کو سہنا پڑا تھا۔۔۔اس کا اسے بہت افسوس تھا۔۔۔

وہ وقت آنے پر اس کا ازالہ کرنے کو بھی تیار تھی۔۔۔

"المیرہ میری بچی میں جانتی ہوں تم اندر سے کتنی تکلیف میں ہو۔۔۔ تم تن تنہا اتنی تکلیف برداشت کرتی رہی اور میں تمہارا سہارا بننے کے بجائے الٹا تم پر بوجھ بن گئی۔۔۔مجھے معاف کر دو میری بچی۔۔۔"

خدیجہ بیگم اس کے آگے رو پڑی تھیں۔۔۔انہوں نے محسوس کیا تھا کہ المیرہ کے چہرے پر اب پہلے جیسی رونق اور تازگی نہیں رہی

تھی۔۔۔وہ عجیب کھوئی کھوئی اور سہمی سی رہتی تھی۔۔۔زرا سی آہٹ پر ڈر جاتی تھی۔۔۔۔

"امی پلیز کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔۔۔آپ کو سہارا نہ ہوتا تو آپ کی بیٹی کب کی ہار جاتی۔۔۔آپ کی وجہ سے ہی تو گر کر واپس اٹھنے کے قابل ہوئی ہوں۔۔۔۔میں جانتی تھی کہ چاہے پوری دنیا میرا ساتھ چھوڑ دے۔۔میری ماں ہمیشہ مجھ پر بھروسہ ضرور کرے گی۔۔۔۔"

المیرہ ان کے کندھے سے لگتی اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی اپنے بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔ میری المیرہ تو اتنی پیاری نیک دل کی مالک ہے۔۔۔ بہت جلد یہ آزمائش بھی کٹ جائے گی۔۔۔"

وہ پر یقین تھیں۔۔۔

"آج تو بہت پیار چل رہا ہے ماں بیٹی میں۔۔۔"

مصباح اندر داخل ہوتے مسکرائی تھی۔۔۔ آج بہت عرصے بعد اس نے المیرہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔ جس پر اس نے دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں بیٹھ کر باتیں کرتیں وہ خدیجہ بیگم کے آرام کے خیال سے باہر نکل آئی تھیں۔۔۔ان کا ارادہ چھت پر جانے کا تھا۔۔۔گھر میں آج غیر معمولی چہل پہل تھی۔۔۔ڈرائنگ روم میں صالحہ بیگم اور عباد کو بیٹھے دیکھ وہ حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

عباد گھر آیا ہوا تھا پر خدیجہ بیگم سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔۔

اسے یہ بات بہت عجیب لگی تھی۔۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے یہ حیرانگی بھی دور ہوئی تھی۔۔۔

صالحہ بیگم نے عباد اور ثمن کا رشتہ فائنل کر دیا تھا۔۔۔ عباد کو اس کی پوسٹ پر واپس بحال کر دیا گیا تھا۔۔۔ جس کے فوراً بعد اس کی ثمن کے ساتھ شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دی گئی تھی۔۔۔

"منہ میٹھا کرو اور میری بیٹی کی خوشیوں سے اپنا منحوس سایہ دور رکھنا۔۔۔ دیکھو میری بیٹی کتنی خوش قسمت ثابت ہوئی ہے عباد کے لیے۔۔۔ ابھی رشتے کی بات شروع ہی ہوئی تھی اور عباد کو اس کی نوکری واپس مل گئی۔۔۔"

شمیم آرا مٹھائی کا ڈبہ اٹھائے اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔

"میں بہت خوش ہوں ثمن کے لیے۔۔۔جو جس کی نصیب میں ہوتا ہے اسے وہی ملتا ہے۔۔۔۔خدا کرے وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں۔۔۔میرا رب ان دونوں کی دنیا کا ہر سکھ نصیب کرے۔۔۔۔"

المیرہ نیک نیت سے بولتی مصباح کو ساتھ لیے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر کسی قسم کی تکلیف کے آثار نہیں تھے۔۔۔وہ بالکل نارمل تھی۔۔۔

جو دیکھ شمیم آرا کو بالکل بھی ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔ ثمن بھی اسے نارمل دیکھ اندر سے جل بھن اٹھی تھی۔۔۔ عباد کی نگاہوں نے منظر سے اوجھل ہونے تک المیرہ کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اب بھی یہ لڑکی بستی تھی۔۔۔ مگر وہ محبت کے معاملے میں تھوڑا کم ظرف اور بزدل نکلا تھا۔۔۔ المیرہ پر جو داغ لگ چکا تھا۔۔۔ وہ ساری زندگی اس کا بوجھ اٹھا کر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔ ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھانے والا زرا سی آزمائش پر اس کو تنہا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

معاشرے والوں کی باتیں سہنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"المیرہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟"

اوپر آتے مصباح نے تکلیف زدہ لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔۔۔وہ بھی تو گواہ تھی عباد کی المیرہ سے محبت کی۔۔۔اس کے سامنے ہی تو اس شخص نے اس کی دوست کے آگے اپنی محبت کا نجانے کتنے بار اظہار کرتے اسے اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں مصباح۔۔۔انفیکٹ بہت خوش ہوں۔۔۔ اپنے رب کی بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے وقت سے پہلے ہی مجھے لوگوں کے اصلی چہرے دکھا دیئے۔۔۔سوچو اگر شادی کے بعد ایسا کچھ ہوتا تو کہیں کی نہ رہتی میں۔۔۔میرے دل سے تو یہ شخص اسی

وقت نکل گیا تھا جب یہ اختیار رکھنے کے باوجود مجھے وہاں جیل میں ان غیر مردوں کے آگے ڈال آیا تھا۔۔۔ کیا واقعی محبت اتنی خود غرض ہوتی ہے۔۔۔ یا مرد کی محبت کی ایسی ہوتی ہے۔۔۔ میرے باپ اور عباس جیسی۔۔۔"

المیرہ کی بات پر مصباح خاموش نگاہوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔

"میرا دل ایک دم سے سکون میں آگیا ہے۔۔۔ عباد اگر مجھ پر ترس کھا کر مجھے قبول کر لیتا تو میں تب تکلیف میں ہوتی۔۔۔ ایسے لگ رہا ہے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ سرک گیا ہے۔۔۔۔"

المیرہ اسے بہت مطمئین لگی تھی۔۔۔جو دیکھ مصباح کو بھی تسلی ہوئی تھی۔۔۔

"ویسے یہ بہرام غزنوی کیسا انسان ہے۔۔۔؟؟؟"

مصباح اس کی جانب گہری نگاہوں سے دیکھتی سر سری سا یہ ذکر چھیڑ گئی تھی۔۔۔اس نے محسوس کیا تھا کہ المیرہ کی پچھلے ایک مہینے سے یہی روٹین بنی ہوئی تھی وہ باتیں کرتے کرتے کہیں کھو جاتی تھی۔۔۔۔

"ایک نمبر کا بد تمیز، اکھڑ مزاج، بدلحاظ، شرابی، نشئی اور بے شرم انسان ہے۔۔۔۔"

المیرہ بنا سانس لیے اس کی ساری خوبیاں گنوا گئی تھی۔۔۔ مصباح نے لبوں کو دانتوں تلے دباتے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔ ایسے لگا تھا اس کے اندر اس شخص کے لیے شدید غصہ بھرا ہوا ہے۔۔۔

"پر جو بھی ہے اس نے تمہاری تو بہت مدد کی ہے۔۔۔"

مصباح کا یہی ماننا تھا کہ ایسے بڑے لوگ دوسروں کو احساس نہیں کرتے تھے۔۔ اس نے جس طرح اس بچی کو ڈھونڈا تھا اور ان پولیس والوں کو سبق سکھایا تھا۔۔۔ مصباح کو اس کا یہ عمل اچھا لگا تھا۔۔

"اسی کی وجہ سے ہی تو میں اس ساری مصیبت میں پھنس سی تھی۔ اب بھی لوگ ایسے دیکھتے ہیں مجھے جیسے کتنی بڑی گناہگار ہوں۔۔۔ اور اسے دیکھو کتنا معزز بنا ہوا ہے لوگوں کے آگے۔۔ سنا ہے سیاست میں شمولیت اختیار کی ہے اس نے۔۔۔ اپنے باپ کے خلاف اٹھ رہا ہے۔۔۔ داؤد غزنوی سر کتنے اچھے ہیں اور ان کا بیٹا کتنا برا انسان ہے۔۔۔"

المیرہ کی بات سن کر مصباح نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں بڑی خبریں ہیں بہرام غزنوی کی۔۔۔اور تم کیسے کہہ سکتی ہو وہ برا انسان ہے۔۔۔۔اب تک صرف دو ملاقاتیں ہوئیں ہیں اس سے تمہاری۔۔۔۔"

مصباح نے اس کی سوچ کو مثبت کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ جس ٹروما سے گزری تھی۔۔۔وہ ایسے ہی ہر بات کو منفی لینے لگی تھی۔۔۔لوگوں کی چبھتی نگاہوں اور زہریلی باتوں نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔

"وہ شراب پیتا ہے۔۔ نجانے کتنی عورتوں کے ساتھ تعلقات ہیں اس کے۔۔۔"

المیرہ کو مصباح کا اس کی سائیڈ لینا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔اس شخص کے ذکر پر وہ ہیزل آنکھوں کی سحر انگیزی ایک بار پھر سے اس کے تصور میں آن ٹھہری تھی۔۔۔جن سے اسے رات بھر چھٹکارا نہیں ملتا تھا۔۔پوری رات کروٹیں بدلتے ہی گزر جاتی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اب اسے وہ شخص مزید برا لگنے لگا تھا۔۔۔

وہ اپنی ہی اس کیفیت سے بہت تنگ تھی۔۔۔

"آج کل اس سے بھی زیادہ حرام کام کرنے والے معاشرے کے سامنے معزز بنے پھر رہے ہیں۔۔۔وہ جو کر رہا ہے سر عام کر رہا ہے۔۔۔کسی کو دھوکا نہیں دے رہا۔۔۔اللہ اسے ہدایت دے۔۔

شاید اس کی زندگی میں پہلے کچھ ایسا ہوا ہو جس نے اسے ایسا انسان بنا دیا۔۔۔ تم ہی کہہ رہی تھی کہ اس نے تمہیں بتایا وہ بچپن سے شراب کا عادی ہے۔۔۔ تم جانتی ہو داؤد غزنوی کی پہلی بیوی اور بہرام غزنوی کی ماں ایک بہت بڑی سیاسی لیڈر تھی۔۔۔ جس کی اچانک موت کے بعد سب بہرام غزنوی اپنے باپ سے جدا ہوا ہے۔۔۔ ایک چودہ سالہ بچہ اپنے باپ سے اتنی نفرت کیوں کرے گا۔۔۔"

مصباح بھی اس کی طرح داؤد غزنوی کو بہت زیادہ فالو کرتی تھی۔۔۔

مصباح نے بہرام غزنوی کو دیکھ بھی رہا تھا۔۔۔ مگر وہ صرف اس کے نام سے واقف تھی۔۔۔ اسی لیے جب اسے پتا چلا تھا کہ وہ جس انسان کے ساتھ ایک رات جنگل میں رہ کر آئی ہے وہ کوئی اور نہیں بہرام غزنوی ہے۔۔۔ اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

آج تک لوگ جس کی قابلیت کی تعریفیں کرتے آئے تھے۔۔۔ وہ اصل زندگی میں ایسی پستی میں گھرا ہوا تھا۔۔۔ المیرہ کو یقین نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے یہی سن رکھا تھا کہ بہرام غزنوی داؤد غزنوی کا بڑا بیٹا ہے۔۔۔ جو آکسفورڈ یونیورسٹی کا پڑھا ہوا ایک ذہین اور قابل

نوجوان ہے۔۔۔۔وہ کس قدر بگڑا ہوا انسان تھا۔۔۔یہ بات صرف اندر کے لوگ ہی جانتے تھے۔۔۔

اس نے کبھی اپنے باپ کو اپنے سامنے بھی نہیں آنے دیا تھا۔۔مگر لوگ اسے ہمیشہ داؤد غزنوی سے بھی زیادہ پروٹوکول دیتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ نہ صرف داؤد غزنوی کا بیٹا بلکہ ہر دلعزیز اپنی موت کے بارہ سال بعد بھی لوگوں کے دلوں کی بستی شہر بانو غزنوی کا اکلوتا چشم وچراغ تھا۔۔۔جس سے انہیں بہت محبت تھی۔۔۔

وہ کہیں بھی جاتی تھیں تو اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ رکھتی تھیں۔۔۔

مصباح ان گزرے دنوں میں اسی پر ریسرچ کرتی رہی تھی۔۔۔

"ویسے تم جو بھی کہو میں داؤد غزنوی سے زیادہ ان کے بیٹے کی فین ہوں۔۔۔ بلکہ آدھے سے زیادہ عوام یہی چاہتی ہے کہ بہرام غزنوی سیاست میں آئے۔۔۔"

مصباح کی باتوں پر المیرہ نے تپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ویسے ہی سیاسی پارٹیوں میں غنڈے بھرے پڑے ہیں ایک اور سہی۔۔۔۔"

وہ کسی طور اس شخص کے بارے میں اچھا سوچنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ وہ جب بھی اس کا ذکر سنتی تھی۔۔۔ غصے کی سرد لہر اس کے پورے وجود میں دوڑ جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں نے سنا ہے میرا بیٹا میرے مقابلے پر اترنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

داؤد غزنوی نے آج بہت دنوں بعد اسے کال کی تھی۔۔۔وہ اس کی شدید نفرت کی باوجود مہینے میں ایک بار اس سے بات ضرور کرتے تھے۔۔۔

"تمہیں میں اس قابل بھی نہیں سمجھتا کہ تمہیں اپنے مقابلے پر بھی رکھ سکوں۔۔۔"

بہرام غزنوی کے انداز میں اپنے باپ کے لیے حقارت تھی۔۔۔جو محسوس کرتے داؤد غزنوی کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

ان کی صورت دیکھ کر سامنے بیٹھے کرنل صابر اور سیف اللہ کے لبوں پر بھی استہزایہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"غزنوی صاحب آپ کا بیٹا آپ کو منہ نہیں لگانا چاہتا۔۔۔ کیوں ہر وقت اس کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتے رہتے ہیں۔۔۔ کتنی بار کہا ہے ہماری بات مان لیں۔۔۔ اب تو اتنا بڑا موقع بھی ہاتھ لگ چکا ہے۔۔ پر آپ ہیں کہ آپ کے دل سے اس نافرمان اولاد کی محبت ہی نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔"

کرنل صابر اپنا سگھار ایش ٹرے میں مسلتے داؤد غزنوی پر افسوس کرتے بولے تھے۔۔۔ وہ بہت پاور فل شخصیت تھے ان کے

سامنے۔۔۔ وہ دونوں ان پر کسی قسم کی زور زبردستی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

مگر ان کے بیٹے نے جو بنا سیاست میں ہوئے ان کی مٹی پلید کر رکھی تھی۔۔۔ اب اگر وہ سیاست میں شمولیت اختیار کر رہا تھا۔۔ تو پھر تو نجانے اس نے انہیں کس کونے میں دھکیل دینا تھا۔۔۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔۔ اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں ختم کر دوں۔۔۔"

داؤد غزنوی اپنی پیشانی مسلتے اذیت کی انتہا پر تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔۔۔ جیسے وہ چالیں چلتا ہے۔۔۔ اسی طرح اس کے خلاف چالیں چلیں۔۔۔"

سیف اللہ صاحب کے دل میں تو اب اس شخص کے لیے مزید نفرت بھری ہوئی تھی۔۔۔ ان کے گھر والوں نے پچھلے چار دن کس اذیت میں گزارے تھے کہ وہیں جانتے تھے۔۔۔ وہ وقت قیامت سے کم نہیں تھا ان کے لیے۔۔۔

"آپ اپنے بیٹے کے حوالے سے باخبر تو رہتے ہی ہیں۔۔۔ اب تک بہت ساری لڑکیاں بھیج چکے ہیں ہم اس کے پاس۔۔۔ تاکہ وہ اس کے ساتھ رہ کر ہمارے لیے کام کر سکے۔۔۔ وہ تمام راز جو اس کے

پاس ہمارے خلاف موجود ہیں۔۔وہ سب ہم تک پہنچا سکیں۔۔۔ مگر وہ بہت شاطر انسان ہے۔۔۔اس نے آج تک کبھی کسی کو اپنی کوئی کمزوری نہیں سونپی۔۔۔

چند لمحوں کی تسکین کے سوا وہ ان کو منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔پر جس طرح سے پچھلے دنوں اس کا برتاؤ اس لڑکی کے حوالے سے رہا ہے۔۔۔وہ بہت تعجب کی بات ہونے کے ساتھ ساتھ ہم سب کے لیے ایک پلس پوائنٹ بھی ہے۔۔۔ہم اس لڑکی کو استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔بہرام کو شک بھی نہیں ہو گا۔۔۔اور بہت ہوشیاری کے ساتھ ہم اس کے سائے تلے سے نکل آئیں گے۔۔۔انڈر ورلڈ کی

دنیا میں وہ ہمارے آدمیوں کو ختم کیے جا رہا ہے۔۔ ہمارے نجانے کتنے دھندے بند کروا چکا ہے۔۔۔ اور اب سیاست میں شمولیت کرنے کے بعد تو وہ ہمارا بھٹہ بالکل ہی بیٹھا دے گا۔۔۔ شہر بانو غزنوی کی وجہ سے جو لوگ آپ کے عقیدت مند بنے ہوئے ہیں۔۔۔

آپ کے بیٹے کے آتے ہی انہوں نے اس طرف لگ جانا ہے۔۔۔ بالکل شہر بانو غزنوی کی ہی تو پرچھائی ہے وہ۔۔۔ اس کے ایک بیان نے آپ کی پارٹی کو ختم کر دینا ہے اور ہم سب اس وقت صرف ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔۔۔"

کرنل صابر جو بھی بول رہا تھا وہ داؤد غزنوی کو بالکل درست لگا تھا۔۔۔ ان کا اپنا بیٹا ہی ان کا خاتمہ چاہتا تھا۔۔۔ وہ کب تک خود کو ایسے ہی برباد ہونے دیتے۔۔۔

یہ بات تو ان سب کے لیے ہی حیران کن تھی کہ بہرام غزنوی کسی کے کہنے پر آ کر اپنے سب سے بڑے دشمن سیف اللہ کی بیٹی کو باحفاظت اس کے گھر پہنچا گیا تھا۔۔۔ یہ عام بات بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ بہرام غزنوی اتنا اچھا کبھی کسی کے لیے نہیں رہا تھا۔۔۔ اس لڑکی میں کچھ تو خاص تھا جس نے بہرام غزنوی کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔

بند کمرے میں بننے والی اس سازش میں دو زندگیوں کا فیصلہ ہو چکا

تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہادیہ پاگل ہوئی پڑی ہے تمہارے پیچھے۔۔۔ ایک مہربان رات اس

بچاری کی جھولی میں بھی ڈال دو۔۔۔ اس دن سے مجھے فون کر کر کے

تنگ کر رکھا ہے۔۔۔ کہہ رہی ہے اس لڑکی کا پتہ دوں

اسے۔۔۔ جس نے بہرام غزنوی کو اس سے چھیننے کی کوشش کی

ہے۔۔۔"

وہ اپنی روٹین کے مطابق اس وقت سوئمنگ پول میں موجود تھا۔۔۔

جب اسماعیل نے اس کے پاس آتے بتایا تھا۔۔۔

"تم نے ہی اسے میرے گلے باندھا ہے۔۔اب خود ہی ہینڈل کرو اسے۔۔۔"

مغرور لہجے میں بولتا وہ اس پانی کے اندر ڈبکی لگا چکا تھا۔۔۔

اسماعیل نے پانی کو گھورا تھا۔۔۔اس شخص کی مزاج کبھی کبھی اس کی سمجھ سے بھی باہر ہو جاتا تھا۔۔۔

"پچھلے ایک مہینے سے نجانے کتنی لڑکیوں کو اپنے فارم ہاؤس پر بلا کر خود نجانے کہاں چلے جاتے ہو۔۔۔ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔"

اس کے باہر آنے پر اسماعیل خفگی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔

"لگتا ہے جیل میں رہ رہ کر تمہارا لڑکیوں کے حوالے سے ٹیسٹ کی خراب ہو گیا ہے۔۔۔ کوئی ایک جو ڈھنگ کی لڑکی دکھائی ہو تم نے اس ایک مہینے میں۔۔۔"

بہرام غزنوی نے الٹا اسے کی قصوروار ٹھہرایا تھا۔۔۔

"خدا کو مانو یار۔۔۔ایک سے بڑھ کر ایک حسین اور طرحدار لڑکی پیش کی ہے تمہارے آگے۔۔۔کچھ تو صرف تمہاری خاطر بنا کسی معاوضے کے نجانے کون کون سے ملک سے اپنے کام چھوڑ کر آئی ہیں۔۔۔ہزاروں چاہنے والے ہیں ان کے۔۔۔

لیکن ایک تم ہو جس نے ان سے ملنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔مجھ پر الزام مت ڈالو۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ تمہارے دل و دماغ سے جنگل میں گزری وہ ایک رات ہی نہیں نکل پا رہی کہ تم یہاں کسی اور کو جگہ دے سکو۔۔۔۔"

اسماعیل اس کا بچپن کا دوست تھا۔۔۔جب اس کی ماں زندہ تھی وہ اسماعیل کو بھی اپنے بیٹے کی طرح مانتی تھیں۔۔۔اسماعیل سے بہرام کو بہت محبت تھی۔۔وہ اس کی زندگی کے ہر سیاہ وسفید سے واقف تھا۔۔۔اب بھی اس نے سیدھا جا کر نبض پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی کی آنکھوں میں وہ سنہری بالوں والی گڑیا آن ٹھہری تھی۔۔۔

آئس بلو کو آخری بار اس نے نمی اور شکووں سے بھرا دیکھا تھا۔۔۔

"کچھ بھی بکواس مت کیا کرو۔۔۔میرے دل و دماغ میں کسی کو بھی رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

بہرام سوئمنگ پول سے نکلتا اپنے گرد ٹاول لپیٹ گیا تھا۔۔۔

"تم آج رات بھی فارم ہاؤس پر نہیں جا رہے۔۔۔؟؟"

اسماعیل نے اس سے کنفرم کرنا چاہا تھا۔۔۔ اندر سے وہ اس کی اس تبدیلی پر خوش تھا۔۔۔ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ بہرام بھی اس فعل کو چھوڑ دے۔۔۔

"کوئی اچھی لڑکی ہوئی سنہری بالوں اور آئس بلو آنکھوں والی تو بتا دینا۔۔۔ ورنہ مجھے ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ سیگریٹ سلگھا کر لبوں میں دباتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اسماعیل پہلے ہونق بنا اسے تکے گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی اس کی بات سمجھ آئی اسماعیل کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

المیرہ اپنی جگہ ساکت بیٹھی ابھی تک اپنے سامنے بیٹھے داؤد غزنوی کے ہونے کا یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔ جب ان کے کہے الفاظ نے اسے مزید شاک کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی چھٹیاں پوری ہونے کے بعد سکول گئی تھی۔۔۔ جہاں اس کا داخلہ بھی بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

اسے اندر جانے ہی نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

بہت مشکل سے وہ پرنسپل تک پہنچی تھی۔۔۔ مگر اس شخص نے جو خود گھر بیوی رکھنے کے باوجود باہر عورتوں سے دوستی کرنے کا خواہشمند رہتا تھا۔۔۔ اس جیسا شخص اسے بدکردار اور ہلکے کردار کی لڑکی ہونے کا کہتا جاب سے فارغ کر گیا تھا۔۔۔ بسمہ کے سوا وہاں سب نے ہی اسے حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اس ٹیچر نے بھی جس کی جان بچانے کی خاطر وہ بس سے اتری تھی۔۔۔

المیرہ بہت زیادہ دل برداشتہ ہو کر سکول سے نکلی تھی۔۔۔

جب بس سٹاپ کی جانب آنے پر کچھ گارڈز اسے اس کی مرضی کے بغیر زبردستی یہاں لے آئے۔۔۔وہ پہلے تو بری طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔اسے کہیں نہ کہیں لگ رہا تھا شاید بہرام غزنوی نے یہ سب کروایا ہو۔۔۔

مگر یہاں آکر داؤد غزنوی کو دیکھتے وہ مزید حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کیا بول رہے تھے یہ۔۔۔

اس کی کیا حیثیت تھی بھلا کہ وہ ان دو اتنے پاورفل شخصیت کے مالک باپ بیٹے کو ایک کر سکتی تھی۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ان دو ملاقاتوں میں ایسا کیا ہو گیا تھا کہ وہ لوگ یہی سمجھنے لگے تھے کہ وہ جو بھی بہرام غزنوی کو بولے گی اس کی بات مان لی جائے گی۔۔۔

وہ اس کے آئیڈیل سیاستدان تھے۔۔۔وہ ان کی بہت عزت کرتی تھی۔۔۔پر اس وقت وہ ان کی بات سنتی بالکل گم صم سی بیٹھی تھی۔۔۔بہرام غزنوی نجانے کیوں اسکی زندگی سے نکل ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے سامنے کبھی داؤد غزنوی کو دیکھ پائے گی یا ان سے اس طرح بیٹھ کر بات کر پائے گی۔۔۔

"مجھے اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے بارہ سال گزر چکے ہیں۔۔اسے چھوئے اس کی خوشبو کو محسوس کیے۔۔۔اس کے دل میں میرے لیے اتنی نفرت بھری گئی ہے۔۔۔وہ میری صورت تک نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ان لوگوں نے میرے بیٹے کی زندگی برباد کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔غلط عورتوں کے ساتھ مراسم ہیں اس کے۔۔۔

نشے کی وافر مقدار نے اس کے دماغ کو بالکل مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔اگر ایسا ہی رہا تو میں بہت جلد اپنے بیٹے کو پوری طرح سے کھو دوں گا۔۔۔۔"

داؤد غزنوی کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ المیرہ کا دل پسیج گیا تھا۔۔۔اتنا پاورفل ہونے کے باوجود وہ شخص اپنی اولاد کے آگے بے بس تھا۔۔۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں سر۔۔۔۔؟"

المیرہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیا بولنے والے ہیں۔۔۔

"میں چاہتا ہوں آپ بہرام کے قریب ہونے کی کوشش کریں اور جلد از جلد اسے خود سے نکاح کرنے پر رضامند کر لیں۔۔۔"

داؤد صاحب کی بات پر المیرہ نے ایک لمحے کے لیے ان کی جانب ایسے دیکھا تھا جیسے ان کی دماغی حالت پر شبہ گزرا ہو۔۔۔نہ تو بہرام

غزنوی اس سے نکاح کرنے والا تھا اور نہ ہی وہ اس شخص سے کسی بھی طرح کا تعلق چاہتی تھی۔۔۔

"سر ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔"

المیرہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیسے انکار کرے انہیں۔۔۔

"آپ کے لیے ممکن ہے بیٹے۔۔۔ آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ پوری دنیا نے دیکھا ہے۔۔۔ میں نے سنا ہے آپ کی منگنی ٹوٹ چکی ہے۔۔۔ آپ کی ماں بیمار ہے اور باپ پوری طرح سے غافل۔۔۔ بھائی کو ویسے ہی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ آپ چاہے بے قصور سہی پر دنیا کے سامنے تو بدنام ہو چکی ہیں۔۔۔ آپ کو اب کوئی بھی عزت

دار انسان نہیں اپنائے گا۔۔۔ کیونکہ اس معاشرے کا دستور ہے۔۔۔ مرد کے دامن میں لگے داغ بہت آرام سے دھل جاتے ہیں مگر عورت کو زندگی بھر معافی نہیں ملتی۔۔۔ آپ کی ماں کا کیا قصور ہے۔۔۔ جو ساری زندگی آپ کی اذیت سہے گی۔۔۔

میں باپ ہوں اولاد کے دکھ سے مارا ہوا۔۔۔ماں کا دل تو اپنی اولاد کے معاملے میں مزید نرم ہوتا ہے۔۔۔ آپ کے نام کے ساتھ جیسے ہی بہرام غزنوی کا نام جڑے گا۔۔۔ دنیا والوں کا نظریہ آپ کے لیے بدل جائے گا۔۔۔ آپ پھر سب کے لیے عزت دار اور معتبر بن جائیں گی۔۔۔ آپ کی ماں کی سزا بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔"

داؤد غزنوی کی بات پر اسے ایک دم سے چپ لگ گئی تھی۔۔۔۔وہ کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔

پچھلے ایک مہینے سے وہ لوگوں کے روح کو چھلنی کرتے رویے اور الفاظ کیسے برداشت کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔اس کی زندگی ایک دم سے بہت بھیانک موڑ پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔ آج جس طرح اسے سکول سے بے عزت کر کے نکالا گیا تھا۔۔۔اس کے بعد سے المیرہ کا دل چاہ رہا تھا وہ اپنے ساتھ کچھ کر بیٹھے۔۔۔۔

اور اب مقابل بیٹھے شخص کی بات سننے کے بعد تو وہ مزید اذیت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

بہرام غزنوی کے اپنانے سے وہ اس معاشرے کے سامنے دوبارہ سے معتبر ہو سکتی تھی۔۔۔یہی سچ اور کڑوی حقیقت تھی ان کے معاشرے کی۔۔۔

وہ وہاں سے خاموشی سے اٹھ آئی تھی۔۔۔اس نے نہ تو اقرار کیا تھا اور نہ ہی انکار۔۔۔

وہ بالکل گم صم ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس نے اب تک بہت عزت بھری زندگی گزاری تھی۔۔۔اس کے کردار کی پختگی اور شرم و حیا کی ہر جگہ مثالیں دی جاتی تھی۔۔۔پر

اب کیا ہوا تھا۔۔۔ایک ہی جھٹکے میں سب کچھ الٹ گیا تھا۔۔۔وہ بنا کسی قصور کے بدکردار بنادی گئی تھی۔۔۔

جس کا زمہ دار تھا وہ ایک شخص۔۔۔۔جو اپنی بدکرداری کے باوجود بھی عزت اور وقار بھری زندگی گزار رہا تھا۔۔۔۔

ساری تکلیفیں صرف اس کے حصے میں ہی کیوں لکھی گئی تھیں۔۔۔

وہ دوسروں کی خاطر لڑ جاتی تھی۔۔۔اپنے مجرم کو یوں آزاد دندناتے کیسے دیکھ پاتی۔۔۔اسے بھی تو اس کے کیے کی سزا ملنی چاہیے تھے۔۔۔۔

وہ داؤد غزنوی کی بات ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔وہ اس بدکردار شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کو قطعاً تیار نہیں تھی۔۔۔چاہے پوری زندگی وہ ایسے ہی لوگوں کی طعنے سہتی گزار دیتی۔۔۔بھتی آنکھوں کے ساتھ وہ گھر لوٹی تھی۔۔۔جہاں ایک اور اذیت اس کی منتظر تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اس وقت تاریک کمرے میں بیٹھا ریوالونگ چیئر پر جھول رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر بہت خطرناک تاثرات تھے۔۔۔لب سختی سے بھیچے ہوئے تھے۔۔۔کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔۔

ہاتھ میں پکڑی شراب کی بوتل کو لبوں سے لگاتے وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔ اسے آج اس مشروب سے بھی سکون محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔

اچانک سامنے رکھا موبائل بجا تھا۔۔۔ اندھیرے کمرے میں پڑتی روشنی اسے ناگوار گزری تھی۔۔۔

"بولو۔۔۔۔"

اس نے کال پک کرتے سرد لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"سر سیف اللہ خان کی بیٹی کو اغوا کرنے والے کچھ پولیس والے ہی تھے۔۔۔ جن کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی۔۔۔ ان کو ناجائز کام

کرنے کو کہا گیا۔۔۔ جب انہوں نے انکار کیا تو سیف اللہ نے اپنے غنڈے بھیج کر ان پولیس والوں کے گھروں پر حملہ کیا۔۔ ان کی عورتوں کے ساتھ بد تمیزی کی۔۔۔ بہت نقصان کیا ہے ان لوگوں کا۔۔۔ اسی خاطر انہوں نے موقع ملنے پر اپنا بدلہ لینے کی خاطر آپ کے نام کے پیچھے چھپتے اس بچی کو اغوا کیا۔۔۔ وہ شاید اس بچی کو ہمیشہ کے لیے غائب کر دیتے۔۔۔"

اس کا آدمی بول رہا تھا جبکہ بہرام کے چہرے پر مزید سنگین تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"اب ان کے ساتھ کیا کرنا ہے سر۔۔۔۔"

اس کی خاموشی پر کچھ توقف کے بعد دوبارہ پوچھا گیا تھا۔۔۔

"زرا سا بھی نقصان پہنچائے بغیر آزاد کر دو انہیں۔۔۔ان کا نام کہیں پر بھی نہیں آنا چاہیے۔۔۔"

بہرام کی بات پر سر ہلاتے اس کا آدمی فون بند کر گیا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے غصے کی انتہا پر پہنچتے وہ موبائل دیوار پر مار گیا تھا۔۔۔

"وہ لڑکی مجھ سے اتنی بڑی بات منوا گئی۔۔۔میں کیسے مان گیا اس کی بات۔۔۔ہے کون وہ میرے لیے۔۔۔ایک معمولی سی لڑکی۔۔۔"

بہرام غزنوی شدید غصے اور جھنجھلاہٹ کا شکار تھا۔۔۔

وہ پچھلے ایک مہینے سے اسی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔جب سے وہ اس کے پاس سے روتے ہوئے گئی تھی۔۔۔اس کا سکون برباد ہو چکا تھا۔۔۔وہ آئس بلو آں کھیں اور سنہری بال اسے ہر دوسری لڑکی میں نظر آنے لگے تھے۔۔۔

اسے نہ تو اس کی شراب سکون دے پارہی تھی اور نہ ہی کسی لڑکی کی قربت میں تسکین کے چند لمحے میسر آرہے تھے۔۔۔اس نے اب فارم ہاؤس پر جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"راپنزل اب دوبارہ میرے سامنے مت آنا ورنہ بہت برا حشر کروں گا میں تمہارا۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا سامنے آئی ہر شے کو ٹھوکروں سے اڑاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"امی کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی تھی تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔"

المیرہ خدیجہ بیگم کے پاس بیٹھی آنسوؤں بھری آنکھوں سے ان کی جانب دیکھتی مصباح سے شکوہ کرتے بولی تھی۔۔

وہ دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھیں۔۔۔

"میں بتانا چاہتی تھی مگر آنٹی نے روک دیا کہ اتنے دنوں بعد سکول گئی ہو۔۔ان کی فکر پر چھوڑ کر آگئی تو مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔"

مصباح کی بات سنتے المیرہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔اس کی جاب چلے جانے کا سن کر وہ کتنی پریشان ہو نگی۔۔

"لیکن امی کو ہوا کیا اچانک سے اتنی طبیعت خراب کیسے ہو گئی۔۔۔"

المیرہ انہیں صبح اچھا بھلا چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

"ساجدہ خالہ کو بلوایا تھا آنٹی نے۔۔۔تمہارے سامنے نہیں کہتیں مگر تمہاری فکر انہیں اندر سے کھائے جا رہی ہے۔۔ساجدہ خالہ آج

تمہارے لیے ایک طلاق یافتہ اور نجانے اسی طرح کے عجیب و غریب رشتے لے کر آئی تھیں۔۔۔

جب خدیجہ آنٹی نے اس پر اعتراض کیا تو بہت ہی فضول باتیں کر کے گئی ہیں۔۔۔ آپ کی داغدار بیٹی کو اب کوئی شہزادہ گلفام بیاہنے تو آئے گا نہیں۔۔۔ ایسے ہی رشتے ملیں گے باہر رات گزار کر آئی ایک اغوا شدہ لڑکی ہو۔۔۔ رہی سہی کسر شمیم آنٹی اور صالحہ پھوپو نے پوری کر دی۔۔۔

بہت دل دکھانے والی باتیں کی ہیں انہوں نے۔۔۔"

مصباح نے اس سے کچھ نہیں چھپایا تھا۔۔۔ ساجدہ خالہ رشتے کروانے والی خاتون تھیں۔۔۔

المیرہ کو ساری بات سن کر اپنی ماں کی اذیت کا سوچتے دل تکلیف سے بھرتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے مصباح کو سکول سے نکالے جانے اور داؤد غزنوی سے ہوئی ملاقات کے بارے میں سب بتادیا تھا۔۔۔ جو سنتے مصباح کی حالت بھی اس جیسی ہی تھی۔۔۔

"تم کیا کرو گی پھر۔۔۔"

مصباح کی حیرت بھی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"""میری ماں نے اب تک بہت مشکل زندگی گزاری ہے

مصباح۔۔۔میں انہیں اپنی وجہ سے مزید اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔۔زندگی تو پہلے سے بھی زیادہ مشکل ہوگئی ہے۔۔کیا کروں۔۔کیسے یہ سب ٹھیک کروں۔۔۔"

المیرہ اس کے ساتھ لگتی رودی تھی۔۔

"تم داؤد غزنوی کی بات مانو گی۔۔۔؟؟"

اس کی اذیت دیکھ مصباح کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

""""نہیں۔۔۔ مگران کی اس بگڑی اولاد کو بھی کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گی۔۔وہ شخص میری اس بربادی کا باعث ہے۔۔۔وہ بھلا اتنی سکون بھری زندگی کیونکر گزار رہا ہے۔۔۔اسے بھی تو تکلیف پہنچنی چاہیے۔۔۔ تاکہ دوبارہ دوسروں کی زندگی کے ساتھ کھلواڑ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے۔"

المیرہ کی آنکھوں میں ایک دم سے عجیب سا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"تم کیا کرنے والی ہو المیرہ۔۔۔ کچھ غلط مت کرنا۔۔۔وہ بہت پاورفل شخص ہے تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔"

مصباح کی بات پر المیرہ نے کندھے آچکا دیئے تھے۔۔

"کیا کرے گا زیادہ سے زیادہ۔۔۔ مروادے گا مجھے۔۔۔ مروا دے۔۔۔ مگر میں اسے رسوا کر کے رہوں گی۔۔۔ اس کا بھی سر جھکے گا اور اس کے گھر والوں کو بھی ایسی ہی اذیت سہنی پڑے گا۔۔۔ بہت پارسا بنا پھر رہا ہے۔۔۔ اب دیکھو اس کا اصلی چہرہ کیسے دنیا والوں کے سامنے لاتی ہوں میں۔۔۔"

اس کے اندر آگ بھڑکی ہوئی تھی۔۔۔ اس پچھلے ایک مہینے میں اس نے جو کچھ سہا تھا۔۔۔ اس کے اندر اتنا زہر بھر گیا تھا۔ کہ وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں یہ بات سما گئی تھی۔۔۔ مصباح سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ اسے ایسا کرنے سے روکے یا پھر اس کا ساتھ دے۔۔۔

بہرام غزنوی کوئی چھوٹا موٹا شخص نہیں تھا کہ اس سے اتنی آسانی سے اپنا انتقام پورا کیا جاسکتا۔۔۔

"المیرہ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ وہ بہت طاقتور ہے۔۔ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

مصباح کو بس اسی بات کا خوف تھا کہ وہ کسی نئی مصیبت میں نہ پھنس جائے۔۔۔

وہ جذباتی تو تھی ہی۔۔۔

جس کا وہ اب تک بہت نقصان اٹھا چکی تھی۔۔۔

اب نجانے آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔

داؤد غزنوی نے اسے بہرام کے بارے میں بہت ساری معلومات دی تھی۔۔۔اس کی خانم اور ان کے خاندان کے بارے میں سب بتایا دیا تھا۔۔۔المیرہ کو بھی اس شخص کی قریبی رشتوں کو ویسے ہی اذیت سے دوچار کرنا تھا۔۔جیسے اس کی ماں تکلیف میں تھی۔۔۔

تاکہ اس بے رحم انسان کو بھی پتا چل سکے کہ دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا کیا انجام ہوتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بہرام تم جہاں کہیں بھی ہو جلدی سے ہاسپٹل پہنچو۔۔۔"

بہرام اپنی پارٹی کے کچھ اہم لوگوں کے ساتھ کانفرنس میں تھا۔۔

وہ داؤد غزنوی کے ان تمام ساتھیوں کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا جو اس کی ماں اور نانا کے وفادار تھے۔۔۔ اور شہر بانو غزنوی کی موت کے بعد سے اپنی اسی وفاداری اور نیک نیتی کے ساتھ داؤد غزنوی کے ساتھ کام کر رہے تھے۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔ خانم ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

بہرام ارسلان کی پریشان گھبرائی ہوئی آواز سنتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔ تم بس جلدی سے ہاسپٹل آجاؤ۔۔۔"

ارسلان کے الفاظ بہرام کا دل ساکت کر گئے تھے۔۔۔ خانم اس کے لیے بہت اہم تھیں۔۔۔ ان کی زرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔۔

وہ بنا گارڈز کو ساتھ رکھے ریش ڈرائیونگ کرتا ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے خانم کو۔۔؟؟؟"

خانم کے آئی سی یو میں سیریس کنڈیشن میں ہونے کا سن کر بہرام کی بے چینی اور اذیت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"وہ نماز پڑھنے اپنے کمرے میں گئی تھیں۔۔۔ سمیعہ کچھ دیر بعد ہی

ان کے لیے چائے لے کر گئی تو وہ فرش پر بے ہوش پڑی تھیں۔۔۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ انہوں نے کسی بات کا گہرا صدمہ لیا ہے۔۔۔"

تحسین صاحب کی بات پر بہرام نے سوالیہ نگاہوں سے ان سب کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیسا صدمہ۔۔۔؟؟"

اس کو عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔

"خانم کے پاس موبائل گرا ہوا تھا۔۔۔شاید فون پر کوئی ایسی بات ہوئی ہے۔۔۔ورنہ پہلے تو وہ بالکل ٹھیک تھیں۔۔۔کسی قسم کی پریشانی نہیں تھی۔۔۔"

سمیعہ بیگم کی بات پر بہرام کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا تھا۔۔۔

داؤد غزنوی کے سوا اور کون ہو سکتا تھا اس کی خانم سے ایسی دشمنی نبھانے والا۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگ ابھر آئی تھی۔۔اس سے پہلے کہ غصے سے پاگل ہوتا وہ کچھ کر بیٹھتا جب آئی سی یو کا دروازہ کھولتے ڈاکٹر باہر آیا تھا۔۔۔

"آپ کی پیشنٹ کی کنڈیشن اب سٹیبل ہے۔۔۔ کوشش کریں انہیں کسی قسم کا کوئی سٹریس نہ دیں۔۔۔ آپ سب ایک ایک کر کے ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات سنتے ہی بہرام اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں خانم کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔۔۔ ان کی یہ حالت دیکھ بہرام کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس کی خاطر انہیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی۔۔

"خانم۔۔۔"

وہ جو اس کی زرا سی آہٹ پر ہی اس کی آمد سے آگاہ ہو چکی تھیں۔۔ اس کی پکار پر ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

بنا آنکھیں کھولے وہ اپنے چہرے سے ماسک ہٹا گئی تھیں۔۔۔

"میری بہت شرمندہ ہوں آپا سے۔۔۔ آپ کی ویسی تربیت بالکل نہیں کر پائی جیسی اگر آپا زندہ ہوتیں تو آپ کی کرتیں۔۔۔ میری کی کوتاہی ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولتی بہرام غزنوی کو منجمند کر گئی تھیں۔۔۔۔

"خانم پلیز آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ یہ سب سوچ کر اپنے آپ کو اذیت مت دیں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

بہرام ان کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے بولا تھا۔۔۔وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھیں۔۔۔یہ بات بہرام کو اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

"کیا واقعی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میرے سر کی قسم کھا کر بتائیں اس معصوم لڑکی کو اغوا کر کے ایک رات جنگل میں اپنے ساتھ قید نہیں رکھا۔۔۔آپ کی وجہ سے وہ پوری دنیا کے سامنے رسوا نہیں ہوئی۔۔۔ایک شریف اور باکردار لڑکی کو دوراتیں جیل میں نہیں گزارنی پڑیں۔۔۔اس کی منگنی نہیں ٹوٹی۔۔۔

اس کی پوری زندگی برباد کر دی آپ نے بہرام۔۔۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ وہ بچی خود کشی کر کے اپنی زندگی ختم کرنا چاہتی ہے۔۔۔ صرف آپ کے اس ظلم کی وجہ سے۔۔۔ میرے سر کی قسم کھا کر کہیں آپ کی وجہ سے یہ سب نہیں ہوا اس کے ساتھ۔۔۔"

خانم کی کہیں جانے والی باتیں بہرام غزنوی کو شاک کر گئی تھیں۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ چھوٹی سی لڑکی اتنی بڑی جرأت کر جائے گی۔۔۔

خانم کو اب بھی ایک فیصد امید تھی کہ کیا پتا وہ لڑکی پوری طرح سے جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔ پر بہرام کا پہلو میں گرتا ہاتھ ان کے دل کو مزید تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔ ان کا بیٹا واقعی اس لڑکی کی اذیت کا باعث تھا۔۔۔

"خانم۔۔۔۔"

بہرام کے چہرے پر اس وقت غضبناکی بھرے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی وہ لڑکی اس کے سامنے ہو اور وہ اس کی گردن دبوچ لے۔۔۔ جس کی مدد کرنے کی

خاطر وہ اپنے سب سے بڑے دشمن سیف اللہ تک سے اپنی دشمنی فراموش گیا تھا۔۔۔

جس شخص کی صورت دیکھنے سے بھی شدید نفرت تھی اسے۔۔۔

"آپ اس بچی کو کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔"

خانم اس کے غصے سے واقف تھیں۔۔۔اس وقت اس کے خطرناک تاثرات دیکھ اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتیں اسے کچھ بھی کرنے سے روک گئی تھیں۔۔۔

"وہ بکواس کر رہی ہے خانم۔۔۔میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔صرف مدد کی ہے اس کی۔۔۔۔"

بہرام کا دماغ کھول رہا تھا۔۔۔وہ اپنی خانم کو اس طرح کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ اپنے آپ کو اذیت دے رہی تھیں۔۔۔

"میں ملنا چاہتی ہوں اس لڑکی سے۔۔۔"

خانم کی بات پر بہرام نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟"

بہرام کو خانم کا انداز نارمل نہیں لگا تھا۔۔۔

"آپ کی وجہ سے رسوا ہوئی ہے وہ۔۔۔اب آپ ہی اسے اپنا نام دے کر اس معاشرے میں انہیں عزت بھرا مقام دیں گے۔۔۔

اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔نہ ہی آپ کو معاف کروں گی۔۔۔"

خانم نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔جو سنتے بہرام نے بے یقینی سے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خانم ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

بہرام اچھے سے جانتا تھا کہ اس بے وقوف لڑکی نے صرف اسے بدنام کرنے کی خاطر یہ سب کیا تھا۔۔۔وہ بھی کبھی اس سے نکاح کرنے کے لیے راضی نہ ہوتی۔۔۔اس کی نگاہوں میں وہ اپنے کیے حقارت دیکھ چکا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟؟"

خانم اس کی بے چینی نوٹ کر چکی تھیں۔۔وہ اب تک جس طرح شادی کے نام پر دوٹوک انکار کرتا آیا تھا کہ ویسا نہیں تھا۔۔۔اس کا یہ انداز خانم کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔

"اس لڑکی پر بہت غصہ ہے مجھے۔۔۔اس کی یہ غلطی ناقابلِ معافی ہے۔۔۔پر یہ بھی سچ ہے کہ وہ ایک پاکیزہ اور باکردار لڑکی ہے۔۔۔مجھ جیسے انسان کے ساتھ اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔"

بہرام نگاہیں چرائے بولا تھا۔۔۔ جبکہ خانم کتنے ہی لمحے اسے تکے گئی تھیں۔۔۔اس کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے ناپسندیدگی نہیں تھی۔۔۔

"میں کونسا زبردستی کرنے جارہی ہوں اس کے ساتھ۔۔۔ یہ فیصلہ اسی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اسے یہ شادی کرنی ہے یا نہیں۔۔۔۔"

خانم کو یقین نہیں آرہا تھا کہ بہرام نکاح کے لیے نیم رضامندی دے چکا ہے۔۔۔ کچھ دیر پہلے وہ جتنی اذیت میں تھیں۔۔۔اس وقت ان کا دل اتنے ہی سکون میں آچکا تھا۔۔۔

جبکہ بہرام غزنوی انہیں اس وقت آرام کرنے کا کہتا ان کے پاس سے اٹھ آیا تھا۔۔ اس کے اندر غصے سے ابال اٹھ رہے تھے۔۔

وہ لڑکی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس نے یہ گھٹیا حرکت کر کے اپنے لیے کتنی بڑی مصیبت مول لے لی تھی۔۔۔ خانم نے اسے قسم دی تھی کہ وہ المیرہ کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔ اب جو بھی کریں گی وہ خود ہی کریں گی۔۔۔ اب تک وہ اپنی زندگی کا ہر فیصلہ اپنی مرضی سے کرتا آیا تھا۔۔۔

پر اب اس مقام پر اسے ان کی بات ماننی ہی تھی۔۔۔ جب غلطی بھی اسی کی بن رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

المیرہ حیرت و بے یقینی کی تصویر بنے اپنی جگہ ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

"خدیجہ بہن اب آپ کی یہ پیاری سی گڑیا ہماری ہوئی۔۔۔بس کچھ ہی دنوں میں اپنی بیٹی کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔۔۔۔"

خانم نے اس کے اوپر شگن کی لال چنری اوڑھاتے اس کی پیشانی چوم کر جو الفاظ ادا کیے تھے اس پر المیرہ کے بے جان ہوتے وجود میں ہلچل پیدا ہوئی تھی۔۔۔

وہ پچھلے دو ہفتے سے جاب تلاش کر رہی تھی۔۔۔ صبح نکلتی تھی اور پورے شہر کی خاک چھان کر شام کو واپس لوٹتی تھی۔۔۔ پر کوئی بھی ڈھنگ کی جاب نہیں مل پائی تھی اسے۔۔۔

اس نے محسوس کیا تھا ایک ہفتے سے خدیجہ بیگم بہت خوش رہنے لگی تھیں۔۔۔ ان کی طبیعت میں بھی بہت سدھار آ گیا تھا۔۔۔ اور چہرے پر چھائی تھکن اور مایوسی بھی باقی نہیں رہی تھی۔۔۔ اس کے پوچھنے پر انہوں نے یہی بتایا تھا کہ وہ اپنی ایک پرانی دوست کی توسط سے بہت اچھی جگہ اس کے رشتے کی بات کر چکی تھیں۔۔۔

وہ کون لوگ تھے اور کیسے اس سے رشتہ کرنے پر مان گئے تھے المیرہ نے کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔۔وہ تو بس اپنی ماں کو خوش اور مطمئین دیکھ کر ہی نہال ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس کے اپنے اندر کا بوجھل پن کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کے اندر کی گھٹن اسے کھل کر سانس نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔اس نے آج تک کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تھا۔۔۔مگر اپنی ماں کی اذیت دیکھتے غصے اور جذبات میں آکر وہ بہرام غزنوی کے خلاف جو حرکت کر گئی تھی اس کے بعد سے وہ عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔۔۔۔

اسے اب یہی لگ رہا تھا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

اپنا معاملہ رب پر چھوڑ دیتی تو اس قدر بے سکونی کا شکار تو نہ ہونا پڑتا۔۔۔وہ ان دونوں اتنی اذیت اور غصے کا شکار تھی کہ اس نے بہرام غزنوی کو اذیت دینے کی خاطر اس کی خانم کو کال کر کے انہیں ان کے بیٹے کے خلاف جھوٹ سچ کی ملاوٹ کرتے انتہائی سنگین الزامات لگا گئی تھی۔۔

اس کی بہرام غزنوی کے لیے نکلی جانے والی سسکیوں اور بدعاوں نے خانم کو ہسپتال تک پہنچا دیا تھا۔۔۔

جس بات سے المیرہ واقف نہیں تھی۔۔۔۔ کیونکہ اس نے ایک دو بار خانم کی روتی ہوئی آواز سنی تھی۔۔۔ جس میں وہ یہی کہہ رہی تھیں کہ ان کا بیٹا ایسا نہیں تھا۔۔۔ پھر اس کے بعد کال ہی کٹ گئی تھی۔۔۔

لیکن ایسا کرنے کے بعد وہ خود سکون میں نہیں رہی تھی۔۔۔ اور اب خدیجہ بیگم کو خوش اور مطمئن دیکھ کر اس کا گلٹ مزید بڑھ گیا تھا۔۔ وہ اس کا رشتہ اپنی پسند اور مرضی کے مطابق طے کر چکی تھیں۔۔۔ المیرہ بس یہی چاہتی تھیں کہ وہ خوش رہیں اسی لیے اپنے دل کے

اندر اٹھتے عجیب سے شور کو نظر انداز کرتے اس نے صرف اپنی ماں کی خوشی دیکھی تھی۔۔۔

لیکن اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کا رشتہ کسی اور سے نہیں بلکہ بہرام غزنوی سے ہے کر چکی ہیں۔۔۔

وہ آج بھی ایک جاب انٹرویو کے لیے جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر خدیجہ بیگم نے اسے روک دیا تھا۔۔۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کی ہونے والی ساس چھوٹی سی رسم کرنے آرہی ہیں۔۔۔ المیرہ ان کے سامنے مصنوعی مسکراہٹ طاری کرتی بے دلی سے گھر پر ہی رک گئی تھی۔۔ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لیکن خدیجہ بیگم کی خوشی کے آگے وہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔۔

وہ اپنی اور ایک کیفیت سے بھی بری طرح سے زچ تھی۔۔۔وہ جب بھی تنہا ہوتی تھی اس کے تصور میں وہ سحر انگیز ہیزل آنکھیں ان ٹھہرتی تھیں۔۔۔ جیسے وہ ابھی تک ان کی قید سے نہ نکل پائی ہو۔۔

وہ نیوی بلو کلر کے لباس میں مناسب سا تیار خدیجہ بیگم کے کہنے پر باہر آئی تھی۔۔۔کہنے کو وہ چھوٹی سی رسم تھی۔۔۔ مگر ڈرائینگ روم میں سجی اس محفل کو دیکھ المیرہ متغیر ہوئی تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ اس کے بابا بھی اس سب میں شریک ہونگے۔۔۔ مگر ان کے ساتھ بیٹھی شمیم آرا اور صالحہ بیگم کو دیکھتے اس کی حیرت سوا نیزے پر پہنچی تھی۔۔۔

ایک ہفتہ پہلے عباد اور ثمن کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔ جس میں نہ تو اسے اور خدیجہ بیگم کو بلایا گیا تھا نہ ہی اب انہیں ایسی کوئی چاہ رہی تھی۔۔۔

گھر کے اندر رہتے ہوئے بھی انہیں شادی میں شریک نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

المیرہ کو یہی لگا تھا جب انہوں نے اسے اپنی خوشی میں شریک نہیں کیا تھا تو اس کی خوشی تو انہیں ویسے ہی برداشت نہیں تھی۔۔

اس کا حیران ہونا جائز تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اسے آج لوگوں کی اس محبت کی وجہ بہت اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم المیرہ کے لیے رشتہ تلاش کر رہی تھیں۔۔۔ یہ بات شمیم آرا جانتی تھیں۔۔۔ مگر ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کے غریب خانے پر بہرام غزنوی کا رشتہ بھی آ سکتا ہے۔۔۔

وہ بھی ایک اغوا شدہ لڑکی کے لیے۔۔۔ شمیم آرا اور ان کی بیٹیاں اس وقت سب صدمے کے زیر اثر تھیں۔۔۔ ان کے اندر ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔ ثمن بھی بیٹھی ہاتھ مل رہی تھی کہ اگر وہ عباد کے ساتھ شادی کرنے میں جلد بازی نہ کرتی تو اس کا بھی اس اتنے بڑے خاندان میں چانس بن سکتا تھا۔۔۔

صرف گھر کے نہیں محلے کے لوگ بھی عبدل صاحب کے گھر کے باہر وہ لگژری گاڑیاں رکتے دیکھ ان کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔۔

ان کی جانب سے المیرہ کے لیے لائے گئے بیش قیمت گفٹس،
زیوارات اور باقی سب چیزیں دیکھتی وہ انگشت بدناں رہ گئی تھیں۔۔

یہ معجزہ کیسے ہو گیا تھا۔۔یہی بات جاننے اور ان بڑے لوگوں کے
سامنے اپنا اچھا امپریشن ڈالنے کے لیے شمیم آرا عبدل صاحب کو بھی
اپنی بیٹی کی رسم میں بیٹھنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔

یہ سب خدیجہ بیگم نے کیسے کیا تھا وہ سب ہی دنگ تھے۔۔المیرہ کی
اپنی حالت باقی سب سے مختلف نہیں تھی۔۔۔وہ تو اسی بات پر اپنے
رب کی شکر گزار تھی کہ اس کی جانب سے کی گئی جذباتی حرکت کا
بہرام غزنوی کی جانب سے کوئی شدید رد عمل نہیں آیا۔۔۔

ایسا بھی کچھ ہو گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔

خانم اپنے ساتھ دونوں بھائیوں اور بھاوج کو لائی تھیں۔۔۔

ان کی پہلے خدیجہ بیگم سے صرف فون پر ہی بات ہوئی تھی۔۔۔

انہیں خدیجہ بیگم بہت اچھی خاتون لگی تھیں۔۔۔ جنہوں نے ان سے اپنے حالات کے بارے میں کچھ نہیں چھپایا تھا۔۔۔ اپنی شادی شدہ زندگی سے لے کر المیرہ کے ساتھ پیش آئے واقع کے بارے میں انہیں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔

خانم کو کسی بھی بات سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ وہ بس اسی بات پر خوش تھیں کہ ان کا بیٹا شادی کے لیے مان گیا تھا۔۔۔ انہوں

خدیجہ بیگم سے کہا تھا کہ وہ المیرہ سے رضامندی لینے کے بعد ہی انہیں اپنا فیصلہ بتائیں۔۔

خدیجہ بیگم کی جانب سے مثبت جواب ملتے ہی وہ آج ان کے گھر موجود تھیں۔۔۔المیرہ کا ماتھا چومتے وہ اس کے واری صدقے جارہی تھیں۔۔۔۔انہیں وہ پہلی نظر میں ہی بے پناہ پسند آئی تھی۔۔

ان کے بیٹے کے ساتھ خوب جچنے والی تھی۔۔۔خانم سے ان کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔جبکہ المیرہ تو پتھر کی مورت بنی بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے کیا سوچا تھا اور یہ ہو کیا گیا تھا۔۔۔وہ شخص اس سے ایسا انتقام لے گا المیرہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس گھٹیا انسان نے سوچ بھی کیسے لیا تھا کہ وہ اس سے نکاح کرے گی۔۔۔ جس کی ہر رات ایک نئی لڑکی کے ساتھ گزرتی تھی۔۔۔وہ اس جیسی ان چھوئی اور باکردار لڑکی کو ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔۔

اس کے اندر اس وقت بہت کچھ دبا ہوا تھا۔۔۔ دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔ بہرام غزنوی نے اگر اس سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا تھا تو مطلب وہ اسے پوری زندگی کے لیے اذیت کا شکار بنانا چاہتا تھا۔۔۔

ایک بار اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اپنی ماں کو انکار کر دے۔۔۔ مگر وہ اتنی خود غرض نہیں بن سکتی تھی۔۔ وہ ان کے چہرے پر سجی مسکراہٹ نہیں چھین سکتی تھی۔۔۔ اس کو بے بسی کے عالم میں بس رونا آنے لگا تھا۔۔۔۔

ہر بار قسمت اسی کے ساتھ کیوں اتنا گھناؤنا مذاق کر جاتی تھی۔۔۔

"کیا میں اپنی بیٹی سے اکیلے میں بات کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

خانم بھی شاید اس کی گھبراہٹ نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔وہ اس کی کیفیت اچھے سے سمجھ رہی تھیں۔۔

"بیٹا میں جانتی ہوں آپ نے اس شادی کی رضامندی اپنی امی کی خوشی کی خاطر دی ہے۔۔۔ آپ بہت پیاری بیٹی اور نیک سیرت لڑکی ہو۔۔۔ میری خوشی بیان سے باہر ہے۔۔۔میں نے ابھی تک آپ کی امی کو بہرام اور آپ کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ مقصد ان کو دھوکے میں رکھنا نہیں تھا۔۔بس میں آپ کی مرضی جاننا چاہتی تھی کہ کیا انہیں سب بتادیا جائے یا نہیں۔۔۔"

المیرہ کو لگا تھا جس برے طریقے سے اس نے اس عورت سے فون پر بات کی تھی وہ اس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہیں گی۔۔۔ مگر وہ تو اتنے اچھے سے اس سے بات کر رہی تھیں۔۔۔ المیرہ ایک دم سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں آپ امی کو کچھ نہ بتائیں۔۔۔ زندگی میں پہلی بار انہیں اتنا خوش دیکھا ہے۔۔ میں ان کی خوشی چھیننا نہیں چاہتی۔۔ لیکن میں۔۔۔"

المیرہ نے بھیگتی خوفزدہ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جب وہ اس کی تکلیف اپنے دل میں محسوس کرتیں اسے اپنے ساتھ لگا گئی تھیں۔۔

"میں اپنے بیٹے کی غلطیوں کی معافی مانگتی ہوں آپ سے۔۔۔میں جانتی ہوں آپ نے جو اذیت برداشت کی ہے اس کے آگے میری معافی کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔۔۔مگر میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپ کے ہر دکھ کا ازالہ ہو گا۔۔۔اب کبھی آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔۔۔آپ کو معاشرے میں پھر سے وہی عزت ملے گی جس

کی آپ حقدار ہیں۔۔۔اپنے دل سے ہر وہم اور خوف نکال دیں۔۔۔"

خانم کی باتوں کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔خانم جانتی تھیں وہ تھوڑی سی خود غرض ہو رہی ہیں۔۔۔ مگر ان دونوں بچوں کی بہتر زندگی کے لیے انہیں یہی فیصلہ سب سے بہترین لگا تھا۔۔۔

انہیں اپنے بیٹے سے پوری امید تھی کہ وہ اپنے کیے کا ازالہ ضرور کرے گا۔۔۔انہیں بہرام کے انداز میں اس لڑکی کے لیے کچھ خاص نظر آیا تھا۔۔۔جس کی سب سے بڑی گواہی یہ تھی کہ

شادی کے نام سے بھاگنے والا اس رشتے کے لیے اتنی آسانی سے مان گیا تھا۔۔۔

ایک ہفتے بعد کی تاریخ فکس ہوئی تھی۔۔۔ خانم تو اس سے بھی زیادہ جلدی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر عبدل صاحب نے تیاری کے لیے ایک ہفتے کا وقت مانگا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ زندگی میں پہلی بار اپنے بابا کو اپنے کسی معاملے میں اس طرح بولتا دیکھ ہکابکا رہ گئی تھی۔۔۔ یہ وہی سب لوگ تھے جو چند دن پہلے تک اس کی صورت دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے۔۔۔۔

اس پر آتے جاتے کیچڑ اچھالا جاتا تھا۔۔۔ شمیم آرا کئی بار اسے طعنے دے چکی تھیں کہ جنگل میں ایک انجان شخص کے ساتھ تنہا رہتے اور تھانے میں گزری دو راتوں میں کیا وہ اپنی عزت محفوظ رکھ پائی تھی۔۔۔

اسی طرح کے روح کو چھلنی کرتے نجانے کتنے جملے سننے کو ملتے تھے اسے صبح شام۔۔۔

عباد اور ثمن اسے دیکھ کر نجانے کس بات کی جلن دکھانے کی خاطر یا شاید اس کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے ایک دوسرے سے

محبت کا دکھاوا کرتے تھے۔۔ جیسے انہوں نے یہ شادی اسے دکھانے کو ہی کی ہو۔۔۔

اس نے کبھی ثمن سے کوئی بغض نہیں رکھا تھا۔۔۔ اس کی ہر حرکت کو در گزر کرتی آئی تھی۔۔۔۔

مگر ثمن شروع سے ہی اس کے حسن اور دلکشی سے خار کھاتی تھی۔۔۔ اسے نیچا دکھانے کے لیے کچھ بھی کرتی تھی۔۔۔

المیرہ کو جب سے پتا چلا تھا کہ پولیس والوں کو اس کی خبر ثمن نے دی تھی اس وقت سے اس نے ثمن سے بات کرنا ہی بند کر دیا تھا۔۔۔

مگر آج تو ثمن کے بھی تیور بدلے ہوئے تھے۔۔۔ہوش تو عباد صاحب کے بھی اڑے ہوئے تھے۔۔

جسے شاید یہی لگا تھا کہ المیرہ جو بیاہنے اب کوئی نہیں آئے گا۔۔۔دنیا کے تمام مرد اسی کی طرح کم ظرف اور بزدل ثابت ہونگے۔۔۔اس کے صورت سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے اندر جھنگ چھڑی ہوئی ہے۔۔

جس لڑکی کا نام بچپن سے اسی کے ساتھ جڑا تھا۔۔۔اسے اب کسی اور کے نام ہوتے دیکھنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

المیرہ کی تو کنڈیشن ہی اس وقت الگ تھی۔۔۔اس کو وہ ہیزل انکھیں آج اپنے بے پناہ قریب محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس کی دھڑکنوں کا شور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتا جارہا تھا۔۔۔ اسے ارد گرد کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔ مگر ایک جانب بیٹھی مصباح اس کے گھر والوں کی طوطا چشمی، ان کے لہجوں میں گھلتی مٹھاس اور چہروں کے پھیکے پڑتے رنگ دیکھ بہت زیادہ لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

"المیرہ بہت بہت مبارک ہو میری جان۔۔۔ آج میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔۔۔ آج تمہارے گھر والوں کی صورتیں دیکھنے

لائق تھیں۔۔۔ مزا آگیا یار۔۔۔ ابھی تو بہرام غزنوی سے تمہارا نام پوری طرح سے جڑا بھی نہیں اور لوگوں کے رنگ ہی بدل گئے۔۔۔ واہ کیا پاور ہے بندے کی۔۔۔"

مصباح اس کی سرخ پڑتی صورت کو اگنور کرتی پورے جوش کے عالم میں اپنی خوشی کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔

"اگر یہی ساری بکواس کرنی ہے تو ابھی کہ ابھی نکلو میرے کمرے سے باہر۔۔۔۔"

المیرہ مٹھیاں بھینچے چلائی تھی۔۔۔ وہ باہر بھی ایسے ہی چیخنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔

ہر بار زندگی اسی کے آگے اتنا بھیانک مذاق کیوں کر جاتی تھی۔۔۔

"کالم ڈاؤن میری جان۔۔۔ میرا دل کہہ رہا ہے اب تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہو گا۔۔۔ پلیز اپنی شادی ہو اچھے سے انجوائے کرو۔۔۔ تمہارا ابھی خوشیوں پر حق ہے۔۔۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ ابھی ان لمحوں کی خوبصورتی کو محسوس کرو۔۔۔ آنٹی کو ہی دیکھ لو اتنا خوش کبھی پہلے انہیں دیکھا ہے تم نے۔۔۔"

مصباح اس کے گال سہلاتی محبت سے بولی تھی۔۔۔

"اس شخص سے زیادہ برا کچھ ہو بھی نہیں سکتا میری زندگی میں۔۔۔ تم ملی نہیں ہو نا اس سے۔۔۔ انتہائی اکھڑ اور بدتمیز آدمی ہے۔۔۔ یقیناً

وہ یہ شادی اپنی خانم کے مجبور کرنے پر کر رہا ہے۔۔۔خانم کو کال کر کے جو بولا میں نے وہ اسی کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔۔ تم دیکھنا وہ بعد میں میرا جینا حرام کر دے گا۔۔۔

وہ بہت برا انسان ہے۔۔۔ ایک لڑکی پر نہیں ٹک سکتا وہ۔۔۔اس کی نجانے کتنی گرل فرینڈز ہیں۔۔۔سچ کہہ رہی ہوں اگر امی کی خوشی کی بات نہ ہوتی تو کبھی اس شادی پر رضامندی نہ دیتی۔۔۔"

المیرہ کو کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔ایک عجیب سا خوف تھا جو رگ و پے میں آن سمایا تھا۔۔

وہ جب بھی بہرام غزنوی کا تصور کرتی تھی پورے وجود میں ایک سرد لہر دوڑ جاتی تھی۔۔۔

"تمہیں پریشانی کس بات کی ہے۔۔۔ کہ وہ یہ شادی اپنی مرضی سے نہیں کر رہا یا اس کی بہت ساری گرل فرینڈز ہیں۔۔۔؟؟"

مصباح کو المیرہ کا یہ نیا روپ بہت پیارا لگا تھا۔۔۔ وہ خود بھی دھیان نہیں دے پائی تھی کہ وہ پوری طرح اسی شخص کی باتوں میں الجھ چکی ہے۔۔۔

مصباح کی بات پر المیرہ نے اسے تیز نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"ایک بات کہوں آج کل کی دور میں تقریباً زیادہ تر مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔ پر اسے اس شخص کا ماضی سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔ اب بس تمہیں اتنا کرنا ہے کہ اسے اپنی ان سنہری زلفوں کے جال میں پھنسا کر کہیں اور دیکھنے کے قابل ہی نہیں چھوڑنا۔۔۔ ایک بار تمہارے محبت میں گرفتار ہو گیا دوبارہ کسی جانب دیکھ بھی نہیں پائے گا۔۔۔"

مصباح اسے پیار سے سمجھانے لگی تھی۔۔۔ مگر المیرہ اس وقت اس شخص کا ذکر بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اٹھ کر باتھ روم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔

اسے بس رونا ہی آئے جا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بہرام آپ گھر آ رہے ہیں یا نہیں۔۔۔۔"

خانم کی خفگی میں ڈوبی آواز اسپیکر سے ابھری تھی۔۔۔

"کس لیے خانم۔۔۔؟؟"

انداز لاپرواہی لیے ہوئے تھا۔۔۔

"آپ کی مہندی کا فنکشن ہے آج۔۔۔۔ آپ بھول رہے ہیں

شاید۔۔۔۔"

خانم نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔ان کے غصہ کرنے پر وہ مزید بگڑ سکتا تھا۔۔۔

"جی مگر یہ تو لیڈیز کا ہوتا ہے نا۔۔۔میرا وہاں کیا کام۔۔۔۔"

بہرام غزنوی کسی قیمت پر آنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔اس کی بات پر خانم کا دل چاہا تھا اپنا ماتھا پیٹ لیں۔۔۔۔وہ سب اس کی مہندی لے جانے کو تیار بیٹھے تھے اور اس شخص کو پرواہ ہی نہیں تھی۔۔

اس نے اب تک بمشکل کوئی اکا دکا شادی کے فنکشنز اٹینڈ کیے تھے۔۔۔وہ بھی بارات وغیرہ کے۔۔۔پہلے وہ ملک سے باہر رہا

تھا۔۔۔اور واپس آنے کے بعد بھی اسے اپنے کاموں سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔۔۔

"آپ کو بھی آنا ہو گا۔۔۔صرف دلہن کو نہیں دلہا کو بھی مہندی لگائی جاتی ہے۔۔۔آپ اب تک ایک بار بھی اپنے سسرال نہیں گئے۔۔۔آج آپ کا وہاں آنا ضروری ہے۔۔۔خدیجہ بہن ملنا چاہتی ہیں آپ سے۔۔۔نکاح پر بھی آپ سے ہی ہو کر نکل گئے تھے۔۔ آپ ہمیں سب کے سامنے شرمندہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

خانم نے اپنا ایموشنل بلیک کرنے والا آخری حربہ آزمایا تھا۔۔۔

ان کی آواز میں نمی کی ہلکی سی آمیزش دیکھ وہ انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔

دو دن پہلے ان کا نکاح ہوا تھا۔۔۔اس دن کے بعد سے وہ گھر نہیں لوٹا تھا۔۔۔اس کے دل و دماغ میں عجیب سا غبار چھایا ہوا تھا۔۔۔

اتنے دنوں سے جس لڑکی نے اس کا سکون غارت کر رکھا تھا۔۔۔

وہ اب اس کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ نکاح ہو جانے کے بعد کیا پتا وہ اس احساس سے نکل آئے پر اب تو وہ اور زیادہ ستانے لگی تھی۔۔۔

اس کا کسی بھی فنکشن میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ مگر خانم کی بلیک میلنگ تھی یا کوئی اور احساس وہ جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔

مہندی کا اہتمام خانم کی جانب سے مارکی میں کروایا گیا تھا۔۔۔ انہوں نے بہت ہی محبت کے ساتھ خدیجہ بیگم کو کوئی بھی اخراجات کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ ان کا یہی کہنا تھا کہ المیرہ اب ان کی بیٹی بن چکی تھی۔۔

جس کی ساری زم داری اب ان کی تھی۔۔۔

خانم کے اس حسن سلوک پر خدیجہ بیگم کے دل سے ہر خدشہ نکل چکا تھا۔۔۔۔ وہ بہت زیادہ خوش اور مطمئن تھیں۔۔۔ جبکہ وہیں ان

کے خاندان کے باقی لوگ۔۔۔ جنہوں نے زندگی میں کبھی خدیجہ

بیگم کے پاس جاکر ان کا حال تک نہیں پوچھا تھا۔۔۔

آج وہی سب لوگ ان کے آگے بچھے جا رہے تھے۔۔۔ خدیجہ بیگم

نے یہاں بھی کم ظرفی نہیں دکھائی تھی۔۔ وہ ان لوگوں کی سوچ

جاننے کے باوجود سب سے بہت اچھے سے ملی تھیں۔۔۔

وہ بس یہی چاہتی تھیں کہ سب لوگ ان کی بیٹی کو دعا دے کر ہی

جائیں۔۔۔

فاخر کو خدیجہ بیگم نے شادی میں آنے کا کہا تھا۔۔ مگر اس نے جاب

سے چھٹی نہ ملنے کا بہانہ بناتے آل ے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ المیرہ بھی

یہی چاہتی تھی کہ وہ آئے۔۔۔زندگی میں ایک بار تو اسے بھی اپنے بھائی کے ہونے کا احساس ہو۔۔۔

مگر فاخر نے جلد آنے کا وعدہ کرتے فلحال انہیں ٹال دیا تھا۔۔۔وہ ہر بار ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم اور المیرہ اپنے خدشات کا اظہار کرتی تھیں تو وہ انہیں اپنی باتوں سے مطمئین کر دیتا تھا۔۔

کہ وہ اپنا مستقبل سنوارنے کی خاطر یہ سب کر رہا ہے۔۔۔جس پر پھر وہ دونوں اس کی خوشی کے آگے خاموش ہو جاتی تھیں۔۔۔

عبدال صاحب نے تو کبھی اس کے بارے میں پوچھا ہی کبھی نہیں تھا۔۔۔

جیسے ان کا کوئی بیٹا ہی نہ ہو۔۔۔

شمیم آرا پہلے تو ان پر ہر حوالے سے ہی طنز کرتی تھیں۔۔ مگر آج کل ان کے تیور بدلے ہوئے تھے۔۔۔ بہت اچھے سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

جس کی وجہ صرف اور صرف بہرام غزنوی ہی تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی۔۔۔؟؟"

خانم کو پتا چلا تھا کہ دو دن سے المیرہ کو بخار نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔ وہ مسلسل دو دن اسے ملنے آتی رہی تھیں۔۔ اب بھی اس کی نظر اتارتے وہ اس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔۔۔

جو زرد رنگ کے شرارے اور لانگ شرٹ کے ساتھ پھولوں کا زیور پہنے مہندی کی دلھن بنی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اس کی سنہری بالوں میں ڈالے گئے سرخ گالوں نے ان کی دلکشی کو مزید چار چاند لگا دیا تھا۔۔

وہ پہلے ہی نازک سی تھی۔۔۔ بخار نے اس کو بالکل ہی نچوڑ دیا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی سے سامنا ہونے کی خیال سے اس کی آدھی جان ویسے ہی ہوا ہوئی پڑی تھی۔۔۔وہ اس وقت کو کوس رہی تھی۔۔جب اس نے اس شخص سے بدلہ لینے ک خیال بھی اپنے دماغ میں لایا تھا۔۔۔

آج تک اس کے ساتھ بہت سارے لوگوں نے برا کیا تھا۔۔۔مگر کسی کو بھی کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس نے اپنا انتقام لینے کی خاطر جو ایک غلط حرکت کی تھی۔۔۔اسے تو اس کی بھی اتنی بھاری سزا مل رہی تھی۔۔۔

"المیرہ ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔ تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے وہ کوئی انسان نہیں خون پینے والا درندہ ہو۔۔۔ تمہیں دیکھتے ہی نگل جانے کا خوف ہو۔۔۔"

مصباح اس کے بخار نہ اترنے کی وجہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔وہ بری طرح سے خوفزدہ تھی۔۔۔اور اب جیسے جیسے سٹیج پر جانے کا وقت قریب آرہا تھا اس کی وجود میں کپکپاہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

"یہی سمجھ لو۔۔۔ وہاں کسی درندے سے کم بھی نہیں ہے۔۔۔"

المیرہ نے اپنے ماتھے سے پسینے کی بوندیں صاف کی تھیں۔۔۔

"ویسے وہ مہندی کے ساتھ تو نہیں آئے۔۔۔خانم آنٹی کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ تھوڑی دیر تک آنے والے ہیں۔۔۔ لیکن تمہارے خاندان میں ان کی ذہنیت کے مطابق باتیں شروع ہو چکی ہیں کہ لڑکا شادی سے خوش نہیں لگتا۔۔۔شاید زبردستی کی جا رہی ہے۔۔ نکاح والے دن بھی کسی سے ملے بغیر ایسے ہی نکل گیا۔۔۔ان سب کا بس نہیں چل رہا کسی طرح کچھ کر کے تمہاری شادی رکوا دیں۔۔۔اب اللہ کرے بہرام بھائی جلدی سے آکر ان سب کے منہ بند کر دیں۔۔۔"

مصباح کی بات پر المیرہ نے گم صُم سے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ دونوں اس وقت برائیڈل روم میں تھیں۔۔۔جو انٹرنس کے بالکل ساتھ ہی تھا۔۔۔دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے اچانک سے باہر سے اٹھتے شور پر دونوں نے گھبرا کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

المیرہ گھبرا کر اٹھی تھی۔۔مصباح نے بھی ونڈو کھول کر جھانکا تھا۔۔۔ونڈو پر شیشہ لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ باہر کو نظارہ دیکھ سکتی تھیں۔۔۔مگر باہر والوں کو اندر کا کچھ نہیں دکھتا تھا۔۔۔

یہ شور بہرام غزنوی کی آمد پر اٹھا تھا۔۔۔ جس میں اس کے اپنے کزنز کے ساتھ ساتھ المیرہ کی وہ تمام کزنز شامل تھیں۔۔۔ جنہوں نے ہمیشہ ثمن کے ساتھ مل کر اسے ہر فیملی فنکشن میں بے عزت کیا تھا۔۔۔

انہیں کی خاطر المیرہ نے فیملی فنکشنز میں جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

آج وہی سب ایسے بنی ٹھنی اس کے شوہر کا استقبال کرنے کو کھڑی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ بہرام غزنوی تھا۔۔۔

اگر کوئی عام انسان ہوتا تو کسی نے اسے پوچھنا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ بہت سارے لوگ ہی اس کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔۔۔

جن کے بیچ خدیجہ بیگم کو ہنستے مسکراتے دیکھ المیرہ نہال ہوئی تھی۔۔۔وہ اسی مسکراہٹ کی خاطر ہی تو یہ سب کر رہی تھی۔۔۔

اسے زیادہ تعجب تو عبدل صاحب کو آج شمیم آرا ہے بجائے اپنی ماں کے ساتھ کھڑے دیکھ کر ہوا تھا۔۔۔ آج ایک لمبے عرصے کے بعد خدیجہ بیگم کو اپنے شوہر کا ساتھ ملا تھا۔۔۔المیرہ کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے۔۔۔

اس کی نگاہوں نے بے اختیار اندر داخل ہوتے بہت سارے افراد میں بہرام غزنوی کو تلاشا تھا۔۔۔جب اس شخص پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ جکڑی گئی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی آج سفید رنگ کے کرتا شلوار میں ملبوس گردن میں بلیک کلر کی شال کندھوں سے گزار کر آگے سینے پر ڈال رکھی تھی۔۔وہ شخص صرف اسے ہی نہیں وہاں کھڑے تمام افراد کو اپنی شخصیت کے سحر میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر چھائی دھیمی سی مسکراہٹ نجانے کتنے دلوں کی دنیا تہہ وبالا کر گئی تھی۔۔

"واؤ المیرہ کیا شاندار بندہ ہے۔۔۔ سکرین پر جو دیکھا ہے اصل
زندگی میں تو اس سے بھی کہیں زیادہ پر کشش اور وجیہہ انسان ہے
یہ۔۔۔ دیکھو کیسے سب منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ
رہے ہیں۔۔۔"

مصباح کی اپنی کیفیت بھی ایسی ہی تھی۔۔۔ المیرہ جو خود بھی کھو سی
گئی تھی مصباح کی بات پر ایک دم سے ہوش میں آتے اس کی جانب
پلٹا کر اس کا منہ بند کر گئی تھی۔۔

"اچھا بس۔۔۔ اسی ظاہری خوبصورتی کو بہت استعمال کر چکا ہے اب
تک یہ شخص۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔اسے اپنا سحر زدہ رہ جانا خفگی میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

مگر اب جو منظر سامنے آرہا تھا اس پر اس کی نگاہیں ایک پل کو پھر سے ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

بہرام غزنوی بہت ہی عزت اور احترام کے ساتھ اس کی امی کے آگے جھکا تھا۔۔۔جس کے جواب میں وہ اس کی پیشانی چومتی اس کے کندھے پر ہاتھ پھیر گئی تھیں۔۔۔

المیرہ کو اس شخص سے ایسی مہذب حرکت کی امید نہیں تھی۔۔۔وہ اب عبدل صاحب سے بغلگیر ہو رہا تھا۔۔۔

اس شخص کا غرور اور طنطنہ آئے دن سوشل میڈیا پر دکھایا جا رہا ہوتا تھا۔۔ وہاں کھڑے سب لوگوں کو وہ ایسا ہی لگا تھا۔۔۔ مگر صرف ان کے لیے۔۔۔

المیرہ کے پیرنٹس کو اس نے جو ریسپیکٹ دی تھی۔۔۔ اس بے اختیاری کے عالم میں اس کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔۔

ایسی عزت تو عباد نے بھی انہیں کبھی نہیں دی تھی اتنے لوگوں کے سامنے۔۔۔

خدیجہ بیگم کے چہرے کی رونق اب پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔وہ جیسا شخص اپنی بیٹی کے لیے چاہتی تھیں انہیں بالکل ویسا ہی مل گیا تھا اس کے لیے۔۔۔

وہ خوش کیوں نہ ہوتیں۔۔۔المیرہ واپس کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔

اس کی کپکپاہٹ میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔

"کیا ہوا تمہیں پسینے کیوں چھوٹ رہے ہیں۔۔۔اپنے میاں کو اتنی لڑکیوں کی نگاہوں کا مرکز بنے دیکھ برا لگ رہا ہے۔۔۔"

مصباح اسی پانی پلانے کے ساتھ ساتھ چھیڑتے ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ایسی نوبت کبھی نہیں آئے گی۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔

"چلو دیکھ لیں گے۔۔۔میں بھی یہیں پر ہوں۔۔۔"

مصباح کو اس کو چڑھانے میں آج بہت مزا آرہا تھا۔۔اس کے گال غصے سے پھول جاتے تھے۔۔۔کچھ ہی دیر بعد خدیجہ بیگم اور ثمن اسے لینے آئی تھیں۔۔۔

ثمن کی شکل بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کس قدر جلن اور حسد کا شکار ہے۔۔۔سب لوگوں اور خاص کر بہرام غزنوی کی نگاہوں میں آنے کی خاطر وہ اسے سٹیج پر چھوڑنے کے لیے آئی تھی۔

المیرہ کے قدم جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا قسمت پائی ہے۔۔۔کاش ایسا بندہ مجھے بھی مل جاتا۔۔۔"

ثمن کی ٹھنڈے آہیں جاری تھیں۔۔۔

مگر المیرہ اس وقت کچھ بھی سننے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔

وہ اوپر دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔

"المیرہ آپ ٹھیک ہو۔۔۔"

وہ لوگ سٹیج کے قریب پہنچ چکے تھے جب خدیجہ بیگم نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔ المیرہ بمشکل آر اثبات میں ہلا پائی تھی۔۔۔

بہرام جو اسماعیل اور ارسلان کے ساتھ ہی وہاں آیا تھا۔۔۔ اتنے لوگ اور رنگوں و بو کا سیلاب دیکھ اس کی تیوری چڑھا گئی تھی۔۔۔

دس سے پندرہ منٹ بیٹھنے کے بعد بھی وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔۔ جس کی خاطر اسے یہاں بلایا گیا تھا۔۔

اس کے علاوہ وہاں آئی تقریباً ساری لڑکیاں ہی اس کے پاس آکر تصویریں بنوا چکی تھیں۔۔۔

"خانم آپ نے مجھے یہاں نمائش میں بیٹھانے کے لیے بلوایا ہے۔۔۔
"

وہ خانم کے قریب آنے پر چڑھ کر بولا تھا۔۔۔ جبکہ اسماعیل اور ارسلان اس کی اس بے چینی کی وجہ اچھے سے سمجھ رہے تھے۔۔۔ انہوں نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی کا یہ انداز بہت انوکھا اور دلکشی بھرا تھا۔۔۔

"آپ کی دلہن پچھلے دو گھنٹوں سے تیار ہو کر بیٹھی ہیں۔۔۔ صرف آپ کا انتظار تھا۔۔۔"

خانم نے انٹرنس کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں سے داخل ہوتی اس اپسرا کو دیکھ بہرام غزنوی اپنی نگاہیں ہٹانا بھول چکا تھا۔۔۔

اسماعیل اور ارسلان سٹیج سے اتر گئے تھے۔۔۔

بہرام کو اس بات کا ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ وہ بے خودی کے عالم میں اسے تکے جارہا ہے۔۔۔ آج تک جب بھی اسے دیکھا تھا وہ ملگجے سے حلیے میں ہی پائی گئی تھی۔۔۔ اس حالت میں بھی اس نے اس کا دھیان اپنی جانب سے ہٹنے نہیں دیا تھا۔۔۔

آج تو پھر وہ پوری طرح سے غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔ وہ کیسے اپنے حواس قائم رکھ پاتا۔۔۔

اتنے دنوں سے دماغ پر چھائی بے چینی اور بے کلی ایک دم سے ہٹ گئی تھی۔۔

"ماشاءاللہ میری بہو۔۔۔ شکریہ اپنی خانم کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کرنے کی خاطر۔۔۔"

خانم کی آواز پر اس کا طلسم ٹوٹا تھا۔۔۔ المیرہ بالکل سٹیج کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی دور سے ہی اس کی وجود کی کپکپاہٹ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

وہ خود بھی نہیں سمجھ پایا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔اس کی قدم آپ ہی آپ المیرہ کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

مصباح اس کا لہنگا تھامے اسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دے رہی تھی۔۔

بہرام نے اپنا ہاتھ المیرہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔وہاں کھڑے سب لوگ آنکھوں میں ستائش لیے یہ دلفریب منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہال کی باقی لائٹس مدھم کر دی گئی تھیں۔۔۔

سارا فوکس ان دونوں پر تھا۔۔۔المیرہ کو اپنا پورا وجود سن ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس میں ہمت ہی نہیں بچی تھی کہ اپنے ہاتھ کو موو کر سکے۔۔

خدیجہ بیگم نے المیرہ کا ہاتھ تھام کر بہرام کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔۔ مہندی، چوڑیوں اور گجروں سے سجی وہ حسین کلائی بہرام غزنوی کے دل و دماغ پر مزید خوشگوار اثر چھوڑ گئی تھی۔۔۔

اس ہاتھ کی کپکپاہٹ کو وہ اپنے مضبوط ہاتھ میں دبا گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے جیسے ہی سٹیج پر قدم رکھا وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ ایک دم سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔

وہ کنارے پر تھی بہت بری طرح پیچھے جا گرتی مگر بہرام نے لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے اسے گرنے سے بچاتے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ دونوں ہی سمجھ نہیں پائے تھے کہ اتنے سارے لوگوں کے بیچ وہ ایک دوسرے کے اتنے قریب آ چکے ہیں۔۔۔ بہرام غزنوی کے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی۔۔۔ مگر المیرہ اس کا مضبوط لمس اپنے وجود پر محسوس کرتی جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم جو المیرہ کی گرنے کے خیال سے بری طرح گھبرا گئی تھیں۔۔۔بہرام کو اسے اتنے اچھے سے سنبھالتے دیکھ ان کے چہرے پر پریشانی کی جگہ سکون بکھر گیا تھا۔۔۔اب ان کی بیٹی کو سنبھالنے والا ان کے سوا کوئی اور بھی تھا۔۔

المیرہ کو ہوش اس شخص کے وجود سے اٹھتی مہک پر آیا تھا۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔جیسے کسی اچھوت شے کو چھو لیا ہو۔۔بہرام جو کچھ دیر پہلے انتہائی حسین احساسات کے زیر اثر تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ حرکت اس کے اندر غصے کی شدید لہر دوڑا گئی تھی۔۔۔

اس نے بھی ایک دم سے المیرہ کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔ آنکھوں میں غضبنا کی اتر آئی تھی۔۔ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ لڑکی صرف مجبوری کی تحت اس سے بندھ رہی ہے۔۔۔

وہ کونسا اس کے عشق میں پاگل ہو رہا تھا۔۔ اس نے بھی تو یہ شادی صرف خانم کی خوشی کے لیے کی تھی۔۔

اپنے گزرے چند لمحوں کی بے خودی پر خود کو جی پر کر لعنت ملامت کرتا وہ اس کے برابر براجمان ہوا تھا۔۔ اسے اپنے تاثرات پر بہت اچھے سے اختیار حاصل تھا۔۔۔ اسی خاطر اس نے اپنے اندرونی خلفشار کو خانم کے سامنے بھی ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

"اگر اتنی ہی نفرت تھی تو اس شادی کے لیے حامی کیوں بھری۔۔۔

"

وہ اپنے اندر اٹھتے ابال کو اس لڑکی تک پہنچنے سے روک نہیں پایا

تھا۔۔۔

"میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔"

المیرہ کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔ وہ دونوں بالکل ساتھ

ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔ وہ ٹو سیٹر صوفہ تھا۔۔۔ المیرہ صوفے کے

کنارے پر تھی۔۔۔ مگر اس کے مقابل بیٹھا شخص اتنا پھیل کر بیٹھا

ہوا تھا کہ اس کا کندھا المیرہ کے کندھے سے مس ہو رہا تھا۔۔۔

اسکی سحر انگیز مہک المیرا کو جکڑ رہی تھی۔۔۔اس کی جان اس وقت عذاب میں پھنس سی ہوئی تھی۔۔۔

"خانم کے آگے رو رو کر میری خوبیاں گنوالے کے بعد تمہیں کیا لگا تم مجھ سے بچ جاؤ گی۔۔۔ تمہیں وارن کیا تھا میرے سامنے مت آنا دوبارہ۔۔۔ مگر تم نے تو سیدھا مجھ سے نکاح ہی کر لیا۔۔۔ آج کی رات آزادی سے گزار لو۔۔۔

کل سے تمہیں میں بتاؤں گا قیدی کیسے بنایا جاتا ہے۔۔۔اور خانم کو جنگل میں تمہارے ساتھ رکھے جس سلوک کی جھوٹی کہانیاں بنا کر تم نے خانم کو بتایا ہے ان سب پر کل عمل پیرا ہوں گا۔۔۔ تاکہ اگلی بار

خانم کو میرے خلاف بتانے کے لیے تمہیں جھوٹ کا سہارا نہ لینا پڑے۔۔"

بہرام غزنوی کی گھمبیر سرگوشی المیرہ کی سانسیں روک گئی تھیں۔۔ خوف کے عالم میں اس کی رنگت زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

وہ شاید دنیا کا واحد دلہا تھا جو سٹیج پر بیٹھا اپنی دلہن کے کان میں محبت بھری سرگوشیوں سے شرم سے سرخ کرنے کے بجائے اسے اپنی سنگین دھمکیوں سے خوف سے زرد کر چکا تھا۔۔

اس میں دوبارہ کچھ بولنے کی سکت نہیں بچی تھی۔۔۔اس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی یہاں سب کے سامنے اپنی کہیں باتوں پر عمل کر جاتا۔۔۔

سب لوگ باری باری آکر مہندی کی رسمیں کر رہے تھے۔۔۔جب عباد سٹیج پر آیا تھا۔۔۔جو اتنی دیر سے نیچے کھڑا اپنے اندر اٹھتی اذیت کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"ایس ایچ او عباد۔۔۔۔ان کا سابقہ منگیتر۔۔۔

اس نے بہرام کی جانب ہاتھ بڑھاتے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔شاید اسے لگ رہا تھا کہ بہرام غزنوی اس کے عہدے سے متاثر ہو گا۔۔۔ جبکہ المیرہ کو عباد کا یہ تعارف انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی اس شخص کی دہشت بھی یاد آئی تھی۔۔ جس نے ایک ایس پی کو نہیں چھوڑا تھا۔ ایس ایچ او اس کے آگے کس کھیت کی مولی تھی۔۔۔

"یہ آخری بار تھا۔۔۔اس کے بعد میں یہ تعارف نہ سنوں ایس ایچ او صاحب۔۔۔ ورنہ آپ اپنے تعارف میں اپنا نام تک بھول جائیں گے۔۔۔"

بہرام کی گرفت اس کے ہاتھ پر اتنی سخت تھی کہ عباد کو لگا تھا اس کی ہڈیاں چٹخ جائیں گی۔۔۔ اسے لگا تھا شاید اس کے اس تعارف سے بہرام اور المیرہ کے رشتے میں کوئی مسئلہ پیدا ہو۔۔۔ مگر یہ الٹے دماغ کا مالک شخص تو الٹا اس کی جان کو آگیا تھا۔۔۔

المیرہ نے بھی ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ عباد کہنے کو ایس اتچ او تھا مگر وہ بہرام غزنوی کے کسرتی وجود اور طاقت کی آگے مچھر کے برابر بھی نہیں تھا۔۔۔ جو اس وقت اس کی سخت گرفت پر عباد کی لال پڑتی رنگت دیکھ واضح بھی ہو چکا تھا۔۔

"پلیز اس کا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔"

المیرہ کوئی ڈرامہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ سٹیج پر آتی مصباح جو سب سن اور دیکھ چکی تھی وہ بہت مشکل سے اپنا بے ساختہ امڈ آنے والا قہقہ روک گئی تھی۔۔۔

اس کے آگے آکر کھڑے ہو جانے کی وجہ سے باقی لوگوں کو اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ سٹیج پر کیا چل رہا ہے۔۔۔۔

اسے اور تو کسی کا پتا نہیں تھا۔۔۔ مگر اسے یہ شخص المیرہ کے لیے سب سے بہترین جوڑ لگا تھا۔۔۔ وہ جو اب تک لوگوں نے طنز اور طعنے سہہ کر زندگی گزارتی آئی تھی۔۔۔ یہ شخص اس سے بالکل ہی مختلف تھا۔۔

مصباح اپنی دوست کے لیے بے پناہ خوش تھی۔۔۔

اس بندے کے ساتھ اب اس کی زندگی بہت سہل گزرنے والی تھی۔۔۔ جو اس کے حوالے سے یہ چھوٹا سا طنز بھی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"

عباد اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا پانے میں ناکام ہوتا تکلیف سے بلبلاتے ہوئے بول اٹھا تھا۔۔

المیرہ عباد کی حالت دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔

اس سے بھی زیادہ خوف اسے بہرام غزنوی کی سرد پڑتی آنکھوں سے محسوس ہوا تھا۔۔۔ان ہیزل آنکھوں میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی۔۔

"پلیز اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔۔۔"

المیرہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ بہرام کے کندھے پر رکھتے اپنی جانب سے اس کا غصہ کم کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔۔اس گداز لمس پر بہرام غزنوی کے سینے میں ایک دم سے ہلچل ہوئی تھی۔۔جبکہ آنکھوں کی وحشت میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"یہ اب بہرام غزنوی کی بیوی ہے۔۔۔اپنے رویے درست کرو اور سوچ بھی۔۔۔مجھے برداشت کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔انتہائی بے مروت اور بدلحاظ انسان ہوں میں۔۔۔۔"

بہرام نے عباد کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔جس کے نیتجے میں پیچھے کی جانے لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔اس کا چہرہ مارے اہانت کے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔بنا ان کی جانب دیکھے وہ وہاں سے اتر گیا تھا۔۔۔

"دوبارہ مجھے اس طرح چھونے سے پہلے ہزار بار سوچنا ضرور۔۔۔پھر اس کے بعد یہ جرأت کرنا۔۔۔"

اس کے لرزتے نازک ہاتھ کو گھورتے وہ اس کے زرد پڑتے چہرے پر ایک نظر ڈال گیا تھا۔۔۔ موہنی سی صورت پھولوں کھ زیورات سے سجی نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔ آئس بلو آنکھیں اس کی ہیزل آنکھوں کی تاب نہ لاتے جھک گئی تھیں۔۔۔ جبکہ بہرام غزنوی کا دل تو پھر سے وہیں پر آن اٹکا تھا۔۔۔ ان سنہری زلفوں میں۔۔۔

جن کو سرخ گلابوں سے سجا کر اس کے دل پر قیامت برپا کرنے کی پوری تیاری کی گئی تھی۔۔۔

وہاں موجود سی نگاہوں سے بہرام غزنوی کو اس طرح بے خود ہو کر اپنی دلہن کو دیکھتے پایا تھا۔۔۔ جس میں اس کے اپنے خاندان کے لوگ بھی تھے۔۔۔

جن کی خوشگوار حیرت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ انہیں خانم نے یہی بتایا تھا کہ یہ لڑکی ان کی پسند کی ہے۔۔۔ ان کی دوست کے توسط سے یہ رشتہ ہوا ہے۔۔۔ انہوں نے کسی کو بھی اور کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

بہرام غزنوی کی شادی ہر دوسرے چینل کی ہیڈ لائن بن چکی تھی۔۔۔ جس کی زیادہ بڑھی وجہ بہت سارے سیاسی شخصیت کی

شرکت ہونے کے ساتھ ساتھ داؤد غزنوی کو انوائیٹ تک نہیں کیا جانا تھا۔۔

دونوں باپ بیٹے کے تعلقات کے بارے میں پہلے سے ہی سب کو علم تھا۔۔۔ مگر اب تو ان دونوں کے بیچ کی دڑار واضح طور پر سب کے سامنے آچکی تھی۔۔۔ اور اس سے بھی زیادہ اس خبر نے بہت ساری لڑکیوں کے دلوں پر بھی بجلی گرائی تھی۔۔۔

جن میں ہادیہ تبریز اور کشف مجیب سر فہرست تھیں۔۔۔ جنہوں نے بیت شدت سے یہ چاہت کی تھی۔۔۔ مگر بہرام غزنوی نے ان کو اپنے تک رسائی حاصل نہیں کرنے دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مصباح پلیز تم میرے پاس آج یہاں رک جاؤ۔۔۔مجھے بہت زیادہ گھبراہٹ ہورہی ہے۔۔۔میرا دل بند ہوجائے گا۔۔۔"

المیرہ رخصت ہوکر بہرام غزنوی کے گھر پر آچکی تھی۔۔بارات کا فنکشن بہت بڑے پیمانے پر ارینج کیا گیا تھا۔۔

بہرام غزنوی سے اس کا آج آئی کانٹیکٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس شخص کے خطرناک تاثرات اس کی گھبراہٹ میں کئی گنا اضافہ کر گئے تھے۔۔۔

اس کا اس گھر میں بہت شاندار استقبال کیا گیا تھا۔۔۔خانم اس کے بلائیں لیتی نہیں تھک رہی تھیں۔۔۔چند ایک رسموں کے بعد اسے بہرام کے بیڈروم میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔تب سے ہی اس کی ٹھیک سے سانسیں نہیں چل پا رہی تھیں۔۔۔

مصباح اور ثمن اس کے ساتھ وہاں آئی تھیں۔۔۔ ثمن تو اس گھر کو دیکھ دیکھ کر ہی غش کھا رہی تھی۔۔۔جبکہ مصباح المیرہ کے پاس بیٹھی اسے تسلیاں دے رہی تھی۔۔۔

"تم ایسے ہی گھبرا رہی ہو یار۔۔۔وہ اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔"

مصباح کی اس سے آج تھوڑی دیر بات ہوئی تھی۔۔۔ جس کے بعد سے تو وہ اس کی مزید فین بن چکی تھی۔۔۔

"تم جب کچھ جانتی نہیں ہو تو اپنی یہ فضول رائے بھی اپنے پاس رکھو۔۔۔ میں تنہائی میں ملی ہوں اس سے۔۔۔ انتہائی خوفناک انسان ہے۔۔۔۔"

المیرہ اسی پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔

جبکہ مصباح اپنا قہقہہ نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"اب مجھے یہ تو نہیں پتا نا کہ تم دونوں کے بیچ جنگل میں ایسا کیا ہوا۔۔ ایسا کیا خوفناک دیکھ لیا تم نے بہرام بھائی میں جو اس طرح لرز رہی ہو۔۔۔"

مصباح کو اسے تنگ کرنے میں بہت مزا آرہا تھا۔۔۔

"اب تم بھی طعنہ دو گی مجھے اس بات کا۔۔۔"

المیرہ نے اس کی جانب شاکی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں اب تو اس حوالے سے چھیڑ سکتی ہوں تمہیں وہ بندہ پورے کا پورا تمہارا ہو چکا ہے۔۔۔ اچھا اب میں چلتی ہوں اس سے پہلے کہ

بہرام بھائی مجھے دھکے مار کر باہر نکالیں اپنے کمرے سے۔۔۔لگ بھی تو اتنی حسین رہی ہو تم۔۔۔"

مصباح محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔المیرہ نے اس کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔

وہ سرخ گلابوں کی سیج میں بیٹھی مہرون رنگ کا عروسی لباس زیب تن کیے آسمان سے اتری حور معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

میک اپ اور زیورات نے اسکے حسن کو مزید دو آتشہ بنا دیا تھا۔۔۔

اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔۔۔ کہنیوں تک سجی مہندی کا رنگ بھی بہت گہرا آیا تھا۔۔۔ صبح سے بسمہ اور مصباح نے اسے اس بات پر بہت چھیڑا تھا۔۔۔

مصباح اسے ڈھیروں تسلیاں دیتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

المیرہ کی غیر ارادی نگاہ کمرے کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ جب بیڈ کے بالکل سامنے والی دیوار پر آویزاں اس کی دیوار گیر تصویر پر نظر پڑتے المیرہ کہ گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کی سحر انگیزی تصویر میں بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔ کل دی گئی اس شخص کی دھمکی نے اس وقت سے اس کی جان سولی پر لٹکا رکھی تھی۔۔۔ اور اب تو جیسے دل حلق تک آن پہنچا تھا۔۔۔

اسی لمحے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ بھاری قدموں کی چاپ اسے اپنے قریب آتے سنائی دے رہی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی جان اٹک گئی تھی۔۔

المیرہ کو لگا تھا اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔۔۔

پھولوں کی بھینی بھینی مہک اور مدھم روشنیوں نے ماحول کو رومانویت بخش دی تھی۔۔۔

اس کے قریب آنے پر اس کی دلفریب مہک المیرہ کے حواسوں کو جکڑ گئی تھی۔۔

وہ پھولوں کی لڑیاں ہٹاتا اس کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔المیرہ کا دل اتنے زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ اس کا شور مقابل تک بھی پہنچنے لگا تھا۔۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔گود میں رکھے ہاتھوں کو سختی سے میچ رکھا تھا۔۔۔

اس نے اپنی گھمبیر بھاری آواز میں سلام دیا تھا۔۔۔

جس کا جواب المیرہ نے سر کی ہلکی سے جنبش سے دیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر لمبا سا گھونگھٹ پڑا تھا۔۔۔پورا وقت یہ گھونگھٹ ایسے ہی اس کے چہرے پر رہا تھا۔۔۔

بہرام نے اب تک اس کا حسین روپ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

نہ ہی وہ سنہری بال اس کی نگاہوں کے سامنے آئے تھے۔۔۔اسی بے چینی کے زیر اثر اس نے ہاتھ بڑھا کر المیرہ کا گھونگھٹ الٹ دیا تھا۔۔۔جس کے نتیجے میں اس کا بھاری عروسی دوپٹہ سر سے پھسلتا پیچھے جا گرا تھا۔۔۔

بہرام کو لگا تھا اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔۔ ایسا دلفریب حسن اور دلکشی اس نے اپنی اب تک کی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

کتنی لڑکیاں اس کے قریب آچکی تھیں۔۔۔ مگر ایسی پاکیزگی بھرا معصوم حسن اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ تو ایک انتہائی گناہگار شخص تھا۔۔۔ جس کا پور پور گناہوں کی دلدل میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ یہ کو نیکی کا ثمر تھا کہ اسے یہ پاکیزگی کی مورت سونپ دی گئی تھی۔۔۔ جس کا شرم و حیا اس وقت بہرام کے جذبات کو مزید ہوا دے گیا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کے باوجود خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔

وہ کیسے خود پر پہرے بیٹھائے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ ورنہ پچھلے ڈیڑھ دو مہینوں سے اس لڑکی نے اس کا سکون برباد کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ کسی اور لڑکی کے قریب نہیں جا پایا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اسے پوری طرح سے اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔ اس وقت خود پر ضبط کے پہرے بیٹھانا کتنا مشکل تھا کہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔

اس کا دل مچل رہا تھا وہ سنہری زلفیں چھونے کو۔۔۔۔ انہیں کھلا دیکھنے کو۔۔۔ اپنے اوپر بکھیر کر محسوس کرنے کو۔۔۔

مگر وہ ان سب خواہشات کو اپنے سینے میں دبا گیا تھا۔۔۔

صرف اس خوف سے کہ وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لمس پر کراہیت دیکھنے کا متمنی نہیں تھا۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی اپنی زندگی میں کسی شے سے خوف کھائے گا۔۔۔وہ بھی سامنے بیٹھی اس دھان پان سی لڑکی سے۔۔۔

اس نے المیرہ کو دوپٹہ اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔وہ نہیں تو اس کا چھوا ہی سہی۔۔۔

جبکہ المیرہ جو بری طرح خوفزدہ تھی۔۔۔اس شخص کا یہ انداز دیکھ

وہ ہضم نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اسے ایک دم سے یہی خیال گزرا تھا کہ شاید وہ اس شخص کے معیار پر

پوری نہیں اتری تھی۔۔۔اسے پسند نہیں آئی تھی۔۔۔اسی وجہ

سے وہ اس سے فاصلے پر بیٹھا تھا۔۔

لندن سے پڑھ کر آیا تھا۔۔۔جتنا حسن وہ دیکھ اور برت چکا تھا۔۔۔

وہ اسے بھلا کہاں پسند آنی تھی۔۔

عورت اور خاص کر بیویوں والی فطری سوچ اس کے دماغ میں بھی آن ٹھہری تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اپنی اس سوچ پر وہ شرم سے سرخ ہوتی خود کر جتنی صلواتیں سنا سکتی تھی سنا دی تھیں۔۔۔

اس سے اچھی بھلا کیا بات ہو سکتی تھی کہ یہ شخص خود ہی اپنی حدود سمجھ چکا تھا۔۔۔ اس کے قریب آنے پر اسے دھتکارنا نہیں پڑا تھا۔۔۔

"میرے لیے میری خانم بہت اہم ہیں۔۔۔ انہوں نے اب تک میرے لیے بہت کچھ برداشت کیا ہے۔۔۔ میں کسی بھی وجہ سے ان

کی آنکھوں میں زرا سا آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ تم ایک بات
انہیں بہت اذیت پہنچا چکی ہو۔۔۔

جس کی بہت بڑی سزا دے سکتا تھا میں تمہیں۔۔۔ مگر خانم کی دی گئ
قسم نے مجھے روک دیا۔۔۔ وہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر
معاف کرتا ہوں میں۔۔۔ دوبارہ ایسا ہوا تو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ میں
نے یہ نکاح صرف خانم کے کہنے پر کیا ہے۔۔۔ ورنہ مجھے اپنی زندگی
میں کسی کی شراکت داری پسند نہیں ہے۔۔۔۔

اس گھر میں اکیلا رہتا ہوں۔۔۔۔ میری کوشش یہی ہو گی کہ تم خانم
کے ساتھ گاؤں والے گھر چلی جاؤ۔۔۔۔ لیکن اگر خانم نہ مانی تو

تمہیں یہیں رہنا پڑے گا۔۔ سب کے جانے کے بعد تم اپنا کمرہ شفٹ کر سکتی ہو۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔

اور سب سے ایک بات۔۔۔ ہمارے درمیانی تعلقات کی خانم سمیت کسی کو بھی بھنک نہیں پڑنی چاہیے۔۔۔ ورنہ پھر مجھے ان تعلقات کو بہتر بنانا پڑ جائے گا۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا اس کے انتہائی قریب جھکا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں المیرہ کے چہرے کو جھلسا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے الفاظ پر سن سی بیٹھی تھی۔۔۔ نجانے کیوں اندر کہیں اس کی یہ بات پھانس کی طرح چبھ گئی تھی کہ وہ یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ صرف خانم کے کہنے پر ہوا تھا سب۔۔۔

"اپنے دوپٹے کی پنز کھول کر اسے اتار کے دو مجھے۔۔۔"

وہ اس کے چہرے پر اپنی سانسیں چھوڑتا خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔ المیرہ کی خوشبو اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔

اس کی نوز پن پر بار بار نگاہیں بھٹک رہی تھیں۔۔۔ اس کے لبوں پر سجی ڈارک مہرون لپسٹک بہرام حواس معطل کر رہی تھی۔۔۔

"کک کیوں۔۔۔۔؟؟"

المیرہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ اس کا دوپٹہ کیوں مانگ رہا ہے۔۔۔

اس شخص کی سانسوں کی گرمائش نے اس کے حواس بکھیر دیئے تھے۔۔۔

"پنز کھولو ورنہ میں کھینچ لوں گا۔۔۔"

اس کی سانسیں بوجھل ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی کمر پر سیٹ کی گئی دوپٹے کی پنز کھولنے کے لیے زرا سا اپنی جگہ سے ہلی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں اس کی نوز پن سے بہرام کے ہونٹ ٹکرائے تھے۔۔۔

المیرہ کے پورے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔۔یہ اس کی غلطی سے ہوا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو الزام نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

جبکہ بہرام کی حالت اس سے بھی زیادہ غیر ہوئی تھی۔۔۔اس کا ضبط جواب دینے لگا تھا۔۔۔

وہ لڑکی جتنی دیر کر رہی تھی اس کے لیے ہی مشکل بڑھ رہی تھی۔۔۔

بہرام کے ہونٹوں کی تشنگی اس زرا سے لمس پر بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ جھکا تھا اور اس کی نوز پن کے مقام پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔جس کے ساتھ ہی المیرہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

یہ لمس اور جان لیوا قربت اس کی نازک جان پر بہت بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔۔۔ مگر وہ پھر بھی پنز کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اس کا یہ لرزتا کپکپاتا وجود بہرام کے دل پر مزید قیامت برپا کر رہا تھا۔۔

اس کے ہونٹ نوز پن سے ہوتے المیرہ کے گداز لبوں کے قریب آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اسے اپنی سانسیں بہرام کی سانسوں سے الجھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ان لپسٹک سے سجے ہونٹوں کی کپکپاہٹ بہرام کو مزید بہکا رہی تھی۔۔۔

المیرہ جو یہی سوچ کر آئی تھی کہ اس شخص کو اپنے قریب نہیں آنے دے گی۔۔۔اگر اس نے ایسی ویسی کوئی حرکت کی تو وہ شور مچا دے گی۔۔۔چاہے پھر جو مرضی ہو۔۔

مگر اس وقت اس کی آواز تک نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔اسے روکنا تو دور کی بات تھی۔۔

جب اسی لمحے اسے بہرام کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔ جس پر وہ ایک دم سے گھبراتی اپنی جگہ سے زرا سا ہلی تھی۔۔۔ جس کے نیتجے میں اس کے ہونٹ بے انتہا قریب موجود بہرام کے ہونٹوں سے ٹکراتے ان کے ضبط کے سارے بندھن توڑ گئے تھے۔۔

بہرام غزنوی اپنے پورے ہوش وحواس میں رہتے اس کے ہونٹوں کی اس بے ساختہ گستاخی پر انہیں پوری طرح سے اپنی قید میں لے گیا تھا۔۔ المیرہ کے ہاتھ اس کی کمر پر بندھے پنز کھولتے اب پوری طرح سے بہرام کے ہاتھوں کی گرفت میں قید تھے۔۔۔

وہ ذرا سی مزاحمت بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنیں سینے میں طوفان برپا کر گئی تھیں۔۔۔۔

اس کی سانسیں تو اس کے اختیار میں ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش میں مزید اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔جو اس کے لبوں کو پوری طرح سے اپنی جاگیر مانتا ان پر پوری طرح سے اپنی اجارہ داری قائم کر گیا تھا۔۔۔

اس کے شدت بھرے لمس پر المیرہ کو اپنے ہونٹ اب جلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔اس کی سانسیں اٹک رہی تھیں۔۔۔۔

لبوں کے ساتھ ساتھ اسے بہرام کے ہاتھ اپنی کمر پر حرکت کرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔وہ ایک ایک کر کے دوپٹے کی پنز بھی کھول رہا تھا۔۔۔

جب تک ساری پنز نہیں کھلی تھیں۔۔۔اس شخص نے اس کے لبوں کو آزادی نہیں بخشی تھی۔۔۔

پنز کھولتے ہی اس کا دوپٹہ اپنے قبضے میں لیتا وہ اس کی سانسوں کو آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ المیرہ کا وجود بالکل بے جان ہو چکا تھا۔۔۔

"گڈ نائٹ۔۔۔۔۔"

اس کے کان پر اپنی سانسوں کی تپش چھوڑتا وہ اس کے لرزتے کانپتے وجود اور نم آلود کپکپاتے لبوں پر ایک خمار آلود نگاہ ڈالتا اس کا دوپٹہ لیے اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ نزاکت اس کے جذبات کو مزید بھڑکا گئی تھی۔۔۔

اس کا یہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک تھا۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر المیرہ نے اپنی سختی سے میچی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔وہ جا چکا تھا۔۔۔

مگر المیرہ کو ابھی بھی اپنے ہونٹ اس کے جلتے لمس سے دہکتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

شکر ہے وہ چلا گیا تھا۔۔۔المیرہ سمجھ نہیں پاتی تھی کہ اس کے

سامنے اسے کیا ہو جاتا تھا۔۔

وہ اس شخص کا مقابلہ کیوں نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

"میرا دوپٹہ۔۔۔۔"

کافی دیر بعد جا کر اپنی سانسوں کو نارمل کرتے اسے اپنے دوپٹے کا

خیال آیا تھا۔۔۔وہ اس کا دوپٹہ لے کر کیوں گیا تھا۔۔۔لباس چینج

کر کے مرر کے سامنے کھڑے اس کی نگاہ اپنے لبوں کی سرخی پر ٹھہر

سی گئی تھی۔۔۔وہ منظر یاد کرتے وہ جی جان سے کانپ اٹھی

تھی۔۔۔

جسم پر ایک دم سے لرزا طاری ہوا تھا۔۔۔ چہرے کی رنگت اس قدر لال ہوئی تھی کہ جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس شخص کے خیال سے اس کے چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔ اس تو عادت تھی ایسے ہی کسی کو بھی چھونے کی محسوس کرنے کی۔۔۔

اب بھی کسی ایسی ہی عورت کے پاس گیا ہو گا۔۔۔

اس خیال کے آتے ہی المیرہ کے چہرے پر نفرت بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

وہ واپس بیڈ پر آتے کمفرٹر سے خود کو اچھی طرح کور کرتی لیٹ گئی تھی۔۔۔بہت دیر تک کروٹیں بدلنے کے بعد کہیں جا کر اسے نیند آئی تھی۔۔۔اس کی نیند ہمیشہ سے بہت اچھی رہی تھی۔۔۔تکیے پر سر رکھتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر جاتی تھی۔۔۔

مگر جب سے اس کی ملاقات بہرام غزنوی سے ہوئی تھی اس دن کے بعد سے اس کی نیند ایسے ہی روٹھ گئی تھی اس سے۔۔۔وہ سحر انگیز آنکھیں اسے سونے ہی نہیں دیتی تھیں۔۔ آج تو دماغ اس بات میں بھی الجھا ہوا تھا کہ وہ اس کا دوپٹہ کیوں لے کر گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی خوشبو سانسوں میں رچی بسی ہوئی تھی۔۔۔ آج نیند مزید دیر سے مہربان ہوئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پوری رات فارم ہاؤس پر جاگتے گزار کر وہ صبح بھی نیند نہ آنے پر اچھا خاصا جھنجھلایا ہوا گھر واپس آیا تھا۔۔۔ جہاں باقی سب موجود تھے سوائے اس کے۔۔۔

بہرام کو یہی لگا تھا شاید وہ کمرے میں ہو۔۔۔ مگر کمرا ابھی خالی دیکھ اس کا موڈ مزید خراب ہوا تھا۔۔۔

"وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟"

روم سے نکلتے اس کا پہلا ٹکراؤ ارسلان سے ہی ہوا تھا۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

ارسلان ایک دم سے انجان بنا تھا۔۔ پہلی بار تو اس شخص کی یہ تڑپ دیکھنے کو مل رہی تھی۔۔۔

بہرام نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔ وہ اسے اچھی خاصی سنانے والا تھا۔۔۔

جب خانم کو آتے دیکھ وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"خانم ان کی وہ گم ہو گئی ہیں۔۔۔ ذرا بتائیں ان کو ان کی وہ کہاں گئی ہیں۔۔۔؟؟"

ارسلان کی آج تک اس کی ہاتھوں درگت بنی تھی۔۔۔ آج اسے پہلی بار اسے چھیڑنے کا موقع ملا تھا۔۔۔ بہرام کی خونخوار نگاہوں سے اپنی جان بچاتا وہ خانم کا سہارا لیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس سے کوئی بعید نہیں تھی خانم کا لحاظ کیے بغیر کوئی شے اٹھا کر اس کے سر پر دے مارتا۔۔۔ اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اور جب اس کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی وہ ایسے ہی خونخوار بنا رہتا تھا۔۔۔

"خیال آگیا آپ کو کہ آپ کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔ جسے کل رات بہت ہی دھوم دھام کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے بیاہ کر لائے ہیں آپ۔۔۔"

خانم سخت خفا لگی تھیں اسے۔۔

"خانم کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

وہ ان کے قریب آتا انہیں اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔ انتہائی خطرناک گینگسٹر جس کا اپنا باپ اس سے خوف کھاتا تھا۔۔ وہ اپنی خانم کے سامنے اتنا ہی نرم گو بن جاتا تھا۔۔۔

"آپ رات بھر اپنے کمرے میں نہیں گئے۔۔۔المیرہ انتظار کرتیں رہیں آپ کا۔۔۔ صبح میں نے جا کر اٹھایا ہے انہیں۔۔۔"

خانم کی بات پر بہرام کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔اس لڑکی نے پھر سے جھوٹ بولا تھا خانم کے آگے۔۔۔

وہ کیوں رات کو کمرے سے نکل آیا تھا یہ بات وہ بھی بہت اچھے سب جانتی تھی۔۔۔

ایک تو وہ اسے کمفرٹ دینے کی خاطر اپنا کمرہ اس کے لیے چھوڑ گیا تھا۔۔۔اوپر سے وہ خانم کے سامنے اسے ہی غلط ٹھہرا گئی تھی۔۔۔۔

آج وہ لڑکی نہیں بچنے والی تھی اس کے ہاتھوں۔۔۔

اس نے خانم کے سامنے اپنی صفائی پیش نہیں کی تھی۔۔ وہ اب اس کی بیوی تھی وہ اسے خانم کے سامنے بھی جھوٹا ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"آئم رئیلی سوری۔۔۔۔ ایک ضروری کام آگیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے جانا پڑا۔۔۔ آپ کی لاڈلی بہو کہاں پر ہیں۔۔۔ میں ان سے مل کر ان سے بھی اس غلطی کا حساب برابر کرلیتا ہوں۔۔۔۔"

بہرام کی بات پر خانم اپنے بیٹے کی لاعلمی پر افسوس کر کے رہ گئی تھیں۔۔

"وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔۔رسم کے مطابق وہ صبح ہی اپنے گھر والوں کے ساتھ میکے چلی گئی تھیں۔۔۔اب آپ جائیں گے اور انہیں لے کر آئیں گے۔۔۔اگر ان سب نے اصرار کیا تو آپ کو رات وہاں رکنا بھی پڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

خانم کی بات پر اس کی کشادہ پیشانی شکنوں سے بھر گئی تھی۔۔۔اسے یہ رسم انتہائی فضول لگی تھی۔۔

خانم نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس سے شادی کے حوالے سے جو بھی کرنے کو کہیں گی وہ مانے گا۔۔۔اور اب وہ اپنے اس وعدے کا خوب فائدہ اٹھا رہی تھیں۔۔۔

وہ رات بھر نہیں سو پایا تھا۔۔۔ انکار کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر پھر جس کی وجہ سے سو نہیں پایا تھا۔۔

اس کے بغیر اس گھر میں بھی کیا خاک نیند آپانی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا نکاح کرنے کے بعد کیا پتا اس کی وہ گھٹن زدہ کیفیت ٹھیک ہو جائے۔۔۔ وہ مسئلہ تو حل ہو چکا تھا۔۔۔ مگر جو یہ نیا مرض لگا تھا۔۔۔

اس سے اب کیسے چھٹکارا پانا تھا وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہم بتا نہیں سکتے آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں کتنی خوشی ہو رہی

ہے۔۔۔"

عبدل صاحب اس سے بغلگیر ہوتے خوشی سے بھرپور لہجے میں

بولے تھے۔۔۔۔وہ آج پہلی بار ان کے گھر آیا تھا۔۔۔

جو اس مغرور شخص کے شیانے شان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔وہ

سب اس کا گھر دیکھ کر آچکے تھے۔۔۔

جس کے بعد سے تو شمیم آرا کو اپنا گھر مزید چھوٹا لگنے لگا تھا۔۔۔

انہیں یہ بات کسی صورت ہضم نہیں ہو پا رہی تھی کہ المیرہ اب اس

گھر میں رہنے والی تھی۔۔۔

گوارہ تو انہیں یہ کسی قیمت پر نہیں تھا۔۔۔ مگر فلحال وہ المیرہ سے

بہت اچھے تعلقات رکھنا چاہتی تھیں۔۔۔

تاکہ اپنی دوسری بیٹی کو اس گھر میں بیاہ سکیں۔۔۔۔ انہیں اب ثمن

کے حوالے کی گئی اپنی جلد بازی پر بہت پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔ خدیجہ

بیگم داماد کے معاملے میں ان سے بازی مار گئی تھیں۔۔۔

وہ سب سے مل کر ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا مگر المیرہ ابھی تک اسے

نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا موڈ مزید بگڑ رہا

تھا۔۔۔۔

اوپر سے ان لوگوں نے گھر کے لوگوں کے علاوہ محلے کے بھی لوگ اکٹھے کر رکھے تھے اس سے ملنے کے لیے۔۔۔

وہ پہلے سیاستدان کا بیٹا تھا اور اب خود وہی ابھرتا ہوا دبنگ سیاستدان بن رہا تھا۔۔۔

جس کے بے خوف بیانات کی وجہ سے لوگ اسے بہت زیادہ پسند کر رہے تھے۔۔۔ سیاسی شخصیت کی شمولیت کے ساتھ ساتھ عوام کے درمیان بھی اس کی مقبولیت تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔۔

اسی وجہ سے یہاں بھی اس کی آمد کا سن کر باہر لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔۔۔ جنہیں اس کے گارڈز نے روک رہا تھا۔۔۔

مگر اندر بیٹھے رشتہ داروں کو وہ باہر نہیں نکال سکتا تھا۔۔

خدیجہ بیگم کے ساتھ ساتھ عبدل صاحب اور شمیم آرا بھی اس کے تیور دیکھ گھبرا گئی تھیں۔۔۔سب کو وہاں سے اٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

"ثمن المیرہ کو بلاؤنا۔۔۔"

شمیم آرا کی بات پر ثمن اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جس کی نگاہیں بہرام سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

المیرہ تک پیغام پہنچاتی وہ پھر سے بہرام کے سامنے آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

آج تک ہمیشہ اس کی نظر المیرہ کی ہر شے پر رہی تھی۔۔۔

چاہے جتنی بھی عام شے ہو اس سے چھینی تھی۔۔۔اس کا منگیتر تک چھین لیا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی تو پھر بہت بڑی آسامی تھی۔۔۔

اسے کیسے جانے دیتی۔۔۔بہرام غزنوی کو لڑکیوں کی بہت اچھے سے پہچان تھی۔۔۔وہ پہلی ملاقات میں ہی اس لڑکی کے ارادے جان چکا تھا۔۔۔

اس لیے اسے زرا سا بھاؤ بھی نہیں دیا تھا۔۔

"السلام و علیکم !"

عبدل صاحب اور صادق صاحب کے ساتھ بیٹھا وہ سیاست کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا۔۔۔ صادق صاحب ان سب لوگوں میں اسے معقول انسان لگے تھے۔۔۔

جب کچھ دیر بعد اس کی زوجہ محترمہ وہاں تشریف لائی تھیں۔۔۔ مگر اس نے ایک کے بعد دوسری نگاہ ڈالنے کی جرأت نہیں کی تھی بہرام کی جانب۔۔۔

"کہاں تھیں آپ۔۔۔؟؟؟ میں یہاں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔۔؟"

وہ شخص اتنا اچھا بالکل بھی نہیں تھا کہ ارد گرد بیٹھے لوگوں کا خیال کرتا۔۔۔

المیرہ اسی خاطر تو اسے بدلحاظ اور بد تمیز کہتی تھی۔۔۔اس کا انداز باقی سب کو نارمل ہی لگا تھا۔۔۔ مگر المیرہ ہی ان ہیزل آنکھوں کی وارننگ دیکھ پائی تھی۔۔۔

"بیٹا ہم نے تو آج آپ کے لیے گھر پر ڈنر کا اہتمام کیا ہے۔۔۔اگر آپ آج رات یہی رک جائیں تو ہمارے لیے بہت خوشی کی بات ہو گی۔۔۔ ہم جانتے ہیں ہمارا گھر آپ کے جتنا۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم لہت محبت پاس لہجے میں بولی تھیں۔۔۔ان کے لہجے میں محسوس کی جانے والی جھجھک اور تھوڑی سے احساس کمتری بھی تھی۔۔۔المیرہ نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بہرام اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ محسوس کر چکا تھا کہ جیسے اس کے لیے اس کی خانم اہم تھیں۔۔۔۔ویسے ہی المیرہ کے لیے اس کی امی۔۔۔

المیرہ نے امید بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ وہاں رکنے کے لیے حامی بھر گیا تھا۔۔۔جو سنتے ہی سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

اپنی امی کی خوشی دیکھ المیرہ کے لب بھی دھیرے سے مسکرائے تھے۔۔۔

اس پر نگاہیں گاڑھے بیٹھا بہرام غزنوی لبوں کی اس حسین جنبش کو اپنی انکھوں کے راستے دل میں اتار گیا تھا۔۔۔

وہ پچھلی تین راتوں سے سویا ہی نہیں تھا۔۔۔اس وقت اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

آنکھیں بھی لال ہو چکی تھیں۔۔۔جو خدیجہ بیگم نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔انہوں نے اس کے آرام کی غرض سے المیرہ کو روم میں لے جانے کو کہا تھا۔۔۔

جو سنتے المیرہ کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔ مگر وہ اس وقت انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

بہرام کے لیے خاص طور پر اس گھر کا سب سے اچھا کمرہ ریڈی کیا گیا تھا۔۔۔

ان دونوں کو اندر جاتا دیکھ ثمن کے ساتھ ساتھ باقی بھی بہت ساری نگاہوں میں ناپسندیدگی بھری تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

بہرام غزنوی کے بارے میں انہوں نے جتنا سنا تھا وہ اس سے بھی زیادہ مغرور نکلا تھا۔۔۔کسی اور کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"خانم سے کیا بول کر آئی ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ دونوں جیسے ہی روم میں داخل ہوئے۔۔۔ بہرام اس کی کلائی دبوچتا اسے اپنے سامنے کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔ میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

المیرہ نے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا۔۔۔

مگر بہرام کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔ نگاہیں اس کے شفاف چہرے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ ان گداز مہندی سے سجے ہاتھوں کی مہک اور ملائمت بہرام کی صحت پر بہت اچھا اثر ڈال گئی تھی۔۔۔

مگر اس کی اکھڑ مزاجی ابھی بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ نیند کا غلبہ دماغ پر طاری ہو چکا تھا۔۔

"مجھے آپ کا اس طرح چھونا نہیں پسند۔۔۔پلیز دور رہ کر بات کریں مجھ سے۔۔"

المیرہ بھی اس پر کم غصہ نہیں تھی۔۔۔اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزار کروانے کے چکر میں وہ اس کی ہتھیلی پر اپنے ناخن گاڑھ گئی تھی۔۔۔اس لڑکی کی اس نفرت پر بہرام اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔۔

لیکن پھر اگلے ہی لکھے سر جھٹک گیا تھا۔۔۔اسے فرق نہیں پڑتا تھا ایسی نفرتوں اور ناپسندیدگیوں سے۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں نے ایسا کوئی شوق پال رکھا ہے۔۔۔یا میں تمہیں چھونے کے لیے مرا جا رہا ہوں۔۔۔ تمہارے شوہر کو لڑکیوں کی تو بالکل بھی کمی نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی تمہیں چھونے کی کوئی چاہ ہے۔۔۔"

وہ بھی جوابا حساب بے باک کر گیا تھا۔۔۔ مگر ہاتھ اب بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

وہ اسے زچ کر رہا تھا اور وہ ہو رہی تھی۔۔۔اس کی سرخ پڑتی رنگت بہرام کو مزید مزا دے گئی تھی۔۔۔اس کا یہ خفگی بھرا روپ بھی بہرام کو بہت پسند آیا تھا۔۔۔

وہ ہر روپ میں حسین لگتی تھی۔۔۔اس نے کل سے اس کے انداز میں یہی بدلاؤ محسوس کیا تھا کہ وہ اب پہلے کی ملاقاتوں کی طرح سہمی یا حراساں نہیں تھی۔۔۔

اس کی بیوی بن کر وہ مقابلے پر اتر آئی تھی۔۔

وہ جانتی تھی اسے خانم کا سپورٹ تھا۔۔۔جس کا وہ اچھا خاصہ فائدہ بھی اٹھا رہی تھی۔۔۔

ہاں اس سے بات کرتے وقت گھبراہٹ کا شکار ہوتی تھی یا پھر شاید اس کی قربت سے۔۔۔

اس لڑکی کو ڈرانے میں تو اسے ہمیشہ سے مزا آتا تھا۔۔۔وہ جتنا پیچھے ہو رہی تھی بہرام اتنا ہی اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی کلائی آزاد کروانے کی تگ و دو میں ہلکان ہو چکی تھی۔۔

اسی کوشش میں اس کے سر سے دوپٹہ ڈھلک گیا تھا۔۔۔

بہرام کی نگاہیں ان سنہری زلفوں سے الجھ گئی تھیں۔۔۔

"میں نے کہا تھا خانم سے کچھ الٹا سیدھا مت بولنا۔۔۔پھر کیوں انہیں کہا کہ میں رات پھر کمرے میں نہیں آیا۔۔۔ جھوٹ کیوں بولا ان سے۔۔۔۔"

اس کی کمر ے میں اپنا بازو حمائل کرتا وہ اسے اب اپنے قریب تر کرتے بولا تھا۔۔۔المیرہ جو اس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔۔اس کے ایک دم سے اتنے قریب آجانے پر اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس کا بازو المیرہ کے بالوں کی چٹیا کو چھو رہا تھا۔۔۔اس کی گرفت نرم بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"خانم کو اگر یہ بتاتی کہ آپ آکر چلے گئے تھے تو شاید ان کو یہ بات زیادہ عجیب لگتی اس لیے میں نے مصلحتاً جھوٹ بول دیا۔۔۔"

المیرہ نے اپنی جانب سے عقلمندی دکھائی تھی۔۔۔جو سنتے بہرام

اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اس کے بہت قریب اس کے سینے سے لگی کھڑی

تھی۔۔۔ایک عجیب سا احساس تو جو بہرام کے اندر سکون بھرنے لگا

تھا۔۔۔اس کا نرم گرم سار عنائیاں بکھیر تا وجود بہرام غزنوی کے

دل کے تار چھیڑ رہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کا پابند ہو رہا تھا۔۔۔

جو وہ نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔اس نے کوئی قسمیں وعدے دے کر

شادی نہیں کی تھی۔۔

بلکہ اسی لڑکی کی بے وقوفی کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا۔۔ مگر اس کے باوجود جب سے اس نے نکاح نامے پر سائن کیا تھا اس کا دل اس لڑکی کے سوا اور کسی کا طلبگار ہی نہیں رہا تھا۔۔

وہ نشہ جو شراب پی کر نہیں چڑھا تھا۔۔ وہ اس وقت اس سرخ رنگ کے لباس میں ملبوس المیرہ کو دیکھ کر چڑھنے لگا تھا۔۔

"میں نے کل ہی وارن کیا تھا کہ خانم کے سامنے کسی قسم کی غلطی بیانی مت کرنا۔۔ پھر کیوں اپنا یہ عقلمندانہ جھوٹ بولا۔۔۔ مُجھے خانم کی نگاہوں میں گرانا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب لے آیا تھا۔۔۔ المیرہ اس کی انہیں گرم سانسوں سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

"آئم سوری آئندہ نہیں کرونگی۔۔۔"

وہ اس سے کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ ایک باؤنڈری رکھنا چاہتی تھی دونوں کے بیچ۔۔۔ مگر یہ شخص اسے پوری طرح سے اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتا تھا۔۔۔

"آئندہ مجھ سے پوچھے بغیر گھر سے نہیں نکلو گی تم۔۔۔"

بہرام غزنوی نے ایک نیا حکم جاری کیا تھا۔۔۔۔

"خانم سے پوچھ کر آئی تھی میں۔۔"

وہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔ بہرام کی تیز ہوتی گرم سانسیں اب اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کا طواف کرتیں اسے جھلسانے لگی تھیں۔۔۔۔

"میں تمہارا شوہر ہوں خانم نہیں۔۔۔۔"

اس کے حواسوں پر خماری چڑھنے لگی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

المیرہ نے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔ جو کے جواب میں بہرام اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"میں سونے لگا ہوں۔۔۔ڈنر سے پہلے جگانا مت مجھے۔۔۔"

اس کے بالوں کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتا وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کتنی دیر سوئیں گے۔۔۔۔؟؟"

المیرہ اچھی طرح واقف تھی کہ یہ شخص اپنے کہے سے پہلے نہیں جاگنے والا تھا۔۔۔۔ڈنر میں ابھی چھ گھنٹے تھے۔۔۔

"ڈنر سے پہلے اٹھا دینا مجھے۔۔۔اور جب تک میں سو رہا ہوں یہی بیٹھی رہو تم۔۔۔"

اسے کمرے میں ہی رکھے کا کہتا وہ شرٹ اتار تا بیڈ پر نیم دراز ہو چکا تھا۔۔۔

"کک کیا۔۔۔ آپ یہاں اتنا وقت نہیں سو سکتے۔۔۔ اور باہر سب آپ سے ملنے آرہے ہیں۔۔ گھر والے بھی موجود ہیں۔۔۔ وہ سب کیا سوچیں گے ہم اس طرح روم میں۔۔"

بات کی اختتام پر اس کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔ اس کی یہ حالت دیکھ بہرام کے اعنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔ یہ شرم وحیا اس کا دل لوٹ کر لے گئی تھی۔۔

"تمہارے گھر والے تمہاری طرح کے بے وقوف نہیں ہیں۔۔

انہیں بھی پتا ہو گا کہ نئے دلہا دلہن روم میں کیا کرتے ہیں۔۔۔کوئی

ڈسٹرب نہیں کرے گا۔۔۔"

بہرام اپنی شرٹ اس کے منہ پر اچھالتا انکھیں موند گیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر المیرہ کی رنگت مزید لال ہوئی تھی۔۔۔اس کی

شرٹ سے اٹھتی مہک سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

"مگر ہم ایسا تو کچھ نہیں کر رہے۔۔۔تو آپ مجھے جانے دیں

باہر۔۔۔"

المیرہ کو اب بھی اس سے بہت خوف رہتا تھا۔۔۔وہ اس کے جو روپ دیکھ چکی تھی اس کے حکم سے روگردانی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔مگر گھبراہٹ کی عالم میں اسے یہ خیال نہیں رہا تھا کہ وہ کیا الفاظ ادا کر گئی ہے۔۔۔

وہ اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی کھڑی تھی۔۔۔۔جو آنکھیں بند کر کے بھی وہ شخص محسوس کر سکتا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے اوپر کھینچ چکا تھا۔۔۔

المیرہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔جو یقیناً باہر تک گئی تھی۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

"تو تم چاہتی ہو ہم وہ سب کریں۔۔۔جو نئے نویلے دلہا دلہن کے بیچ ہوتا ہے۔۔۔"

بہرام اس کے بالوں کی چٹیا پر انگلیاں پھیرتا ان کا گداز پن اپنے دل میں اترتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

المیرہ کی رنگت شرم سے سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس سے مسلسل بحث کر رہی تھی۔۔۔خود سے بحث کیا جانا اسے سخت ناپسند تھا۔۔۔

ایسا تو خانم بھی نہیں کرتی تھیں۔۔۔ مگر یہ لڑکی مسلسل اسے ڈسٹرب کیے ہوئے تھی۔۔۔

باہر دروازے کے قریب ہوتی قدموں کی آہٹ پر اسے محسوس ہوا تھا کہ یقیناً شمیم آرا یا ثمن وغیرہ میں سے ہی کوئی باہر اس کی ٹوہ میں کھڑا تھا۔۔۔ اس کی چیخ سن کر باہر نجانے وہ کیا سوچ رہی ہونگی۔۔۔

المیرہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔"

المیرہ نے اس کی گرفت اپنی کمر سے ہٹانی چاہی تھی۔۔۔ جو بہت مضبوط تھی۔۔۔

بہرام کے لمس پر اس کے چہرے پر پھیلتی ناگواری بہرام کو عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔اس نے ایک دم سے اپنا حصار ہٹا لیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کے ضبط کا ٹھیک ٹھاک امتحان لینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

نجانے کیوں مگر اس کے چہرے پر اپنے لمس سے آنے والی ناگواری اس کا سکون برباد کر جاتی تھی۔۔۔ایک بے چینی اور اضطراب پورے وجود میں سرایت کر جاتا تھا۔۔۔کیا اس کی وجہ سے اس لڑکی کے ساتھ غلط ہوا تھا۔۔

وہ اس جیسا گناہگار اور بدکار شخص ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔

بہرام غزنوی کو کبھی کسی سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ مگر المیرہ سے پڑنے لگا تھا۔۔ ان آئس بلو آنکھوں کے ناگواریت اور کراہیت بھرے تاثرات اسے بہت بری طرح سے افیکٹ کر رہے تھے۔۔۔

المیرہ اس کے آزاد کرنے پر دور صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

جبکہ بہرام غزنوی کی نیند ایک بار پھر سے غارت ہو چکی تھی۔۔۔

اسے شدت سے اپنی وہ بے فکری بھرے نیند یاد آئی تھی۔۔ یہاں تو اسے شراب بھی میسر نہیں تھی۔

وہ دوہرے عذاب کے زیر اثر تھا۔۔۔

"تمہارے پاس سیپلنگ پلز ہیں تو مجھے لا کر دو۔۔۔۔"

المیرہ جو کن اکھیوں سے اسے مسلسل کروٹیں بدلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے ایک دم سے اٹھ کر اپنی جانب دیکھنے پر وہ گڑبڑاتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔مگر بہرام کی زیرک نگاہیں اس کی یہ چوری پکڑ چکی تھیں۔۔۔۔

"نن نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔"

المیرہ نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔یہ شخص ویسے نہیں اٹھتا تھا۔۔ پلز کھا کر تو اس نے آج کی تاریخ میں اٹھنا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر بہرام کی بے حد سرخ پڑتی انکھوں کو دیکھ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی۔۔

"پین کلر۔۔۔"

وہ تکیے سے سر ٹکائے بیٹھا تھا۔۔

یہ لڑکی جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ یہاں صرف اس کی خوشی کی خاطر اپنے کتنے اہم کام چھوڑے بیٹھا تھا۔۔اگر وہ چاہتا تو بنا کسی کا لحاظ کیے اسے یہاں سے لے کر جا سکتا تھا۔۔

مگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔

"وہ بھی نہیں ہے۔۔"

المیرہ کا سر پھر سے نفی میں ہلا تھا۔۔

"تو منگوا دو۔۔"

وہ اب کی بار اپنی سرخ ڈوروں سے سجی ہیزل آنکھیں اس کی جانب اٹھا گیا تھا۔۔۔

المیرہ جو پہلے سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔اس کی آئس بلو آنکھیں اس شخص کی آنکھوں کی سحر انگیزی میں جکڑی گئی تھیں۔۔

وہ آئس بلو آنکھوں کی ٹھنڈک بہرام کے سینے میں جلتی اس ان دیکھی آگ کو بجھا گئی تھیں۔۔۔۔

"مم میں پتا کرتی ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"بیٹھ جاؤ اب کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

بہرام غزنوی کو اس کا ڈوز مل چکا تھا۔۔۔وہ تکیے کو اپنے کسرتی بازوؤں میں دبوچتا سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔۔

المیرہ نے حیرت زدہ سا ہوتے اسے دیکھا تھا۔۔۔جواب بہت آرام سے سو رہا تھا۔۔۔

المیرہ اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔وہ وہاں سے باہر جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر پھر اس کی دی گئی وارننگ پر وہ اتنی ہمت پیدا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس شخص کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھتی وہ کتنے ہی لمحے کھڑی اسے گھورتی رہی تھی۔۔۔

ابھی اتنی شدید نیند آنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔یقیناً وہ رات بھر کسی لڑکی کے ساتھ رہا ہو گا۔۔۔المیرہ کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنا برا انسان تھا۔۔ پھر بھی وہ اس سے حقارت محسوس کیوں نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔وہ اس کے قریب آتا تھا۔۔

اپنی مرضی سے اسے چھو بھی لیتا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کے انداز میں اس کے میں چھپا گریز المیرہ کو عجیب سے احساس سے دوچار کر جاتا تھا۔۔۔وہ بار بار اس کی جانب متوجہ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ واپس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔مگر اس کی نظریں بے اختیاری کے عالم میں بار بار اس کی جانب ہی اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔جو اب بہت ہی سکون سے سویا ہوا تھا۔۔۔

مگر المیرہ کا سکون غارت ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ نے تو کمال ہی کر دیا غزنوی صاحب۔۔۔ایسا کیا کہا آپ نے اس لڑکی کو کہ اس نے بہرام غزنوی کو شادی کے لیے راضی بھی کر لیا اور اتنے شاندار طریقے سے یہ شادی پایہ تکمیل تک بھی پہنچ گئی۔۔۔۔"

سیف اللہ صاحب اور کرنل صابر کی خوشی کا آج ایک الگ ہی لیول تھا۔۔ان کی بنائی گئی پلاننگ پہلی بار کامیاب ہوئی تھی بہرام کے خلاف۔۔۔

اس کے دشمن اس کے دوستوں سے زیادہ اس سے باخبر رہتے تھے۔۔انہیں اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ بہرام اس

لڑکی میں انٹرسٹڈ تھا۔۔۔دل کا معاملہ بیچ میں آچکا تھا۔۔ورنہ وہ یہ نکاح کبھی نہ کرتا۔۔۔

"ابھی اس بات کی بھنک بھی کسی کو نہیں پڑنی چاہیے۔۔۔وہ لڑکی ویسی بالکل بھی نہیں ہے جیسا ہم نے سمجھا اسے۔۔۔انتہائی مضبوط کردار کی مالک ہے وہ۔۔۔مجھے نہیں لگتا پیسہ خرید پائے اسے۔۔۔ ابھی جو چل رہا ہے اسے چلنے دو۔۔۔کچھ وقت کے بعد بتاؤں گا کیا کرنا ہے۔۔۔بہرام کو کمزور اور بے خبر سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی۔۔۔

میرا خون ہے وہ۔۔۔ چاہے مجھ سے دور رہا ہے۔۔ مگر اس کی فطرت سے واقف ہوں میں۔۔ وہ اتنی جلدی نہ تو اس لڑکی پر اعتبار کرے گا اور نہ ہی اسے اپنے قریب کرے گا۔۔"

غزنوی صاحب کرسی کہ پشت سے سر ٹکائے پر سوچ انداز میں بولے تھے۔۔

بہرام نے اپنی شادی میں ان کے بڑے بڑے مخالفین کو مدعو کیا تھا۔۔۔ مگر انہیں جان بوجھ کر نہ بلا کر ہر جگہ ان کا تماشا بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ وہ جہاں جا رہے تھے انہیں ان کے بیٹے کی شادی کی مبارک باد دی جا رہی تھی۔۔۔

ان کے رعب کی وجہ سے کسی نے زبان سے اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر ان کے پیٹھ پیچھے جو تبصرے کیے جا رہے تھے وہ ان کے غصے کو مزید ہوا دے گئے تھے۔۔۔

انہوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ آج تک کچھ بھی غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر اس کی نفرت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ہر بار نیا وار کرتا تھا۔۔۔ آج پورا دن وہ گھر سے ہی نہیں نکلے تھے۔۔۔

سیف اللہ صاحب اور کرنل صابر ان سے مل کر جا چکے تھے۔۔۔۔ جب ہادیہ اور نور ایک ساتھ اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"انکل آپ کے بیٹے نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔"

ہادیہ کی سوجی آنکھیں اور اتری رنگت بتا رہی تھی کہ وہ کل سے کتنی اذیت کا شکار ہے۔۔

وہ ایک بڑے باپ کی بگڑی اولاد تھی۔۔۔ آج تک جو بھی چاہا تھا اسے پا لیا تھا۔۔۔

مگر اس کے دل کی سب سے بڑی چاہت بہرام غزنوی اس کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔ وہ اچھا خاصہ اسے شیشے میں اتار چکی تھی۔۔۔ اگر وہ لڑکی بیچ میں نہ آتی تو اب تک وہ بہرام غزنوی کو اپنے نام لگوا چکی ہوتی۔۔۔ وہ کسی سے کم نہیں تھی۔۔۔

اس کے حسن کے چرچے ہر زبان پر ہوتے تھے۔۔۔اس کے سرکل کے نجانے کتنے مرد اس کے خواہاں تھے۔ مگر وہ مرمٹی تھی تو بہرام غزنوی پر۔۔۔

جو اسے منہ لگانے کو بھی تیار نہیں تھا اب۔۔۔ نجانے اس کی بیوی نے اس پر کیا جادو کر دیا تھا کہ وہ اب کسی بھی دوسری لڑکی کو منہ نہیں لگا رہا تھا۔۔۔۔

"تھوڑا صبر کرو بیٹا وہ آپ کے پاس ہی آئے گا۔۔۔ بچپن میں اس کا نام سب سے پہلے آپ کے ساتھ ہی جڑا تھا۔۔۔ بھلا کیسے اسے کوئی

اور آپ سے چھین سکتا ہے۔۔۔وہ اس لڑکی کو زیادہ دیر تک اپنے ساتھ نہیں رکھے گا۔۔۔

میرا بیٹا شروع سے ہی بہت مغرور اور زیادہ کی چاہ کرنے والا ہے۔۔۔دیکھنا ایک ہفتہ نہیں تو ایک مہینے میں اس کا دل بھر جائے گا اس لڑکی سے۔۔۔"

غزنوی صاحب خود بھی جانتے تھے کہ وہ ہادیہ کو جھوٹی تسلی دے رہے ہیں۔۔۔بہرام غزنوی کے لیے اس لڑکی کو حاصل کرنا مشکل نہیں تھا۔۔۔

اگر اس نے اس کے ساتھ صرف ٹائم پاس کرنا تھا تو۔۔۔وہ ہر طرح سے پستی میں گھرا شخص نکاح کی اہمیت سمجھتا تھا۔۔۔اگر اس نے المیرہ کو اپنایا تھا تو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔

ہادیہ کو اس وقت وہ بد ظن نہیں کر سکتے تھے۔۔۔کیونکہ وہ ان کے ایک بہت خاص دوست کی بیٹی تھی۔۔۔جس کی ابھی سیاست میں انہیں بہت زیادہ ضرورت تھی۔۔۔

ہادیہ کے اندر ان کی بات سن کر پھر سے امید جاگ گئی تھی۔۔۔

جبکہ نور نے نخوت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔اسے اب اپنے باپ کے ان گیمز سے چڑ ہونے لگی تھی۔۔۔

اسے اپنا سوتیلا بھائی پہلے بہت برا لگتا تھا۔۔۔ جس کی وجہ صرف یہی تھی کہ اس کے باپ کی زبان پر صرف بہرام کا نام ہی ہوتا تھا۔۔۔

اسے اپنے باپ سے کبھی ویسا پیار نہیں ملا تھا۔۔۔ جو اس نے ان کے ہر انداز میں اپنے سوتیلے بھائی کے لیے پایا تھا۔۔۔

پر اب نجانے کیوں اسے وہ محبت فریب لگنے لگی تھی۔۔۔

اسے اپنے ہی باپ سے چڑ ہو چکی تھی۔۔۔۔ ماں تو اس کی پہلے ہی اپنی دنیا میں مگن تھی۔۔۔ دنیا جہان کے سوشل ویلفیئر کے کام کرنے تھے۔۔۔ مگر اپنی ہی اولاد کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

نور کا اب کئی بار دل چاہتا تھا کہ وہ بہرام سے ملے۔۔۔ مگر اس کی شخصیت کے رعب کے آگے وہ اتنی جرأت کبھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"المیرہ تم مجھے میسج کیوں کر رہی ہو۔۔۔ بہرام بھائی کو برا لگے گا۔۔۔۔"

مصباح ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے گھر آئی تھی۔۔ جب المیرہ کے میسجز دیکھ حیران ہوئی تھی۔۔

"خاک برا لگے گا۔۔۔اس شخص کی نیندیں ہی پوری نہیں ہوتیں۔۔۔"

تپ کر جواب دیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب بہرام بھائی سو رہے ہیں۔۔۔؟"

مصباح اس کے سڑے ہوئے انداز پر اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔وہ یہاں سونے کے لیے ہی تو آئے ہیں۔۔۔اپنے گھر نیند نہیں آتی انہیں۔۔۔۔"

المیرہ کو نجانے کیوں بہت غصہ تھا اس شخص پر۔۔۔جو وہ اس کے سامنے تو نکال نہیں سکتی تھی۔۔۔

"لگتا ہے تم نے رات کو انہیں سونے نہیں دیا۔۔۔اتنی حسین بیوی پاس ہو تو کس کافر کا دل چاہے گا سونے کو۔۔۔"

مصباح کی شوخیاں جاری تھیں۔۔۔

مگر اس کی بات پر المیرہ کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔۔۔مصباح کے میسجز آتے رہے تھے۔۔۔مگر اس نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اسے بہرام غزنوی کا اپنے قریب آنا پسند نہیں تھا۔۔۔مگر وہ کسی اور لڑکی کی قریب جاتا اب یہ بات بھی اسے گوارہ نہیں تھی۔۔۔وہ

بہت کوشش کر رہی تھی کہ اسے اس شخص کے کسی بھی عمل سے
فرق نہ پڑے۔۔۔

کیونکہ بہرام نے اسے اپنی زندگی میں صرف خانم کی وجہ سے شامل
کیا تھا۔۔۔اس کی نزدیک اسکے ہونے نہ ہونے کی کوئی اہمیت نہیں
تھی۔۔

مگر وہ اس معاملے میں بے حس نہیں بن پا رہی تھی۔۔۔

لبوں سے وہ نہ تو بہرام کے سامنے اپنی اس خفگی کا اظہار کرنے کا
ارادہ رکھتی تھی اور نہ یہ شخص اس کی سننے اور ماننے والا تھا۔۔۔

اسے ایسے ہی بیٹھے پورے پانچ گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔وہ یہاں اپنی امی سے ملنے آئی تھی اور یہ انسان اسے اپنی وارننگ کے زیر اثر یہیں بیٹھائے ہوئے تھا۔۔۔

باہر سے کسی نے بھی انہیں ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر وہ اچھی خاصی خفت کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔۔

باہر نکل کر اسے جن نگاہوں کا سامنا کرنا پڑتا وہ سوچ کر ہی اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔۔

"یہ کب اٹھیں گے۔۔۔۔؟؟"

المیرہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ڈنر کا ٹائم ہونے والا تھا مگر وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

المیرہ اب اچھی خاصی پریشان ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے بوکھلاہٹ میں خدیجہ بیگم کو کال ملا دی تھی۔۔۔

"امی وہ تب سے سوئے ہیں ابھی تک اٹھ بھی نہیں رہے۔۔۔باہر سب کیا سوچ رہیں ہونگے۔۔۔"

اس کی روہانسی آواز سنتیں خدیجہ بیگم اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھیں۔۔

"المیرہ اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔ باہر کوئی کچھ نہیں سوچے گا۔۔۔ میں نے تو شکر کیا ہے وہ ان لوگوں کے بیچ سے اٹھے ہیں۔۔۔ اپنے خاندان والوں کا پتا تو ہے تمہیں۔۔۔

بہرام کو بھی ہمارے خلاف کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔۔۔

ان کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔ اچھی بات ہے تھوڑا سا ریسٹ کر لیا۔۔۔ اب اپنے سر پر پریشانیوں کو سوار کرنا چھوڑ دو۔۔۔ خوش رہو اور اپنے شوہر کو بھی خوش رکھو۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے اسے سمجھاتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"امی تو مجھے ہی سمجھائیں گی۔۔ انہیں کیا پتا ان کا داماد کیسا ہے۔۔۔"

المیرہ نے اب کی بار خانم کو کال ملا دی تھی۔۔

"خانم بہرام اٹھ ہی نہیں رہے۔۔۔"

اس کی فکر میں ڈوبی آواز سنتے خانم کو بے ساختہ اس پر پیار آیا
تھا۔۔۔وہ اس سے ڈرتی تھی اور اس کی ساری شکایتیں انہیں لگاتی
تھی۔۔۔

"تو اٹھا دو نا آپ۔۔۔"

اس کی شکایت سنتے خانم کے پاس اس وقت یہی تجویز تھی۔۔۔

"میں اٹھاؤں۔۔۔"

المیرہ کی جھجھک پر ان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی جتنا بے باک اور دبنگ شخصیت کا مالک تھا۔۔۔اس کی بیوی اتنی ہی شرم وحیا سے لبریز ایک مشرقی لڑکی تھی۔۔۔رب نے بھی کیا خوب جوڑ بنایا تھا۔۔

خانم اب بہت خوش اور مطمئین ہو چکی تھیں۔۔۔انہیں پوری امید تھی المیرہ ان کے بیٹے کو سنبھال لے گی۔اب کسی غلط سمت نہیں جانے دے گی۔۔۔

اسے اپنی معصومیت سے ایسے باندھے گی کہ وہ کسی اور سمت دیکھ ہی نہیں پائے گا۔۔

خانم کی طرف سے بھی کوئی حل نہ مل پاتے موبائل سائیڈ پر رکھتی وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ڈنر کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسے ہی بے سدھ پڑا ہوا تھا۔۔۔

"اٹھ جائیں آپ پلیز۔۔۔"

المیرہ نے دور کھڑے اسے آواز دی تھی۔۔ مگر مقابل کی کان پر جوں تک نہیں رینگی تھی۔۔۔

"کیا کروں میں اب۔۔۔؟؟"

یہ شخص نجانے اس سے کس بات کا بدلہ لے رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی زندگی میں آیا تھا وہ کچھ اور سوچنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔پہلے ان سحر انگیز آنکھوں نے جکڑ رکھا تھا اور اب یہ پورے کا پورا انسان اس کے لیے آزمائش بن چکا تھا۔۔

"سنیں۔۔۔پلیز اٹھ جائیں ناڈنر کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔"

زرا سا مزید قریب ہوتے اسے پکارا تھا۔۔

جب اسی لمحے وہ کروٹ کے بل سیدھا ہوتا اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتا اسے بیڈ پر اپنے آگے گرا گیا تھا۔۔۔المیرہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ جیسے ہی بیڈ پر گری وہ اپنے

سینے کے نیچے سے تکیہ ہٹاتا اب اسے اسی پوزیشن میں اپنی قید میں
لے گیا تھا۔۔

"کوئی رہ گیا ہے تو اسے بھی بتا دو کہ تمہارا شوہر سو رہا ہے۔۔۔"

وہ اسے پوری طرح اپنی شکنجے میں لیے اس کی گردن میں اپنی گرم
سانسیں اتارتے بولا تھا۔۔۔

المیرہ کو اس کے بھاری وجود کے نیچے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی
تھیں۔۔وہ اس افتاد پر اس بری طرح سے گھبرا گئی تھی کہ اس سے
بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

اوپر سے اس کا کیا جانے والا طنز اس کے ہوش اڑا گیا تھا۔وہ جاگ بھی رہا تھا اور اس کی باتیں سن بھی رہا تھا۔۔۔

المیرہ کی رنگت مزید سرخ پڑی تھی۔۔۔

"میری سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔پلیز ہٹیں اوپر سے۔۔۔"

اس کی دلفریب مہک المیرہ کی سانسوں میں گھلنے لگی تھی۔۔

المیرہ کو اس کے ہونٹ اپنی گردن سے ٹکراتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

اس کے بائیں پہلو میں زور سے ہلچل ہوئی تھی۔۔۔

مگر وہ اس وقت بخشنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی کہی ہر بات کے الٹ جا رہی تھی۔۔۔جو اسے ہر گز پسند نہیں تھا۔۔۔

"میں نے کہا تھا ناہمارے درمیانی تعلقات کے بارے میں کسی کو مت بتانا۔۔۔۔"

بہرام کے ہاتھ نے اس کے سنہری بالوں کو چھوا تھا۔۔۔

نجانے کب سے انہیں چھونے کی تڑپ اس کے سینے میں دفن تھی۔۔۔جسے آج وہ روک نہیں پایا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں محسوس کی جانے والی دیوانگی تھی۔۔۔المیرہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

ایک پل یہ شخص اسے پوری طرح سے اگنور کر دیتا تھا۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ اس پر اپنی تمام تر شدتیں نچھاور کرتا اس کے حواس چھین لیتا تھا۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں بتایا۔۔۔میں نے تو صرف یہ کہا کہ آپ سو رہے ہیں۔۔۔"

وہ آج بھی پہلے دن کی طرح اس کے خوف میں گرفتار تھی۔۔۔جو بات بہرام کو مزید بہکا رہی تھی۔۔۔

"تو اس کا کیا مطلب بنتا ہے راپنزل۔۔۔۔"

بہرام کو اس کی بالوں کا نشہ ہونے لگا تھا۔۔۔وہ خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔

"مم میرا نام المیرہ ہے۔۔۔"

وہ اسے اس نام سے کیوں پکارتا تھا۔۔۔کیا وہ کسی اور لڑکی کو اس میں تصور کرتا تھا۔۔۔اپنی کسی معشوقہ کو۔۔۔

"اور میرا نام بہرام غزنوی ہے اپنی بات بار بار دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔میں نے کہا تھا ہمارے درمیانی تعلقات کی بھنک اگر

کسی کو بھی پڑی تو میں یہ دوری مٹانے میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔ تمہیں میری باتیں سمجھ کیوں نہیں آتیں۔۔۔"

اس کا لہجہ انتہائی سنگین ہوا تھا۔۔۔

جبکہ المیرہ اس کی دھمکی پر سہم گئی تھی۔۔۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"

المیرہ اس کے حصار میں بالکل پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔ جو بار بار اس کے بالوں کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس کی بوجھل دہکتی سانسیں المیرہ کی گردن جھلسا گئی تھیں۔۔۔ وہ اس پر اپنا پورا وزن ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

نجانے کیوں اسے زچ کرنے میں مزا آتا تھا اسے۔۔۔

"تم چاہے پوری دنیا میں نشر کرتی پھرو۔۔۔"

وہ اس کی نادانی معاف کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

المیرہ کو لگا تھا اس کا دم گھٹ جائے گا۔۔۔

جب اسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا بہرام کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

اس نے فوراً سے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔ جس کی سکرین پر جگمگاتی لڑکی کو دیکھ المیرہ کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

یہ وہی لڑکی تھی جسے اس نے اس دن بہرام کے بے انتہا قریب کلب میں دیکھا تھا۔۔۔

"لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔۔۔ آئندہ ایسی حرکت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔ خانم کو یہی لگنا چاہیے کہ ہم دونوں کے درمیان سب اچھا چل رہا ہے۔۔۔ اور نہ ہی ہر دوسرے انسان کے سامنے اپنی پرسنل لائف کھولنے کی ضرورت ہے۔۔"

بہرام نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔ اس کے اوپر سے ہٹتے ہی المیرہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔ مگر اس کا دوپٹہ وہیں بہرام کے نیچے دب گیا تھا۔۔۔

المیرہ اس کی جانب سے رخ موڑتی وہاں سے ہٹ گئ تھی۔۔اس لڑکی کے کال آتے ہی بہرام کی بدلتی ٹون المیرہ کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر گئ تھی۔۔۔

وہ اسکی بیوی تھی۔۔۔ جس پر وہ دوسری عورتوں کو ترجیح دے رہا تھا۔۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا اب جتنا ہو سکتے اس انسان سے دور رہے گی۔۔۔۔

نہ ہی کسی سے اس کے بارے میں کچھ بھی ڈسکس کرے گی۔۔۔

وہ جتنا ہو سکتا تھا اسے اگنور کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

اس کے بعد ڈنر تک اس کی بہرام سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

نہ ہی بہرام نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

دونوں کے بیچ سرد مہری سی ان ٹھہری تھی۔۔۔وہاں سے واپسی پر وہ

اسے گھر ڈراپ کر تا خود نجانے کہاں نکل گیا تھا۔۔۔۔

یقیناً اسی لڑکی کے پاس۔۔۔المیرہ یہی سوچتی اندر آگئی تھی۔۔

جہاں خانم اس کی منتظر تھیں۔۔۔انہیں دیکھتے المیرہ نے فوراً سے اپنا

موڈ درست کیا تھا۔۔۔وہ اب اس شخص کو اپنے قریب آنے کا کوئی

موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"بہرام کہاں ہے۔۔۔؟؟"

خانم نے اسے اپنے پاس بٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔

"اپنے دوست کی طرف گئے ہیں۔۔۔ کہہ رہے تھے تھوڑی دیر تک واپس آجائیں گے۔۔۔"

المیرہ نے بروقت بہانہ بنایا تھا۔۔ جس پر خانم اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

"ہم سب کل واپس جارہے ہیں۔۔ اب آپ نے ہی اس گھر کو سنبھالنا ہے اور میرے بیٹے کو بھی۔۔۔"

خانم اس کے چہرے کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

جس کے چہرے پر سجی مصنوعی مسکراہٹ آن سے چھپ نہیں سکی تھی۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں۔۔۔وہ اتنی آسانی سے کسی ایک عورت کے آگے سرنڈر کرنے والا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ جس دلدل میں دھنسا ہوا تھا وہاں سے نکلنا بہت مشکل تھا۔۔۔

انہیں ایک دم سے ملال نے گھیر لیا تھا۔۔۔

کیا اپنی خود غرضی میں وہ اس معصوم لڑکی کے ساتھ زیادتی کر بیٹھی تھیں۔۔۔

"آپ پلیز یہیں پر رہیں ناخانم۔۔۔میرا آپ کے بغیر دل نہیں لگے گا اس گھر میں۔۔۔"

المیرہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔اسے خانم کا بہت زیادہ سہارا تھا۔۔۔ان کے جانے کے بعد وہ پوری طرح سے اس شخص کے رحم و کرم پر آجاتی۔۔۔جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"آپ بہرام کے ساتھ مجھے وہاں ملنے آتی رہیے گا نا۔۔میں بھی آپ دونوں کو بہت مس کروں گی۔۔۔مگر کی چاہتی ہوں آپ دونوں ایک ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں۔۔۔"

خانم اسے پیار سے سمجھانے لگی تھیں۔۔۔ جس پر المیرہ خاموشی کے ساتھ سر ہلا گئی تھی۔۔۔ وہ مزید اصرار نہیں کر سکتی تھی۔۔

کیونکہ اگر یہ بات بہرام کے کانوں تک پہنچ جاتی تو اس نے پھر سے بھڑک اٹھنا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

خانم اور باقی سب اگلے دن ہی چلے گئے تھے۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں وہ پورا دن بور ہوتے گزار دیتی تھی۔۔۔ بہرام کی راتیں باہر گزرتی تھیں۔۔۔ صبح کے وقت وہ کہیں لوٹتا تھا اور وہ بھی اپنے بیڈروم

میں سوتے ہوئے گزار دیتا تھا۔۔۔اور شام کو پھر سے نکل جاتا تھا۔۔۔

المیرہ نے اپنا بیڈ روم الگ کر لیا تھا۔۔۔جس پر بہرام نے بھی کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔۔۔وہ خود یہی چاہتا تھا المیرہ اس سے دور رہے تھے۔۔

المیرہ کے لیے ایک ڈرائیور اور گاڑی ہمہ وقت دستیاب ہوتی تھی۔۔۔وہ جب چاہے۔۔جہاں چاہے جا سکتی تھی۔۔

بس ایک بار اسے بہرام کو کال کر کے انفارم کرنا ہوتا تھا۔۔۔وہ بھی کئی بار وہ اس کی کال بھی پک نہیں کرتا تھا۔۔۔المیرہ بھی اس کے گھر

آنے اور جانے کے ٹائم پر اپنے روم میں رہتی تھی۔۔۔ تا کہ اس سے کم سے کم سامنا ہو۔۔

دو گھنٹے پہلے ہی المیرہ نے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

جس کے بعد وہ نیچے ٹی وی لاؤنج میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ خدیجہ بیگم سے کال پر بات کرنے کے بعد اس نے خانم کو کال ملائی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم اب بہت ہی خوش اور مطمئین تھیں۔۔۔ انہیں وہاں بھی اپنا مقام ملنے لگا تھا۔۔۔

اس کی شوہر کے اونچے نام اور حیثیت نے سب کے رویے کو بدل دیا تھا۔۔۔

شمیم آرا اور باقی سب کا رویہ ان کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا تھا۔۔

المیرہ نے انہیں کی خاطر ہی تو یہ شادی کی تھی۔۔۔انہیں پر سکون دیکھ وہ بھی خوش تھی۔۔۔خدیجہ بیگم نے اسے بتایا تھا کہ فاخر بھی کچھ دنوں میں واپس لوٹ آئے گا۔۔۔جس کی وجہ سے ان کی خوشی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

"خانم آپ کی بہت یاد آتی ہے۔۔۔پلیز کسی دن ملنے آجائیں۔۔۔'

خانم اتنی اچھی اور محبت کرنے والی خاتون تھیں کہ المیرہ تھوڑے سے عرصے میں ہی ان سے بہت زیادہ اٹیچ ہو گئی تھی۔۔۔

"آپ دونوں آجاؤنا یہاں۔۔۔میں بھی بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔

میرے پاس رہ لینا کچھ دن۔۔۔"

خانم کی بات پر المیرہ کا دل چاہا تھا وہ ان کے پاس جائے۔۔۔مگر

بہرام کی جو مصروفیات تھیں اسے نہیں لگا تھا کہ وہ آمادہ ہو گا۔۔۔

"بہرام سے بات کرواؤ میری۔۔۔میں کہتی ہوں انہیں۔۔۔"

اس کی خاموشی پہ خانم نے بہرام سے بات کروانے کو کہا تھا۔

"جی۔۔۔؟؟"

المیرہ گھبرا گئی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

"کیا بہرام گھر پر نہیں ہے؟؟"

اس کے بولنے سے پہلے ہی خانم دوسری جانب سے سمجھ چکی تھیں۔۔۔رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔

اس کے اس وقت گھر پر نہ ہونے کا سن کے خانم خفگی میں اسے کال کر سکتی تھیں۔۔۔

"نن نہیں خانم وہ گھر پر ہی ہیں۔۔۔شاور لے رہے ہیں۔۔۔نیچے آتے ہیں تو میں انہیں کہہ دوں گی آپ سے بات کر لیں گے۔۔۔"

المیرہ نے بہت مشکل سے بہانا گھڑا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں انتظار کر لیتی ہوں۔۔۔"

خانم مشکوک ہو چکی تھیں۔۔۔انہوں نے تھوڑی دیر بعد دوبارہ کال کرنے کا کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"اب کیا کروں۔۔۔خانم تو دوبارہ کال کریں گی۔۔۔"

المیرہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔خانم نے دوبارہ کال کر دی تو اس کا جھوٹ پکڑا جانا تھا۔۔۔اور اگر اس نے سچ بول دیا تو بہرام کی وارننگ یاد کرتے وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

کچھ سوچتے اس نے بہرام کو کال ملادی تھی۔۔

"بولو۔۔۔۔"

پہلی بیل پر اس کی کال پک کرتے وہ اس کے کچھ کہنے سے بھی پہلے بول گیا تھا۔۔

اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔۔ کہ وہ اپنی بات کہے اور کال کاٹ دے۔۔

"خانم نے کال کی تھی۔۔۔"

المیرہ نے اسے جلدی سے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔

"تو تم کہہ دیتی میں کسی کام سے باہر گیا ہوا ہوں۔۔۔۔ جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ میں نہیں آ سکتا۔۔۔"

بہرام نے سرد لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔ المیرہ کی رنگت بھی غصے سے سرخ ہوئی تھی۔۔

یہ شخص اس کی ہر بات کے الٹ جاتا تھا۔۔۔ دونوں کے بیچ آج بہت دنوں بعد بات ہو رہی تھی۔۔

اتنے دنوں سے ان کا آمنا سامنا بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے بلاوجہ جھوٹ بولنے کا۔۔ اگر میں بتا دیتی کہ آپ رات بھر گھر سے باہر رہتے ہیں تو خانم نے آپ سب ناراض ہونا تھا اور آپ نے پھر سے مجھے غصے ہونا تھا کہ میں نے ان کیوں بتایا۔۔۔"

المیرہ بھی اس کے بے زاری بھرے انداز پر اسی کے ٹون کی میں جواب دیتے بولی تھی۔۔۔

دوسری جانب موجود بہرام غزنوی کے لبوں پر لمحے بھر کو مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

"میں نے آج تک ایک بار بھی غصہ نہیں کیا تم پر۔۔۔ جھوٹ بولنے کی عادت ہے کیا تمہیں۔۔۔"

بہرام نے شراب کی بوتل کو لبوں سے لگایا تھا۔۔

اتنے دنوں بعد اس کی آواز سن رہا تھا۔۔۔ دل بے چین ہو اٹھا تھا۔۔۔

"میں خانم کو بول دوں آپ گھر پر نہیں ہیں۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔یہ شخص اپنی باتوں سے کب پلٹ جائے اسے بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

"نہیں رکو۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔"

دل کی اس راپنزل کو دیکھنے کی خواہش زور پکڑنے لگی تھی۔۔۔اتنے دنوں سے خود کو پتھر بنائے ہوئے تھا۔۔۔پر اس کا یہ خفگی بھرا لہجہ اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اسے کوئی پرواہ نہیں تھی وہ آئے یا نہ آئے۔۔۔

ریموٹ ہاتھ میں پکڑے وہ اپنا پسندیدہ سیریل دیکھ رہی تھی۔۔۔

جس میں لڑکے کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔لڑکی روتے ہوئے ہاسپٹل کی جانب جا رہی تھی۔۔۔المیرہ افسوس بھری نگاہوں سے سکرین پر نگاہیں گاڑھے اندر آتے بہرام غزنوی کی آمد سے بھی انجان رہی تھی۔۔۔

جو اس کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔

المیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نیوی بلو ڈریس پینٹ میں وہ اپنی سحر انگیز آنکھوں کے ساتھ اسے گھور رہا تھا۔۔۔المیرہ نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

سکرین پر چلتے سین کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔۔۔ جنہیں چھپانے کے لیے وہ پھر سے سکرین کو گھورنے لگی تھی۔۔

"خانم کو کال کرو مجھے پھر واپس جانا ہے۔۔۔"

حاکمانہ لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔

"آپ خود کر لیں۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے مدھم سی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں گھلی آنسوؤں کی آمیزش پر بہرام نے حیرت سے اس کے بہتے آنسوؤں کو دیکھتے سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں اس لڑکی کا شوہر مر چکا تھا اور وہ اس سے لپٹ لپٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

"واٹ نان سینس یہ کیا دیکھ رہی ہو تم۔۔۔ اور اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔"

بہرام غزنوی پہلے ہی اچھی خاصی بے چینی کا شکار تھا۔۔ اس کے آنسوؤں کو دیکھ اس کا اضطراب مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے المیرہ کے ہاتھ سے ریموٹ لیتے بنا دیکھے چینل ہی چینج کر دیا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔مجھے دیکھنے دیں۔۔۔میرے رونے سے آپ کا بل تھوڑی نا آرہا ہے۔۔۔ریموٹ واپس کریں مجھے۔۔۔"

المیرہ کو اس کا یوں دھونس جمانا سخت زہر لگا تھا۔۔وہ اس سے ریموٹ چھیننے کے لیے آگے ہوئی تھی۔۔۔بہرام نے جان بوجھ کر ریمورٹ والا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔۔۔المیرہ غصے کے عالم میں اسے چھیننے کے چکر میں بنا سوچے سمجھے آگے اس کے قریب آن ٹھہری تھی۔۔۔

بہرام جان بوجھ ریموٹ پیچھے کر رہا تھا۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھوں کی گدازیت بہرام کو پانے ہاتھ پر اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ سے ریموٹ چھڑوانے کی کوشش کرتی اس سے پوری طرح ہاتھا پائی پر اتر آئی تھی۔۔۔ وہ صوفے پر پنجوں کی بل اوپر اٹھی بہرام کے کندھے پر اپنا پورا وزن ڈالے ہوئے تھی۔۔

جو دیکھ بہرام کے دماغ میں گستاخ خیال آن ٹھہرا تھا۔۔۔ وہ ایک دم سے صوفے کی ہینڈ پر اپنی پشت ٹکاتا پیچھے کی جانب ہوا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں المیرہ بھی اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی اس کے اوپر آن گری تھی۔۔۔

المیرہ کا چہرا بہرام کے چہرے سے آن ٹکرایا تھا۔۔۔

دونوں لمحے بھر کے لیے اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔ بہرام کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنے قریب آجائیں گے۔۔۔ان کی سانسیں آپس میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

بہرام کی گرفت ریموٹ پر ڈھیلی ہو چکی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کا دھیان ان آئس بلو آنکھوں میں ٹھہرے آنسوؤں نے بھٹکا دیا تھا۔۔۔ جو اس کی آنکھوں سے بہتے لبوں کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

ایک فرضی سین پر کوئی اتنا کیسے رو سکتا تھا۔۔۔

اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔

وہ ان آنسوؤں کو چننے کے لیے آگے ہوا ہی تھا۔۔۔جب المیرہ کے چہرے پہ ناگواریت بھرے تاثرات پھیلے تھے۔۔۔

"پلیز دور رہیں مجھ سے۔۔۔ آپ کے منہ سے شراب کی سمیل آرہی ہے۔۔۔"

المیرہ کی بات پر بہرام کی آنکھیں ایک دم سے سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے سینے پر ہتھیلیاں جماتے اس کے اوپر سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ بہرام غزنوی کے دل پر اس کے یہ الفاظ بہت کاری وار کر گئے تھے۔۔۔

اس کا دماغ غصے سے جھنجھنا اٹھا تھا۔۔۔

المیرہ صوفے سے اٹھ چکی تھی۔۔۔۔جب کہ بہرام غزنوی یہ بے عزتی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"تم کیا سمجھتی ہو اپنے آپ کو۔۔۔۔اگر میں نے تمہیں کھلی چھوٹ دے رکھی ہے تو تم کچھ بھی بولی گی۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔اسے اس لڑکی کا خود سے دور جھٹکنا انگاروں پر لٹا گیا تھا۔۔۔اوپر سے س کے الفاظ جلتی پر تیل کا کام کر گئے تھے۔۔۔

المیرہ نے اپنا دوپٹہ درست کیا تھا۔۔۔اس کی سنہری بال چٹیا میں مقید اس کے کندھوں پر جھول رہے تھے۔۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں خود کو۔۔ غیر عورتوں کے پاس سے اٹھ کر آئیں گے اور اپنے اسی ناپاک وجود کے ساتھ مجھے چھوئیں گے اور میں آپ کو اپنے قریب آنے دوں گی۔۔۔"

المیرہ کے اندر بھی اتنے دنوں کا غبار اور غصہ بھرا تھا۔۔۔ جو بنا سوچے سمجھے وہ اس پر نکل گئی تھی۔۔۔ اس نے بہرام غزنوی کا غصہ نہیں دیکھا تھا۔۔ اسی خاطر وہ اتنی نڈر ہوئی کھڑی تھی۔۔

خانم کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ جسے اس وقت دونوں کی نظر انداز کیے کھڑے تھے۔۔۔

"جس بھی عورت کے پاس سے اٹھ کر آؤں۔۔۔ تم پر اپنا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔ جب چاہے تمہارے قریب آسکتا ہوں تمہیں چھو سکتا ہوں۔۔۔ یہ حق تم نے خود نکاح نامے پر سائن کر کے دیا ہے مجھے۔۔ میری اصلیت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ میری ناپاکی اور بدکرداری اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی۔

پھر کیوں کیا نکاح مجھ سے۔۔۔"

بہرام کی آنکھوں سے انگارے نکل رہے تھے۔۔۔ ان کی سحر انگیزی اس وقت غضبناکی اور وحشت میں بدل چکی تھی۔۔۔ اس لڑکی کا خود سے دور ہونا اسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔

وہ جو کر چکا تھا اسے تو نہیں مٹا سکتا تھا۔۔۔ مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ جس دن سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔۔وہ کسی بھی عورت کے قریب نہیں جا پایا تھا۔۔۔ نجانے کتنی لڑکیوں کو ریجکٹ کر چکا تھا۔۔

کلب میں آئی حسین سے حسین تر لڑکی اسے بد صورت لگنے لگی تھی۔۔ کبھی کسی میں المیرہ کا گمان ہونے لگتا تھا۔۔۔ جیسے ہی انہیں قریب لاتا تھا ان کی صورت دیکھ وہ انہیں دور جھٹک دیتا تھا۔۔۔

اس کی وجاہت کے آگے ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی ڈھیر تھی۔۔

حوریہ جس کے حسن کے چرچے ہر جگہ پھیلے ہوتے تھے۔۔۔بہرام کو اس کے نام سے بھی چڑ ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی بیوی نے اس کا دماغ خراب کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔اسے کہیں سکون نہیں ملتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں اپنی زندگی برباد کی تھی۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی کسی موڑ پر اسے پچھتاوا ہو گا کہ اس نے اپنے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔

پر اب جب سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی وہ اپنے آپ سے بھی غصہ رہنے لگا تھا۔۔۔

وہ نہ تو خود کو اسکے قریب جانے دے پا رہا تھا۔۔۔ اور نہ ہی ان کسی اور عورت کا وجود اس کے لیے کشش کا باعث رہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی جیسا پاک صاف نہیں بن سکتا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ یہ چاہتا تھا کہ المیرہ کا یہ اثر اس کی اوپر سے ہٹ جائے۔۔ اسی خاطر وہ اسے مسلسل اگنور کر رہا تھا۔۔۔ ایک مہینے سے اسے دیکھا تھا نہ اس سے بات کی تھی۔۔۔

لیکن ایک لمحہ ایسا نہیں تھا جب وہ اس کے دماغ سے نکل پائی ہو۔۔۔

ایک مہینہ اس سے دور رہنے کے بعد بھی وہ بری طرح سے ناکام رہا تھا۔۔۔اس کی نیندیں پوری طرح سے چھن چکی تھیں اس سے۔۔۔

تنگ آکر وہ نیند کی دوا کھا کر کچھ گھنٹوں کی نیند لے لیتا تھا۔۔۔

جس کی بعد اعصاب پر مزید بوجھ آن ٹھہرتا تھا۔۔۔

"مجھے مجبور کر دیا گیا تھا۔۔۔میری مرضی کی بات ہوتی اگر تو کبھی آپ سے نکاح نہ کرتی۔۔۔آپ اس قابل نہیں ہیں۔۔۔جو شخص نجانے کتنی عورتوں کو برت چکا ہو وہ میرا شوہر بننے کی لائق تھا بھی

نہیں۔۔۔اگر مجھے اپنی ماں کی خوشی کا خیال نہ ہوتا تو میں ایسا کبھی نہ کرتی۔۔۔"

المیرہ اس کی گردن کے پاس لگا لپسٹک کا مارک دیکھتے غصے سے بالکل بپھر چکی تھی۔۔۔اس کے شوہر کو اس کے سوا دنیا کی ہر عورت مین انٹرسٹ تھا۔۔۔

کلب سے تیزی سے نکلتے وقت وہ وہاں آتی حوریہ سے ٹکرا گیا تھا۔۔ جو اسی سے ملنے آرہی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھتے پاگل کی طرح اس سے لپٹ گئی تھی۔۔۔بہرام اسے نخوت سے خود سے دور پھینکتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔وہ بہت کم وقت کے لیے بہرام کے قریب

آئی تھی۔۔۔یہ اسی کی کارستانی تھی جس پر ابھی تک بہرام کی نظر نہیں گئی تھی۔۔۔حوریہ نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی تھی۔۔۔

"اب تو کر چکی ہو۔۔۔اب اس مجبوری کو نبھانا بھی پڑے گا۔۔۔"

بہرام کا دماغ پوری طرح سے یہ لڑکی خراب کر چکی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔

المیرہ جو وہاں سے جارہی تھی اس کی کمر کے گرد اپنا آہنی بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔المیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آئس بلو آنکھوں میں ہلکورے لیتا خوف بہرام غزنوی کی ہیزل آنکھوں کی چمک کو بڑھا گیا تھا۔۔۔

اس خوف کا تو وہ پہلے سے دن سے شیدائی تھا۔۔۔۔

وہ اس کے سنہری بالوں کی گدی کو اپنی مٹھی میں بھینچتا اس کے کان کی لوح پر جھکتا وہاں اپنے لبوں کو دھیرے سے پھیرتا اپنی مونچھوں کی رگڑ سے المیرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے دور ہونا چاہا تھا مگر بہرام نے اس کی کمر کو اپنی آہنی گرفت میں اتنی سختی سے جکڑ رکھا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"آئندہ میرے سامنے آواز اتنی اونچی رکھنے اور اس گستاخ لہجے کو استعمال کرنے سے پہلے ایک سو چنا ضرور۔۔"

اپنی بات مکمل کرتا وہ اس کے لبوں کو اپنی شدت بھری گرفت میں مقید کرتا المیرہ کی سانسوں سے کھیل گیا تھا۔۔۔وہ جی جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔اس لڑکی نے اسے دھتکار کر اس کی مردانہ انا پر بہت کاری وار کیا تھا۔۔۔

رہی سہی کسر اس کے باقی کے الفاظ نے پوری کر دی تھی۔۔۔المیرہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔جب بہرام نے اسے ایسے ہی اٹھا لیا تھا۔۔

اس کی سانسوں کو آزادی نہیں بخشی تھی۔۔۔اس سرور سا تھا جو اس کے پورے وجود میں اترنے لگا تھا۔۔۔ایسا سرور نہ تو شراب پینے سے ملا تھا کبھی اور نہ ہی کسی دوسری عورت سے۔۔۔

وہ جو شدید غصے کے عالم میں اس کا نچلا لب زخمی کر چکا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ اس کے انداز میں نرمی اترنے لگی تھی۔۔۔

وہ بھول چکا تھا کہ دوسری جانب موجود ہستی اس کا جنون سہنے کی عادی نہیں تھی۔۔

اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں۔۔۔بہرام کو ایک دم سے ہوش آیا تھا۔۔اس نے جیسے ہی اس کے لبوں کو آزادی دی تھی۔۔۔

المیرہ کا سر ایک جانب لڑھک چکا تھا۔۔۔ وہ خوف اور اس کے جارحانہ لمس کا وار برداشت نہ کرتی اپنی حواس کھو چکی تھی۔۔۔۔

"راپنزل۔۔۔۔"

بہرام نے اسے اپنے بازو کی حصار میں لیے کھڑے اس کا کال تھپتھپایا تھا۔۔۔ نگاہیں اس کے نچلے لب سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ جن پر اس کی وحشت کے آثار اچھے سے نظر آرہے تھے۔۔۔

"راپنزل آنکھیں کھول یار۔۔۔۔"

بہرام کے ہاتھ اس کی نوز پن کو چھو گئے تھے۔۔

وہ اسے بانہوں میں اٹھائے صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا

المیرہ کا دوپٹہ پھسل کر وہیں کہیں گر چکا تھا۔۔۔اس کا نازک وجود اپنی تمام تر رعنائیوں اور دلکشی کے ساتھ اس وقت پوری طرح سے بہرام غزنوی کے رحم و کرم پر تھا۔۔

اسے صوفے پر لٹا کر اس کے قریب بیٹھتا وہ اس کے حسین نقوش کو تکے گیا تھا۔۔۔

پچھلے ایک مہینے سے وہ جس بے چینی سے گزر رہا تھا۔۔۔وہ ایک دم سے ختم ہو چکی تھی۔۔۔

اس پر دل و دماغ پر سکون سا چھایا ہوا تھا۔۔۔وہ خود بھی اپنی کیفیت پر بہت زیادہ حیران تھا۔۔

اس کا مسلسل گستاخی کرتا ہاتھ کبھی المیرہ کی نوز پن کو چھو رہا تھا تو کبھی اس کبھی اس کے لبوں پر۔۔۔۔

آگے ہو کر پانی کے گلاس سے چند قطرے وہ المیرہ کے چہرے پر چھڑک گیا تھا۔۔۔ جس پر وہ کسمساتی اپنی آنکھیں کھول گئی تھی۔۔۔

اپنے اوپر جھکے بہرام غزنوی کو دیکھ اسے چند سیکنڈز لگے تھے سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت ایک دم سے خون آلود ہوئی تھی۔۔۔

"دور ہو جائیں مجھ سے۔۔۔ نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے آپ جیسے وحشی انسان سے۔۔۔"

اسنے آنکھوں میں آنسو بھرے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔

جب بہرام اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

"تمہارا قصور ہے۔۔۔ تمہیں مجھے نہیں بلانا چاہیے تھا۔۔۔ جو جیسا چل رہا تھا اسے ویسے ہی چلتے رہنے دینا چاہیے تھا۔۔ دوسرا قصور یہ ہے تمہارا کہ مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ جو تم نے کہا۔۔۔ میں تمہارے قریب نہیں آتا تم خود مجھے اپنے پاس بلاتی ہو۔۔۔ ویسے یہ عمل نفرت بھرا بالکل نہیں تھا۔۔۔ نہ ہی اتنا کہ بے ہوش ہوا جا ہے۔۔۔ تم مجھے گلٹی فیل کروانا چاہتی ہو اس طرح آنسو بہا

کر۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔ اپنا حق وصول کیا ہے۔۔۔ اس لیے مجھے ان نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر شرمندہ کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔

شرم وحیا سے میرا کوئی ناطہ نہیں ہے۔۔۔۔"

بہرام نے اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو دیکھتے نہایت ہی ڈھیٹائی اور بے باکی سے بولتا اس کی کلائیوں کو آزاد کر دیا تھا۔۔۔

المیرہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔ اس کا دوپٹہ بہرام کے پیچھے صوفے کی بیک پر پڑا تھا۔۔۔ جس کے اوپر وہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ اسی نے اٹھا کر وہاں رکھا تھا۔۔۔

"میرا دوپٹہ دیں۔۔۔"

وہ اس شخص کی گہری بے باک نگاہوں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کی غیر ارادی نظر ایل ای ڈی کی سکرین کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ کی اس کے چہرے پر خون سمٹ آیا تھا۔۔۔ فوراً سے پہلے اس نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔یہ شخص جیسے خود بے ہودہ تھا ویسی ہی چیزیں بھی دیکھتا تھا۔۔۔خوف اور گھبراہٹ اس کے انداز میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

المیرہ نے بنا دوپٹہ لیے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر بہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔ اس کا پورا وجود اس قدر کانپ رہا تھا۔۔ کہ اسے ڈر تھا وہ پھر نہ گر جائے۔۔۔۔

بہرام نے اس کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت پر حیران ہوتی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں جیسے کی سکرین کی جانب دیکھا۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے اس کے لبوں سے جاندار قہقہہ برآمد ہوا تھا۔۔ وہ چاہنے کے باوجود اپنا قہقہہ نہیں روک پایا تھا۔۔

المیرہ کا سیریل ہٹانے کے چکر میں بے دھیانی میں وہ غلط چینل لگا گیا تھا۔۔۔ جس پر کسی فلم کا رومانٹک سین چل رہا تھا۔۔۔ جو دیکھ

المیرہ شرم سے سرخ پڑنے کے ساتھ ساتھ یہی سوچ بیٹھی تھی کہ

بہرام نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔"

خانم کی کال پھر سے آنے لگی تھی۔۔۔ان دونوں کی جانب سے

کوئی رسپانس نہ ملنے کی وجہ سے وہ فکر مند ہوئی تھیں۔۔۔گھر کے

تقریباً تمام افراد ہی ان کے نمبر ٹرائے کر چکے تھے۔۔

"خانم سے بات کر کے جاؤ۔۔۔"

اس نے المیرہ کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیتے اسے واپس اپنے قریب بیٹھا

دیا تھا۔۔۔

المیرہ ایک دم سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔ جس پر بہرام گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا خانم کی کال پک کر گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ کراہیت اور نفرت اس کے دل کا خون کے جاتی تھی۔۔۔

وہ نجانے کتنی بار یہی سوچتا تھا کہ کاش اس کی ماں اس سے جدا نہ ہوئی ہوتی۔۔۔ اور نہ ہی وہ اپنے باپ کی نفرت میں اتنا برا انسان بنا ہوتا کہ اب جب وہ واپس پلٹنا چاہتا تھا تو اس کو گناہوں اور ناپاکی سے بھرا دامن اسے ایسا نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ کبھی اس لڑکی کے جیسا نہیں بن سکتا تھا۔۔۔نہ ہی وہ کبھی اسے دل سے قبول کرتی۔۔۔

وہ اتنا برا تھا تو کیوں المیرہ کا جوڑ اس کے ساتھ لکھ دیا گیا تھا۔۔۔اسے تو اپنے جیسا کوئی بہترین انسان ڈیزرو کرتی تھی۔۔۔یہ سب سوچتے بہرام دوہری اذیت کا شکار ہو جاتا تھا۔۔۔

اس نے المیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو خانم سے بات کر رہی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں المیرہ کی زخمی ہونٹ پر جم سی گئی تھیں۔۔۔اس کی نازک سی راپنزل اس کی وحشت سہنے کے لیے نہیں بنی تھی۔۔

اسے پہلی بار اپنا غصہ انتہائی برا لگا تھا۔۔۔

"جی خانم میں آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

المیرہ اس کی نگاہوں سے پزل ہوتی خانم سے کہہ رہی تھی۔۔۔اب تو وہ پر حال میں خانم کے پاس جا کر اس شخص سے پناہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ بہرام کی جانب سے اسے اپنی امی کی گھر رات رہنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

وہ ابھی بات کر رہی تھی جب بہرام نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔۔۔

"بہرام المیرہ کو میرے پاس بھجوا دیں۔۔۔ آپ نے کچھ وقت تک ارسلان کی شادی کے لیے آ رہا ہی ہے تو پھر شادی اٹینڈ کر کے المیرہ کو اپنے ساتھ واپس لے جایئے گا۔۔۔"

خانم کی آواز اسپیکر سے المیرہ تک پہنچ رہی تھی۔۔۔ ان کی بات پر المیرہ کے چہرے پر رونق آن ٹھہری تھی۔۔۔ جو دیکھتے بہرام غزنوی کو اچھی خاصی تپ چڑھی تھی۔۔

"خانم یہ ظلم مت کریں۔۔۔ میں اپنی بیگم کے بغیر اتنے دن بالکل بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔ کچھ ہی دنوں تک میں خود ہی انہیں آپ سے ملوانے لے آؤں گا۔۔۔"

اس شخص کی غلط بیانی پر المیرہ نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ تو خوش تھی کہ خانم کے کہنے پر وہ مان جائے گا۔۔۔ مگر اس شخص نے تو خانم کی بات بھی ٹال دی تھی۔۔۔

وہ غصے اور خفگی بھرے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ اس کی کلائی پھر سے بہرام کی گرفت میں قید ہوئی تھی۔۔۔

"اپنا موبائل تو لیتی جائیں محترمہ۔۔۔۔"

کال بند کرتے موبائل المیرہ کی جانب بڑھاتا وہ اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ نے بنا اس کی جانب دیکھتے موبائل تھام لیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی اس کے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔اس کی نظریں المیرہ کے نچلے ہونٹ پر تھیں۔۔۔

"آئم سوری راپنزل۔۔"

اس کے زخمی ہونٹ کو بہت ہی نرمی کے ساتھ اپنے لبوں سے چھوتا وہ المیرہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔جب بہرام ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ المیرہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ ساکت سی کھڑی رہی تھی۔۔۔اس کی آئس بلو آنکھوں نے بہرام کی نگاہوں سے اوجھل ہونے تک ان کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے سمجھ نہیں آرہی ہم اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے اپنی ہار کا انتظار کررہے ہیں کیا۔۔۔ آپ ہمارے خیر خواہ ہیں یا اپنے بیٹے کے۔۔۔اس کی پارٹی پہلے ہی اتنے آگے جارہی ہے۔۔۔اوپر سے آپ کی جانب دیئے جانے والے اپنے بیٹے کے لیے تعریفی بیانات سے لوگ مزید اس کی جانب ہورہے ہیں۔۔۔ کہ واقعی وہ تو بہترین

انسان ہے ہم سب غلطی پر ہیں۔۔ جو اس کے خلاف بول رہے ہیں۔۔۔"

سیف اللہ صاحب آج اپنا ضبط کھوتے غصے سے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔ بہرام غزنوی جو کچھ وقت پہلے انتہائی بری ریپوٹیشن بنائے ہوئے تھا اپنے باپ کو نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔ اب اچانک سے سیاست میں آنے کے بعد سے اس کی مقبولیت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ لوگ شہر بانو غزنوی کے بیٹے کے پیچھے پاگل ہو رہے تھے۔۔۔

اس کا انداز بالکل اپنی ماں جیسا تھا۔۔۔ بڑی تعداد میں لوگ داؤد غزنوی کی پارٹی چھوڑ کر بہرام کی طرف جا چکے تھے۔۔۔

یہ بات ان کی پارٹی کے لوگوں کو بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔ وہ کسی قیمت پر نہیں چاہتے تھے کہ بہرام پاور میں آئے۔۔۔اس نے انہیں ہی سب سے پہلے رستے سے ہٹانا تھا۔۔ خاص کرنل صابر اور سیف اللہ صاحب۔۔۔

جن کی بہت بڑی کمزوری بہرام کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ لیکن وہیں دوسری جانب داؤد غزنوی جن کی صورت بھی دیکھنے کا روادار نہیں تھا ان کا بیٹا۔۔۔وہ ہر کانفرنس میں اپنے ہی بیٹے کی حق میں بول رہے تھے۔۔۔

"اتنے سالوں سے میرے ساتھ چل رہے ہو۔۔۔ ابھی تک مجھے سمجھ نہیں پائے۔۔۔ بھول گئے سالوں پہلے کیا کیا تھا میں نے۔۔۔ ایک بار میری بیوی کی بلی چڑھا کر اقتدار کی طاقت کا مزا لوٹا تھا۔۔۔ اب کی بار ویسے ہی اقتدار مجھے میرا بیٹا دلائے گا۔۔۔۔ میں کیوں اپنے بیٹے کی تعریف کروں جب وہ اتنی محنت کر رہا ہے اپنے باپ کے لیے۔۔۔۔"

داؤد غزنوی کی آنکھیں پر اسراریت سے مسکرا دی تھیں۔۔۔ جبکہ ان کی بات پر دونوں نے ہی اپنی جگہ حیرت زدہ ہو کر ان کی جانب دیکھ تھا۔۔۔

"آپ بہرام غزنوی کو مروانا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

کرنل صابر نے بے یقینی کے عالم میں ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ تو اب تک اپنے بیٹے کی محبت کا ہی ڈھنڈورا پیٹ رہے تھے۔۔۔اب اچانک اتنی بڑی بات ان دنوں کو ہی حیران کر گئی تھی۔۔۔

"اس دنیا میں میں نے سب سے زیادہ محبت اپنے بیٹے سے ہی کی ہے۔۔اتنے سال گزر گئے اسے اس بات کا یقین دلاتے ہوئے کہ وہ میرے لیے کتنا اہم ہے۔۔۔مگر وہ ہے کہ سمجھتا ہی نہیں ہے۔۔۔ اپنے باپ کو اپنا دشمن مان بیٹھا ہے۔۔۔مجھے تکلیف دینے کے لیے

اس کے دور کو برباد کر دیا۔۔۔اس کی دی جانے والی اذیت اب تک برداشت کرتا آیا ہوں۔۔۔ مگر اب مزید نہیں۔۔۔۔

میرا ضبط جواب دے چکا ہے۔۔۔اس سے پہلے میرا بیٹا مجھے ختم کر دے۔۔۔ میں اسے اس کی ماں کے پاس پہنچا دوں گا۔۔۔اب ختم ہو جانی چاہیئے یہ باپ بیٹے کی دشمنی۔۔۔بہت مہلت دی میں نے اسے سدھرنے کی اب مزید نہیں۔۔۔"

داؤد صاحب اپنی بات مکمل کرتے سر کرسی کی پشت سے ٹکا گئے تھے۔۔۔ان کی بند آنکھوں کی کناروں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

سیاست ان کا سب کچھ تھا۔۔۔ وہ اقتدار کو اپنے ہاتھوں سے نہیں جانے دے سکتے تھے۔۔۔ جسے حاصل کرنے کے لیے انہوں نے بہت سارے لوگوں کو اپنے راستے سے ہٹایا تھا۔۔۔ اب ان کے اپنے بیٹے کی باری تھی۔۔۔

جو انہیں بہت عزیز تھا۔۔ مگر وہ انہیں کے دشمنوں کے ساتھ مل کر ان کے خلاف بہت بڑی طاقت میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کے پاس ان کے خلاف جو ثبوت موجود تھے وہ انہیں آرام سے ختم کر دیتا۔۔۔

باپ اور بیٹے میں کسی ایک کا خاتمہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔اسی خاطر داؤد صاحب اپنے دل پر پتھر رکھتے اتنا بڑا فیصلہ کر گئے تھے۔۔۔۔

"کرنل صابر اپنے شاپ شوٹرز کو تیار کریں۔۔۔بہت جلد ان کی ضرورت پڑنے والی ہے۔۔"

سیف اللہ صاحب نے خوش ہوتے کہا تھا۔۔۔وہ یہی تو چاہتے تھے۔۔۔

بہرام غزنوی آج تک جس طرح ان سب کو ذلیل اور خوار کرتا آیا تھا۔۔۔اس کا انجام یہی ہونا تھا۔۔۔۔

"اسے مارنا اتنا آسان بھی نہیں ہونے والا۔۔۔ صرف ایک سیاست دان نہیں اس سے پہلے ایک بہت پاور فل گینگسٹر بھی ہے۔۔۔ اس لیے سب باتوں کا دھیان رکھنا پڑے گا ہمیں۔۔۔"

کرنل صابر کی بات پر وہ دونوں متفق تھے۔۔۔

جب اسی لمحے سیکرٹری کے بتانے پر داؤد غزنوی نے باہر آئی مشہور رپورٹر اور صحافی فصیحہ بانو کو اندر بھیجنے کو کہا تھا۔۔۔

"آئیں مس فصیحہ تشریف رکھیں۔۔۔۔"

داؤد غزنوی نے اندر داخل ہوتی فصیحہ بانو کو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

یہ وہی رپورٹر تھی جس کو بہرام غزنوی نے سپر ماڈل کشف مجیب کے حوالے سے بہت بڑا بیان دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ اتنی فیمس ہوئی تھی کہ جتنی اپنے دس سالہ کیریئر میں نہیں ہو پائی تھی نہ پوری زندگی اتنا کامیاب ہونے کے بارے میں سوچ سکتی تھی۔۔۔

راتوں رات ملی اس کامیابی نے بہت سارے لوگوں کی طرح اس کا بھی دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔۔

مزید اوپر جانے کے چکر میں وہ جھوٹ سچ کی ملاوٹ کے ساتھ ہر طرح کی خبریں نشر کرنے لگی تھی۔۔۔ کئی بار پیسے لے کر اس نے

سراسر غلط بیانات بھی دیئے تھے۔۔۔ جن سے بہت سارے لوگوں کی زندگیاں برباد ہوئی تھیں۔۔

مگر وہ تو اپنا اور اپنے بچوں کا اچھا فیوچر بنانے کے چکروں میں اپنی ضمیر کو گروی رکھ چکی تھی۔۔۔

اس وقت بھی داؤد غزنوی اسے اسی شخص کے خلاف غلط خبر بنانے کو کہہ رہے تھے۔۔۔ جو اس کہ کامیابی کا باعث بنا تھا۔۔۔

فصیحہ بانو اتنے مہینوں میں پہلی بار کوئی غلط خبر دینے سے جھجھک رہی تھی۔۔۔ بہرام غزنوی کی ان تیزابیت بھری نگاہیں آج بھی اس کو

خوفزدہ کر دیتی تھیں۔۔۔اس نے ان لوگوں کے سامنے بھاری رقم

کے عوض ان کا کام کرنے کی حامی بھر لی تھی۔۔۔

لیکن وہ اندر سے ابھی بھی شش و پنج میں مبتلا تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کہاں ہو تم اس وقت۔۔۔؟؟"

بہرام نو بجے کے قریب گھر آیا تھا۔المیرہ کو گھر میں نہ پا کر وہ خفگی

کا شکار ہوتا اسے کال ملا گیا تھا۔۔

جب دوسری جانب سے کال پک ہوتے ہی المیرہ کی آنسوؤں میں

بھیگی آواز اسے پریشان کر گئی تھی۔۔

"تم رو کیوں رہی ہو؟؟ ہو کہاں اس وقت۔۔۔؟؟"

بہرام کو اب اس کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ جس کے ساتھ ہی بہرام کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

اس کے دو تین بار پوچھنے پر بھی المیرہ کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔ وہ ایسے ہی روتی رہی تھی۔۔۔ بہرام کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اس کے زرا سے آنسو بے چین کر دیتے تھے۔۔۔

اس بری طرح سے رونا بہرام غزنوی کے دل کو درد سے بھر گیا تھا۔۔۔

"بہت شوق ہے رونے کا تو اتنی بے بسی اور لاچارگی بھرے انداز میں رونے کا شغل میرے مرنے پر پورا کر لینا۔۔ ابھی میں زندہ ہوں اس لیے اس طرح سسکنا بند کرو۔۔۔۔۔ سخت نہ پسند ہے رونا مجھے۔۔۔"

وہ یہ نہیں کہہ پایا تھا کہ اسے صرف اس کا رونا برداشت نہیں تھا۔۔

بہرام کی غصے کی دھاڑ پر المیرہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔

"امی کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔ میں ہاسپٹل میں ہوں۔۔۔ ڈاکٹر کہتے ہیں امی کا فوری آپریشن۔۔۔۔"

روتے ہوئے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ بہرام کی نسیں ابھر آئی تھیں۔۔۔اس لڑکی نے اسے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔اس کی مدر اس کے لیے کتنی اہم تھیں بہرام اچھے سے جانتا تھا۔۔۔جن کی خوشی کی خاطر اس نے اس جیسے انسان کو قبول کیا تھا۔۔۔

اس نے المیرہ کی مزید بات سنیں بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔وہ یہ سسکیاں نہیں سن پا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ڈرائیور کو کال کرتے لوکیشن پوچھی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب المیرہ اس شخص کی اس قدر سنگدلی پر اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی۔۔۔اس کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔

"امی یہ شخص چنا آپ نے میرے لیے۔۔۔جو میرے مشکل وقت میں میرے ساتھ کھڑا ابھی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے ایک جانب بیٹھے سب گھر والوں کو دیکھا تھا۔۔۔جو وہاں صرف مہمان بن کر بیٹھنے آئے تھے۔۔۔یا یہ دیکھنے کے بہرام غزنوی اپنی ساس کی بیماری پر آنے والا تھا بھی یا نہیں۔۔۔

شادی کے بعد سے المیرہ اکیلے ہی گھر آتی تھی۔۔۔نہ اس نے کبھی بہرام کو اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔نہ ہی بہرام خود گیا تھا۔۔۔ اس کے خاندان اور خاص کر شمیم آرا اور صالحہ بیگم کے درمیان تو یہی باتیں چلنے لگی تھیں کہ بہرام غزنوی نے شاید صرف نام کی شادی کی ہے۔۔۔اس کے نزدیک المیرہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔

مگر وہیں المیرہ کو بڑی بڑی گاڑیوں میں آتا دیکھ وہ اس کے منہ پر کچھ نہیں کہتی تھیں۔۔۔تنگ دستی کے بعد سے جو عیش و عشرت بھری زندگی المیرہ کو ملی تھی۔۔۔وہ ان سب کو ہی کھٹک رہی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم کی طبیعت اچانک سے بگڑ گئی تھی۔۔۔انہیں ہاسپٹل لے جانے کے بجائے شمیم آرا نے المیرہ کو کال کی تھی کہ وہ آئے اور اپنی ماں کو ہاسپٹل لے کر جائے۔۔۔

المیرہ کے آنے پر خدیجہ بیگم کے ساتھ ساتھ وہ سب ہی اس کی گاڑی پر سوار ہو کر یہاں ہاسپٹل آگئی تھیں۔۔۔المیرہ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ اپنی ماں کو کہیں اور لے کر جاتی۔۔وہ انہیں ایک سرکاری ہاسپٹل لائی تھی۔۔۔

اسے خانم نے کہا تھا کہ بہرام نے اس کا اکاؤنٹ اوپن کروا کر اس میں اس کی ضرورت کی رقم بھیج دی ہے تا کہ وہ اپنی مرضی اور

ضروریات کے مطابق جتنا چاہے خرچ کر سکے۔۔ اسے بار بار مانگنا نہ پڑے۔۔۔

بہرام نے اس سے اس بارے مین کوئی نہیں کی تھی۔۔۔ وہ ویسے بھی اس سے زیادہ بات کرتا ہی کہاں تھا۔۔۔ زیادہ اسے اگنور ہی کرتا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے المیرہ نے نہ اس اکاؤنٹ کے حوالے سے کوئی معلومات لی تھی نہ ہی اسے استعمال کیا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اسے رقم چاہئے تھی خدیجہ بیگم کے علاج کے لیے۔۔۔ ڈاکٹر ان کا فوری آپریشن کا کہہ رہے تھے۔۔۔

جس میں اچھی خاصی رقم کی ضرورت تھی۔۔ بہرام نے اس کی بات سننے سے پہلے ہی کال کاٹ دی تھی۔۔۔

وہ خانم یا کسی اور سے نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔ ورنہ اس شخص نے اسے چھوڑنا نہیں تھا۔۔۔ بیتی آنکھوں کے ساتھ اس نے پلٹ کر ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ شمیم آرا فہمائشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قریب آئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ تمہاری تمہارے شوہر کے ساتھ نہیں بن پا رہی نا۔۔۔ جیسے تمہاری ماں ساری زندگی تمہارے باپ کے ساتھ نبھا نہیں پائی۔۔۔ تمہیں بھی یہی سکھایا ہو گا اس نے۔۔۔ ویسے بھی وہ

جتنا بڑا شخص ہے ماں کے کہنے پر شادی کے لیے تو مان گیا ہو گا۔۔ پر تم جیسی کئی تو اسے باہر مل جاتی ہو نگی۔۔ پھر تمہیں کیوں منہ لگائے گا وہ۔۔۔یقیناً نوکرانی بنا کر رکھا ہو گا تمہیں۔۔۔"

شمیم آرا اپنے اندر رکھا اتنے دنوں کا زہر اس کے اوپر انڈیل گئی تھیں۔۔۔نہ تو جگہ کا لحاظ کیا تھا اور نہ ہی المیرہ کی حالت کا۔۔۔

"مامی پلیز۔۔۔یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔ ہمیں ہی پیسوں کا انتظام کرنا ہو گا۔۔۔ المیرہ تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔ تھوڑی بہت رقم تو ہو گی میرے پاس۔۔ باقی بھی ارینج ہو جائے گی۔۔۔"

عباد کی ہمدردی ایک دم سے جاگ اٹھی تھی۔۔۔وہ جو المیرہ جیسی لڑکی کو چھوڑ کر ثمن کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی غلطی کر چکا تھا۔۔۔اس پر اس کا پچھتاوا کسی پل کم نہیں ہوتا تھا۔۔۔ ثمن ہر وقت کوئی نہ کوئی فساد کھڑا کیے رکھتی تھی۔۔۔وہ المیرہ جیسی صابر شاکر نہیں تھی۔۔۔جو ہر طعنہ سہہ جاتی۔۔

وہ ہر وقت صالحہ بیگم سے تو کبھی اس سے کسی نہ کسی بات پر لڑائی جھگڑا کیے رکھتی تھی۔۔۔

عباد کی محبت المیرہ کے لیے پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔ ابھی جس طرح بہرام نے اس کی پوری بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اسے دیکھ عباد کے اندر بھی ایک امید جاگ اٹھی تھی۔۔

وہ اسے واپس حاصل کر سکتا تھا۔۔۔

ورنہ تو بہرام کے مہندی والے دن کیے گئے سلوک کے بعد سے تو اس نے المیرہ کے سامنے آنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"کتنی رقم جمع کر رکھی ہے تم نے جس کے بارے میں مجھے علم نہیں اور اسے تم اپنی سابقہ محبوبہ پر لٹانا چاہتے ہو۔۔۔"

ثمن کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر عباد کے پاس آتی انتہائی بد تمیزی سے بولی تھی۔۔۔المیرہ بھیگتی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی کے بغیر اس کی حیثیت آج بھی اتنی ہی تھی۔۔۔

اس نے فاخر کو کال ملائی تھی۔۔۔اس کا نمبر ہی بند جا رہا تھا۔۔۔

"المیرہ بہرام کون ہیں یہاں۔۔۔؟؟"

اسی لمحے وہاں آتی ڈاکٹر کی بات پر سب نے خاموشی سے المیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو خود اپنے نام کے ساتھ لگے حوالے پر چند لمحوں کے لیے اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔

دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"بہرام غزنوی نے پیشنٹ کو دوسرے ہاسپٹل میں منتقل کرنے کو کہا ہے۔۔۔ یہاں ہمارے پاس جدید مشینریز موجود نہیں ہیں۔۔۔ ان کا کہنا ہے وہ اپنی مدر ان لاء کی لائف پر ذرا سا رسک بھی نہیں لے سکتے۔۔۔ ان کے بہت سخت آرڈرز ہیں۔۔۔ آپ ان پیپرز پر سائن کر دیں۔۔۔ ہمیں جلد از جلد انہیں یہاں سے شفٹ کرنا ہو گا۔۔۔"

المیرہ سمیت وہاں موجود تمام افراد اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔ وہ کیا سمجھ رہے تھے۔۔۔ وہ شخص وہاں نہ ہو کر بھی اس کی مدد کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ نے سائن کیے ہی تھے۔۔جب بہرام وہاں آتا دکھائی دیا

تھا۔۔۔

المیرہ کے قریب کھڑے عباد کو دیکھ اس کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

یہ شخص بھی یہاں موجود تھا۔۔۔بس اسے ہی نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

مگر المیرہ پر نظر پڑتے ہی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم"

شمیم آرا نے آگے آتے سلام کیا تھا۔۔۔ان سب کے چہرے پھیکے

پڑ چکے تھے۔۔۔انہوں نے ابھی المیرہ کو اکیلے سمجھ کر باتیں سنائی

تھیں۔۔اور اسی پل وہ شخص اس کی ڈھال بن کر آن کھڑا ہوا

تھا۔۔۔

بہرام سب کو نظر انداز کرتا سب سے پہلے المیرہ کے پاس آیا

تھا۔۔۔

"المیرہ۔۔۔۔"

اس نے نرمی سے اسے پکارا تھا۔۔۔تنہائی میں وہ اسے ہمیشہ راپنزل

ہی کہتا تھا۔۔۔پہلی بار اس طرح اس کا نام لے کے پکار رہا تھا۔۔۔

المیرہ جو اس وقت خدیجہ بیگم کی حالت دیکھ اور ان سب کے تلخ الفاظ پر اس قدر دل برداشتہ ہو چکی تھی کہ اس کی قریب آتے ہی وہ اس کے سینے پر سر رکھے بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔

بہرام اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔اس نے فوراً المیرہ کے لرزتے کانپتے وجود کے گرد اپنی مضبوط بانہوں کا حصار قائم کیا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب المیرہ کا یہ استحقاق بھرا انداز اور بہرام کی اس کے لیے اتنی فکر دیکھ بغلیں جھانکنے لگے تھے۔۔۔

شمیم آرا کی ساری خوشی غارت ہوئی تھی۔۔۔

"بہت پریشان ہو گئی تھی ماں کی حالت دیکھ کر۔۔"

شمیم آرا نے فوراً خوشامندی انداز میں المیرہ کے قریب ہونا چاہا تھا مگر بہرام ہاتھ کے اشارے سے وہیں روک گیا تھا۔۔۔

المیرہ کے اس طرح رونے پر اس کا دل بے سکون ہو چکا تھا۔۔۔

"میں المیرہ کو لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ آپ سب کو ڈرائیور لے آئے گا۔۔۔"

بہرام المیرہ کو اپنے ساتھ لگائے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔ اس نے بہرام کی شرٹ مٹھی میں دبوچ رکھی تھی۔۔۔

"راپنزل رونا بند کرو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا تمہاری امی کو۔۔۔ڈاکٹرز سے ان کا کیس ڈسکس کر چکا ہوں میں۔۔۔وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ابھی ہاسپٹل شفٹ کرتے ہی آپریشن شروع ہو جائے گا۔۔ وہاں ڈاکٹرز کی ٹیم ریڈی ہے۔۔۔"

باہر آ کر اسے خود سے جدا کرتا وہ اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا اپنے سامنے کر گیا تھا۔۔۔المیرہ کا اس طرح اپنے قریب آنا اس کے دل پر خوشگوار احساس چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اس کے آنسو اپنے انگلی کی پوروں سے صاف کرتا وہ شاید پہلی بار اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔نہ آنکھوں میں سرد مہری تھی نہ چہرے پر کرختگی۔۔۔

المیرہ نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ان سحر انگیز آنکھوں میں فکر کا جہاں آباد کیے وہ اس کی جانب دیکھا رہا تھا۔۔۔

المیرہ کو لگا تھا وہ آج کے بعد ان آنکھوں کے سحر سے نہیں نکل پائے گی۔۔۔

بہرام غزنوی کا یہ روپ انتہائی خوبصورت تھا۔۔۔وہ اس کے لیے فکر مند ہوتا اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

المیر نے فوراً نگاہیں جھکاتے اس کے ہاتھ اپنے چہرے کے گرد سے ہٹا دیئے تھے۔۔۔دل عجیب سے انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اپنے ہاتھ پھر سے جھٹکے جانے پر بہرام ٹھنڈا سانس خارج کرتا آگے بڑھتا اس کے لیے دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔المیرہ کا دل اس کی اس توجہ پر اس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔وہ اپنی اس کیفیت پر گھبراہٹ کا شکار ہوتی اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

"مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔"

بہرام نا چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر گیا تھا۔۔ وہ اس کے برابر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گاڑی وہاں سے نکال چکا تھا۔۔۔

"مجھے لگا آپ نہیں آئیں گے۔۔۔"

وہ چہرا جھکائے بولی تھی۔۔۔ آنسو ابھی بھی نہیں تھم رہے تھے۔۔۔

آج تحفظ بھرا احساس تھا جو پورے رگ وپے میں سرایت کر گیا تھا۔۔ آج سے پہلے کبھی بھی اس کو اس طرح مضبوط پناہ میسر نہیں آئی تھی۔۔۔

اسے خود ہی ان لوگوں کی کڑوی کسیلی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔۔۔

اپنی جنگ خود لڑنی ہوتی تھی۔۔ پھر آج جس طرح بہرام ان سب کے بیچ سے اسے لے کر آیا تھا۔۔۔ دل کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

المیرہ کے جواب پر وہ اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"میرے بارے میں بہت اچھے خیالات ہیں تمہارے۔۔۔ برا انسان ہوں مگر انسان تو ہوں نا۔۔۔ تھوڑی بہت انسانیت تو ہے ہی سہی۔۔۔ اور بیوی ہو تم میری۔۔۔۔ صرف میری زمہ داری۔۔۔۔"

بہرام کو اس کی بات کا برا لگا تھا۔۔۔جو بات آ سکے چہرے اور انداز سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔

اسے عباد کو المیرہ کے قریب کھڑا ہونا بھی انتہائی برا لگا تھا۔۔۔اسے بالکل بھی برداشت نہیں تھا اس کی بیوی سے کوئی بھی ہمدردی جتائے۔۔۔وہ کافی تھا اس کے لیے۔۔۔

اس کے بیوی کہنے پر المیرہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

المیرہ نے چہرا موڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ہونٹ بھینچے اب خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔المیرہ کا دل بے اختیار ہوا تھا۔۔۔اس کی نظریں بہرام سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ شخص کس قسم کا انسان تھا پھر بھی اس کے ساتھ ہوتے اتنا تحفظ بھرا احساس کیوں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ان دونوں کے بیچ پھر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ان کے پاسپٹل پہنچتے ہی خدیجہ بیگم کا ٹریٹمنٹ شروع ہو گیا تھا۔ بہرام پورا ٹائم المیرہ کے ساتھ رہا تھا۔

سب لوگ ہی بہرام کی المیرہ کے لیے فکر اور کیئر دیکھتے اندر ہی اندر حسد اور جلن کا شکار ہوتے رہے تھے۔

"کیا داماد پایا ہے خدیجہ نے۔۔اس مہنگے ترین ہاسپٹل میں آنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے ہم۔۔۔اور دیکھو تمہاری بیوی کا علاج ہو رہا ہے۔۔۔کاش مجھ بھی ایسا داماد مل جاتا۔۔۔"

شمیم آرا حسرت بھرے انداز میں عبدال صاحب سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔جو پوری طرح اپنی بیوی کے ہاتھ کی کٹھپتلی تھے۔۔۔عباد وہاں نہیں آیا تھا ابھی تک۔۔۔ شمیم آرا کے اشارے پر ثمن ایک جانب کھڑے ہو کر فون سنتے بہرام کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی طرف سے کوشش تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔جب المیرہ جیسی سادہ سی لڑکی نے اسے پھنسالیا تھا تو وہ کیوں نہیں متوجہ کر پاتی۔۔۔

المیرہ نے ناگواری بھری نگاہوں سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔وہ عباد پر بھی ایسے ہی ڈورے ڈالتی تھی۔۔تب المیرہ کو برا لگتا تھا مگر کبھی اتنی بے چینی یا جلن نہیں ہوئی تھی۔۔۔جو اس وقت ثمن کو بہرام کے ساتھ کھڑے دیکھ ہو رہی تھی۔۔۔ثمن کس نیت سے بہرام کے آگے پیچھے پھرتی تھی اس سے بھی وہ بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔

"شکر ہے آپ ٹائم پر آگئے۔۔۔ ہم سب بہت پریشان ہو گئے تھے کہ پیسوں کا انتظام کیسے ہو گا۔"

ثمن اس کے خوبرو چہرے اور سحر زدہ کرتی آنکھوں کو ستائشی نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

وہ جس طرح سے بہرام کو گھور رہی تھی المیرہ اندر ہی اندر جل اٹھی تھی۔۔۔ اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ اسے ثمن کے ساتھ ساتھ عباد پر بھی بے پناہ غصہ آیا تھا۔۔ اپنی بیوی کو لگام کیوں نہیں ڈالتا تھا۔۔۔

"اب یہ بھی میری فیملی ہے۔۔ مجھے تو آنا ہی تھا۔۔"

بہرام کی غیر ارادی نگاہ المیرہ کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ جس کا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں ان دونوں پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں جلن اور خفگی بھرے تاثرات کے ساتھ وہ انہیں کو ہی گھور رہی تھی۔۔۔ بہرام کے لبوں کے تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے المیرہ کا یہ انوکھا انداز بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ جیلس ہو رہی تھی۔۔۔ اس کے گال بالکل تپ اٹھے تھے۔۔۔

بہرام نے جان بوجھ کر ثمن کی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔ورنہ اسے یہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔

المیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی آئی سی یو کے دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں۔۔بہرام غزنوی کے چھن جانے کے خیال سے اس کا دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔وہ شخص اسے قبول بھی نہیں تھا مگر کسی اور لڑکی کے ساتھ بھی برداشت نہیں تھا۔۔

بہرام ثمن کی اگلی بات نظر انداز کرتا المیرہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جہاں المیرہ کو اکیلے کھڑا دیکھ عباد اسے تسلی دینے کی غرض سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

جو دیکھتے اب بہرام کے چہرے پر غصے بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔

"المیرہ مجھے۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے عباد کوئی بات کر پاتا۔۔۔ بہرام المیرہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے دور لے گیا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ وہ بات کر رہا تھا نا مجھ سے۔۔۔"

المیرہ نے اس شخص کی اس بدلحاظی پر خفگی کا اظہار کرتے کہا تھا۔۔۔

"جو بھی باتیں کرنی ہیں مجھ سے کرو۔۔۔مجھے پسند نہیں ہے یہ پولیس والا۔۔۔اچھی ریپوٹیشن نہیں ہے اس کی۔۔۔ابھی تو اسے برداشت کر رہا ہوں آئندہ نہیں کروں گا۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ سے اچھی ریپوٹیشن ہے۔۔۔آپ کی طرح دوسری عورتوں کے پاس نہیں جاتا۔۔۔"

المیرہ تپ کر بولی تھی۔۔۔جس پر بہرام غصہ کرنے کے بجائے ہنسا تھا۔۔

"میں آج تک جس بھی عورت کی قریب گیا ہوں اس کی اجازت سے ہی گیا ہوں۔۔۔۔جو کرتا ہون کھلم کھلا کرتا ہوں۔۔۔نہ آج تک کسی کے ساتھ زبردستی کی ہے اور نہ ہی کبھی کچھ چھپایا ہے۔ دکھاوے کا شریف بننے کا شوق نہیں ہے مجھے۔۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ کی رنگت ایک دم سے لال ہوئی تھی۔۔۔یہ شخص بہت زیادہ بدلحاظ تھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھو۔۔۔تمہاری الگ بات ہے۔۔۔تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کا بھی حق رکھتا ہوں۔۔۔"

المیرہ کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنی سوچوں میں بھٹکی بہرام کی جانب تکی گئی تھی۔۔۔۔

جو انتہائی بے باکی سے بولتا اسکی رنگت لال کر گیا تھا۔۔۔

بہرام نے اس کا دھیان خود میں ایسا الجھایا تھا کہ وہ یہی بھول گئی تھی کہ وہ ہاسپٹل میں کھڑی ہے۔۔۔

بہرام کے پاس سے ہٹنا چاہا تھا اس نے مگر بہرام اس کا نازک ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا وہیں روک گیا تھا۔۔۔

"اگر کوئی بات بری لگے تو اس کا اظہار کرنا چاہیے۔۔۔"

بہرام نے اس کی ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتے کہا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کے ہاتھوں سدھرنا چاہتا تھا۔۔۔اسے حاصل کرنے کی خاطر کچھ بھی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

پہلے اس نے غیر عورتوں کے پاس جانا چھوڑ دیا تھا۔۔اور جس دن سے المیرہ نے شراب کی بو کی وجہ سے اسے خود سے دور جھٹکا تھا۔۔۔ اس دن سے بہرام نے شراب نہیں پی تھی۔۔

اس کے دوست یار حیران ہوتے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔اس نے اپنا کلب بھی بند کروا دیا تھا۔۔۔یہ سب خبریں اس کے دشمنوں تک بھی پہنچ رہی تھیں۔۔۔وہ برا تھا تو سب ٹھیک تھا۔۔۔مگر اس

میں ہوتیں یہ تبدیلیاں اس کے دشمنوں کو کچھ خاص پسند نہیں آئی تھیں۔۔

بہرام غزنوی کی بیوی اسے تبدیل کر رہی تھی۔۔۔اب اس کی دشمنوں کا فوکس بہرام کے ساتھ ساتھ المیرہ بھی تھی۔۔۔

خدیجہ بیگم کا آپریشن کامیاب رہا تھا۔۔۔ مگر ڈاکٹرز کے مطابق انہیں ہوش صبح تک آنا تھا۔۔۔ بہرام نے باقی سب کو گھر جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔المیرہ نے ہاسپٹل ہی رکنا تھا۔۔۔ بہرام بھی اس کے ساتھ رکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

المیرہ جو آج تک اکیلے ہی ذلیل ہوتی آئی تھی۔۔۔ آج اسے پتا بھی نہیں چلا تھا اور بہرام نے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا۔۔۔ اگر وہ وقت پر آ کر وہ سب نہ کرتا تو اس کی امی کا علاج ہو پانا بھی مشکل ہو جاتا۔۔۔ آپریشن کے لیے بہت بڑی اماؤنٹ مانگی تھی ڈاکٹر نے۔۔۔

اس کے گھر والے جو ابھی بہت خیر خواہی دکھا رہے تھے۔۔۔

اس وقت سب ہی تماشائی بنے کھڑے اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہے تھے۔۔۔ خدیجہ بیگم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا مگر ابھی بھی ان کے پاس رکنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ کوریڈور میں بہت زیادہ

ٹھنڈ تھی۔۔۔اس لیے بہرام نے المیرہ کے لیے خدیجہ بیگم کے بالکل سامنے والا روم بک کروالیا تھا۔۔۔

"آپ بولیں ناڈاکٹرز کو مجھے امی کے پاس رکنے دیں۔۔۔۔"

بہرام سیگریٹ پینے باہر آیا تھا۔۔۔جب المیرہ بھی اس کے پیچھے آتے روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ڈاکٹرز کسی احتیاط کی وجہ سے ہی کہہ رہے ہونگے۔۔۔تم بالکل سامنے ہی تو ہو۔۔۔انہیں دیکھ سکتی ہو۔۔۔"

بہرام نے جب سے شراب چھوڑی تھی اس کی سیگریٹ کی مقدار مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ بینچ پر پھیل کر بیٹھا تھا۔۔اس کے ساتھ سیگریٹس کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ کر المیرہ کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

المیرہ کو اس کا یوں ٹھنڈ میں بیٹھ کر اتنے سیگریٹ پینا عجیب سے احساس سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔ نجانے یہ شخص خود کا اتناد شمن کیوں تھا۔۔۔

"آپ چلیں نا روم میں میرے ساتھ۔۔۔"

المیرہ اس کے سامنے آن کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔ بہرام نے اپنی سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ بول ایسے رہی تھی جیسے ان دونوں کے درمیان سب نارمل ہو۔۔۔

روز ایک جگہ ہی سوتے ہوں۔۔۔

"تم جا کر سو جاؤ۔۔۔ میں آ جاؤں گا۔۔"

بہرام نے فوراً سے اس کے سراپے سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ اس لڑکی کو وہ جب بھی دیکھتا تھا وہ اسے پہلے سے زیادہ حسین اور پر کشش لگتی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی کے ساتھ ایک روم شیئر کرنے سے گھبرا رہا تھا۔۔۔
اتنے ٹائم سے وہ الگ رہ رہے تھے۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اس لڑکی کے معاملے میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائے۔۔۔ وہ اس کی اجازت اور خواہش کے بغیر اس کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا۔۔

نہ ہی وہ خود کو اس قابل سمجھتا تھا۔۔۔ پر آج المیرہ اسے حیران پر حیران کر رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے دور بھاگنے والی آج بار بار اس کے سر پر سوار ہو رہی تھی۔۔

وہ اس وقت ہاسپٹل کے گراؤنڈ میں بنا کسی سیکورٹی کے بیٹھا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ المیرہ اس کے ساتھ بیٹھے۔۔۔

اسے لگا تھا المیرہ چلی جائے گی مگر وہ تو اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر بینچ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ باہر بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔

"میں نے کہا نا تم اندر جاؤ۔۔۔"

بہرام نے اب کی بار سرد لہجے میں مخاطب کیا تھا اسے۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔ میں یہاں بیٹھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

المیرہ کو اب ٹھنڈ اپنی ہڈیوں میں گھستی محسوس ہوئی تھی۔۔ مگر وہ جان بوجھ کر وہاں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

ایک دم سے دل میں اس شخص کو سدھارنے کی ضد آن ٹھہری تھی۔۔۔

آج جس طرح وہ اس کا سائبان بنا تھا یہ بات المیرہ کے دل میں اتر گئی تھی۔۔۔ وہ اپنے اندر احساس رکھتا تھا۔۔۔

اتنے دنوں سے المیرہ کا دل اس شخص کے معاملے میں بے اختیار ہو رہا تھا۔۔۔ جسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔ وہ پورا پورا دن اس کے بارے میں سوچتے گزار دیتی تھی۔۔ جس رات وہ گھر

سے باہر ہوتا تھا۔۔۔ المیرہ کو اس خیال سے نیند نہیں آتی تھی کہ وہ کسی اور عورت کے پاس ہو گا۔۔۔ وہ ایسے ہی تڑپتی رہتی تھی۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔ اسے روکنے کی کوشش تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔ وہ رکتا یا نہیں یہ اس پر منحصر تھا۔۔

مگر اسے تو اپنا فرض نبھانا چاہیے تھا۔۔۔ خانم کو بہرام کے مطابق اس نے سب ٹھیک ہونے کا ہی بتایا تھا۔۔۔ مگر وہ ماں تھیں اچھے سے سمجھتی تھیں کہ ان دونوں کے انداز کتنے بناوٹی ہوتے تھے ایک دوسرے کو لے کر۔۔۔

خانم اسے کئی بار دبے لفظوں میں کہہ چکی تھیں کہ وہ خود سے تھوڑی کوشش کرے۔۔ اپنے شوہر کو اپنی جانب متوجہ کرے۔۔ اسے اپنے ساتھ باندھے۔۔ کہیں اور دیکھنے لائق ہی نہ چھوڑے۔۔۔

المیرہ اب تک وہ سب باتیں ٹالتی آئی تھی۔۔ پر اب نجانے کیوں اس کا بھی دل چاہ رہا تھا بہرام غزنوی کو اپنی جانب مائل کرنے کو۔۔۔ کیا پتا وہ بدل جاتا۔۔۔

المیرہ کے اب ٹھنڈ سے دانت بجنے لگے تھے۔۔۔ اس نے وہاں بینچ پر رکھا بہرام کا کوٹ اٹھا کر اپنے گرد اوڑھ لیا تھا۔۔۔ اس کی یہ استحقاق بھری حرکت بہرام کے دل کے تار بری طرح چھیر گئی تھی۔۔۔

"چلو اندر۔۔۔"

المیرہ کے لیے وہاں اس کے ساتھ بیٹھنا خطرناک ہو سکتا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ارد گرد اس کے گارڈز موجود تھے مگر وہ المیرہ کے معاملے میں رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔

المیرہ بہرام کے ساتھ اٹھ کر اندر کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں بار بار اپنے سے زرا فاصلے پر آگے چلتے بہرام کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔وہ شخص اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ آج نجانے کیوں اسے ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔

شادی کے بعد یہ پہلی رات تھی جس میں وہ اس کے ساتھ رکنے والا تھا۔۔۔دل عجیب سے احساس سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔کاش یہ شخص ایسے ہی بن جاتا باقی سب کچھ چھوڑ دیتا۔۔۔۔وہ اسے قبول کرنے کو تیار تھی۔۔۔المیرہ کا دل آج اس سے بغاوت کر رہا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی نے آج جس طرح اسے اس کے گھر والوں کے سامنے سرخرو کیا تھا۔۔۔اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔المیرہ کے دل میں اپنی جگہ بنا گیا تھا۔۔۔

وہ بار بار اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ بہرام سیدھا روم میں چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ پہلے خدیجہ بیگم کو دیکھنے گئی تھی۔۔۔ ان کی جانب سے مطمئین ہوتی وہ جیسے ہی روم میں آئی۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ اس کا دل ایک دم سے سکڑ گیا تھا۔۔۔ چہرے کی رنگت بھی سرخ ہوئی تھی۔۔۔

روم میں ایک ہی سنگل بیڈ رکھا تھا۔۔۔ دو سنگل سیٹر صوفے تھے۔۔۔ بیڈ پر وہ آرام سے نیم دراز فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ المیرہ کی گھبراہٹ اور چہرے کا بدلتا رنگ اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ پایا تھا۔۔۔

سی گرین کلر کی لباس میں ملبوس اس کی نگاہوں سے پزل ہوتی وہ اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ چکی تھی۔۔۔ چٹیا سے بال نکل کر اس کی چہرے کو چھو رہے تھے۔۔۔ بہرام کا دل بے اختیار ہوا تھا۔۔۔

یہ سنہری بال اس کے دل و دماغ پر ایک نشہ سا طاری کر دیتے تھے۔۔۔ آج بھی انہیں چھونے کی خواہش شدت سے دل میں جاگی تھی۔۔۔ جسے اندر ہی دباتا وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

"سو جاؤ تم۔۔۔۔"

بیڈ سے اٹھتا وہ صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ المیرہ کو ایکدم سے وہ جنگل والی رات یاد آئی تھی۔۔۔ جب بہرام نے اسے اپنے نرم گرم بستر پر سلایا تھا اور خود وہ زمین پر سویا تھا۔۔۔

ایک برا شخص اسے اتنی اہمیت کیوں دیتا تھا۔۔۔

"آپ ہاسپٹل والوں کو کہیں نا کہ وہ ایک اور بیڈ دے دیں۔۔۔"

المیرہ اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

"اس وقت صرف یہی دستیاب ہے۔۔۔ شاید کوئی حادثہ ہوا ہے اس وجہ سے رش ہے بہت۔۔۔"

بہرام نے بنا اس کی جانب دیکھے جواب دیا تھا۔۔۔۔ اگر وہ کہتا تو اس کی پہچان کے باعث فوراً بیڈ مل جانا تھا۔۔۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ اس نے ایسا کچھ کہا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ یہ حرکت کیوں کر گیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ شاید آج کی رات وہ بھی سکون چاہتا تھا۔۔۔

یہ صوفے اور بیڈ بہت کم فاصلے پر پڑے تھے۔۔۔ آج پوری رات وہ اس کے مقابل ہونی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا آج اس کے ساتھ کیا بننے والا تھا۔۔۔ بس وہ کسی بھی طرح سے اس لڑکی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

"آپ کہاں سوئیں گے پھر۔۔۔۔"

المیرہ اس کے سر پر کھڑی اس کا ضبط آزمارہی تھی۔۔۔

بہرام نے سلگتی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ موبائل بند کر کے وہ سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔

"اس بیڈ پر تمہارے ساتھ سونا چاہتا ہوں۔۔۔۔ سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟"

صوفے پر پھیل کر بیٹھتا وہ اس کے دلنشین سراپے کو سر سے پیر تک انتہائی بے باکی سے گھورتا المیرہ کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

"کک کیا۔۔۔؟ کیا مطلب اس بات کا۔۔۔۔؟؟"

المیرہ نے غصہ دکھانا چاہا تھا مگر اس وقت اس شخص کی بے انتہا سرخ آنکھیں خمار آلود تاثرات کے ساتھ اسے دیکھتیں اس کے پورے وجود پر لرزا طاری کر گئی تھیں۔۔۔۔

"کچھ نہیں مذاق کر رہا تھا۔۔۔ تم سو جاؤ آرام سے میں یہاں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

بہرام نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ اس کی جانب سے بدل لیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی جو بات سن کر یہ حالت تھی اگر وہ اس پر عمل پیرا ہو جاتا تو اس نے پھر سے اپنی حواس کھو دینے تھے۔۔۔

وہ اس شخص کی خوف سے آج بھی نہیں نکل پائی تھی۔۔۔اس کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھنے سے کتراتی تھی۔۔۔

بہرام اس وقت اس جگہ بیٹھ کر سیگریٹ بھی نہیں پی سکتا تھا۔۔۔

اس کا دماغ خراب ہونے لگا تھا۔۔۔

"مجھے بار بار امی کو دیکھنے جانا ہو گا۔۔۔ آپ سو جائیں میں یہیں بیٹھوں گی۔۔۔۔"

المیرہ اس کی جانب سے رخ موڑتے واپس پلٹنے لگی تھی۔۔۔

جب بہرام اس کا دوپٹہ اپنی گرفت میں لیتا اسے آگے بڑھنے سے روک گیا تھا۔۔۔ اس کی اس حرکت پر المیرہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"مجھے پچھلے دو مہینوں سے بنا سلیپنگ پلز کے نیند نہیں آئی۔۔۔ اس وقت یہاں پلز لے کر سونا نہیں چاہتا۔۔۔ اس لیے تم سو جاؤ۔۔۔ آنٹی کے پاس نرس موجود ہے۔۔۔ اور میں خود بھی چیک کرتا رہوں گا۔۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ کا دل سمٹ گیا تھا۔۔۔ اسے نیند کیوں نہیں آتی تھی۔۔

"تھوڑا نشہ کم کیا کریں۔۔۔اور نہ ہی ہر جگہ آپ کو ایسی عورتیں مہیا ہونگی جن کے ساتھ دل بہلا سکیں آپ۔۔۔"

المیرہ تو یہی سوچتی تھی کہ اس شخص کی ہر رات کسی الگ لڑکی کے ساتھ ہی گزرتی ہو گی۔۔۔

اپنی بات کہتی بیڈ کی جانب بڑھنے لگی تھی جب بہرام آگے ہوتا اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

المیرہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟زرا دوبارہ سے کہنا۔۔۔"

اس کا جبڑا اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کے چہرے کو اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔ المیرہ کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔ بہرام کی گرم سانسیں اس کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

"آج اتنے پرسنل اٹیک کیوں کر رہی ہو مجھ پر۔۔۔ کیا پرابلم ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟"

بہرام کو اس کے وجود سے اٹھتی مہک اپنی حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔ آپ ایسے ہی تو ہیں۔۔۔"

المیرہ اس کے تیوروں سے خوفزدہ ہونے کے باوجود خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟"

بہرام نے اسے پھر سے مہلت دی تھی۔۔۔یہ لڑکی آج کیوں اس کے سر پر سوار ہونے کی کوشش کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"کیوں آپ کو اپنے بارے میں سننا برا لگ رہا ہے۔۔۔"

المیرہ کے اندر چھپا غصہ آہستہ آہستہ نکلنے لگا تھا۔۔۔

اس شخص کی بغیر وہ کچھ نہیں تھی اس بات کا اندازہ اسے آج ہو چکا تھا۔۔۔ آج نہ تو اسے اپنے الفاظ پر اختیار تھا اور نہ ہی دل پر۔۔۔ اس کا جو دل چاہ رہا تھا وہ بے خوفی سے بول رہی تھی۔۔

آج وہ جیسے فکر مند ہو کر اس کے پیچھے آیا تھا۔۔۔ المیرہ کے اندر امید پیدا ہو چکی تھی کہ وہ اب اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اس نکاح کو تو وہ اسی وقت قبول کر چکی تھی۔۔۔ جب اس نے مہندی والے دن بہرام غزنوی کو اپنی ماں کے آگے جھکتے دیکھا تھا۔۔۔

"تم ہوش میں نہیں لگ رہی۔۔ کہیں آج میری جگہ تم تو نشہ کر کے تو نہیں آ گئی۔۔۔"

وہ پوری طرح سے بہرام کے حصار میں تھی۔۔۔اس کی نازک کمر پر بہرام کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

المیرہ اس کے ہاتھ کے لمس پر شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔وہ جب قریب کرتا تھا تو اسکی بے باکی کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔المیرہ کی سانسیں تھمنے لگتی تھی۔۔

"آپ سارے غلط کام چھوڑ دیں نا۔۔۔۔"

المیرہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ یہ بات کہہ دی تھی۔۔۔جس پر بہرام کی ہیزل آنکھیں اس کی آئس بلو آنکھوں میں آن ٹھہری

تھیں۔۔۔وہ آج اس کی کسی بھی بات پر غصہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس لیے وہ اسے کھل کر ہر بات کہے جا رہی تھی۔۔

"اس کے بدلے کیا ملے گا مجھے۔۔۔۔"

بہرام کی آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی تھی۔۔۔یہ کپکپاتا گداز وجود اس کی بانہوں میں تھا۔۔۔جس پر وہ پورا اختیار رکھتا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو کیسے بتاتا کہ وہ تو کب سے اس سے سب کچھ چھڑوا چکی تھی۔۔۔۔

"اپنے پروردگار سے رجوع کریں۔۔۔اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔۔۔وہ بہت غفورورحیم ہے اپنے بندوں پر توبہ کے دروازے

کبھی بند نہیں کرتا۔۔۔جو مانگیں گے آپ کو وہ ضرور ملے گا۔۔۔وہ کبھی کسی کو اپنے در سے خالی نہیں لوٹاتا۔۔۔"

المیرہ بہت ہی نرمی بھرے لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔بہرام غزنوی نے آج تک کبھی کسی کو اپنے آگے اس طرح بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔مگر وہ اس کی باتیں بہت توجہ سے سن رہا تھا۔۔۔

"میں بہت گناہگار ہوں۔۔۔اس نے میری زندگی سے سکون چھین لیا ہے۔۔۔وہ مجھ سے ہر وہ شے چھین لیتا ہے جو میرے لیے سب سے اہم ہوتی ہے۔۔۔"

بہرام غزنوی کے لہجے میں خوف تھا۔۔۔اس نے آج تک نہ تو کسی کا ناحق خون بہایا تھا اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادتی کی تھی۔۔۔ کسی کا حق نہیں مارا تھا اس نے۔۔۔۔اس نے جو بھی برا کیا تھا اپنے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کو ٹارچر کرنے کے لیے ان جیسا بنا تھا۔۔۔ غیر عورتوں کے ساتھ وقت گزارتا تھا۔۔۔ تاکہ اس کے باپ کو تکلیف ہو۔۔۔اسی خاطر وہ خود کو المیرہ کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔

مگر دل تھا جو اس کی سنتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔اس لڑکی کی جانب ہمکتا تھا۔۔۔۔

المیرہ کتنے ہی لمحے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔یہ شخص اسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بے نہایت قریب ایک دوسرے کو ایسے ہی تکے گئے تھے۔۔۔

ایک فسوں تھا جو ان دونوں کو اپنے حصار میں باندھ گیا تھا۔۔۔

"کیا چاہئے آپ کو۔۔؟؟ جس سے آپ کو سکون مل سکے۔۔۔"

المیرہ کو ان ہیزل آنکھوں کی بے چینی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر بہرام زخمی مسکراہٹ کے ساتھ مسکرایا تھا۔۔

"تم نہیں دے پاؤ گی۔۔۔"

وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اٹھا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ اس کا یہ عجیب سا انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ جب اس کے قریب جانے کی کوشش کی جاتی وہ انسان کو اپنے سے دور کر دیتا تھا۔۔۔

المیرہ کو اس کا اس طرح دور کرنا بہت برا لگا تھا۔۔۔ وہ اس کی پشت کو گھورتی بیڈ پر نیم دراز ہوتی کمبل اپنی اوپر اوڑھ گئی تھی۔۔۔

بہرام کتنے ہی لمحے اپنے بپھرتے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کرتا وہاں کھڑا رہا تھا۔۔۔ لیکن سینے میں لگی آگ کم ہونے کا نام ہی نہیں

لے رہی تھی۔۔۔وہ بنا اسے کچھ کہے تیزی سے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے چہرے سے کمبل ہٹا کر خالی کمرے کو گھورا تھا۔۔۔۔

"پاگل آدمی خود بھی نہیں جانتا کیا چاہیے اسے۔۔۔۔پھر گیا ہو گا اپنی کسی محبوبہ سے عشق لڑانے۔۔۔رات کیسے کٹ سکتی ان کے بغیر۔۔۔۔"

المیرہ خفگی کا شکار ہوتی بیڈ سے اٹھتی صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔وہ اس کی وجہ سے یہاں تھا۔۔۔ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔۔۔المیرہ کو اپنی ہڈیاں اکڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

وہ صوفے پر سکڑی سمٹی اس کے اندر آنے کی منتظر کب گہری نیند میں جا چکی تھی اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب بہرام روم میں آیا تھا۔۔۔ صوفے پر نظر پڑتے ہی اس کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔ وہ لڑکی صوفے پر ٹھنڈ میں سو رہی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھتا غصے سے اسے جھنجھوڑنے والا تھا جب قریب پہنچتے ایک دم سے رک گیا تھا۔۔۔

ٹھنڈ سے اس کی رنگت بالکل سفید پڑ چکی تھی۔۔۔ بہرام کچھ لمحے اسے ایسے ہی گھورتا رہا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے آگے ہوتا اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

باہر سے وہ آرہا تھا مگر المیرہ کا وجود ٹھنڈ سے بالکل برف ہو چکا تھا۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

بہرام کی نظریں اس کے پیروں کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔اسے وہ جنگل والی رات ایک دم سے یاد آئی تھی۔۔۔

المیرہ کو بیڈ پر لیٹاتے بہرام نے دھیرے سے اس کے نرم ملائم پیروں کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا۔۔۔جب اس کی نظر المیرہ کے پیر پر

جگمگاتے سیاہ تل پر پڑی تھی۔۔۔اسے انگلیوں سے محسوس کرتے اس کا دل مزید بے قرار ہوا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس پر اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔جو محسوس کرتے المیرہ ہولے سے کسمسائی تھی۔۔۔بہرام فوراً سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر ایک جانب سکڑی سمٹی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔بیڈ پر ابھی بھی اتنی جگہ تھی کہ وہ اس کے برابر سو سکتا۔۔۔

بہرام کچھ لمحے اسے تکتے رہنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔روم کا دروازہ ٹھیک سے لاک کرتا وہ واپس اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس کے برابر لیٹتا بہرام اس کا سر اپنے کسرتی بازو پر رکھ گیا تھا۔۔ اب اس کی پوری رات اس لڑکی کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے گزرنی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح چھ بجے کے قریب المیرہ کی آں کھ کھلی تھی۔۔جب اپنے لبوں کے بے انتہا قریب سے محسوس ہوتی گرم سانسوں کی تپش پر وہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

وہ تو صوفے پر سوئی تھی پھر یہاں کیسے پہنچ گئی تھی۔۔اس کا چہرا بہرام کی چہرے سے مس ہو رہا تھا۔۔۔اگر وہ زرا سا بھی ہلتی تو بہرام نے جاگ جانا تھا۔۔۔وہ بالکل اس کے ساتھ جڑی سو رہی تھی۔۔

اس کا ایک ہاتھ بہرام کے سینے پر رکھا تھا۔۔۔جبکہ اس کے کھلے بال بہرام کے چہرے اور کندھے سے الجھ رہے تھے۔۔۔اسے اچھے سے یاد تھا اس نے چٹیا کی ہوئی تھی۔۔مگر اس وقت اس کے سارے بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔

اس کا دل بری طرح سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

چہرا شرم و خفت سے تپ اٹھا تھا۔۔۔وہ پوری رات ایسے اس شخص کے اتنے قریب سوئی رہی تھی۔۔۔۔اس نے اٹھنا چاہا تھا مگر وہ اپنے گرد مضبوطی سے قائم بہرام کے حصار کو ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا چہرے پر سجی گھنیری مونچھیں المیرہ کو اپنے گال پر چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اس کی مدھم سانسوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ گہری نیند میں تھا۔۔۔۔

المیرہ کو بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

اس کی نگاہیں بار بار بہرام کے مغرور نقوش کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں المیرہ کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے وہ نیند میں اسے اپنے مزید قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔اس کے ہونٹ المیرہ کے ہونٹوں کو چھو گئے تھے۔۔۔المیرہ کے لبوں سے شرم وخوف کے مارے ایک دم سے ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ شخص نیند میں بھی اس کی سانسوں پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔

وہ بیڈ اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ دونوں آرام سے پورے آسکتے المیرہ کا آدھا حصہ بہرام کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔اسے وہ حصہ اب محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی چیخ پر بہرام کی آنکھ کھل چکی تھی۔۔وہ آنکھیں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔المیرہ نے جلدی سے اپنا چہرا دوسری جانب موڑنا چاہا تھا۔۔مگر بہرام اس سے پہلے ہی اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں اتار گیا تھا۔۔۔

اتنی حسین اور دلفریب صبح آج سے پہلے اس کی کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔جبکہ المیرہ کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا

ہے۔۔۔وہ اب پوری طرح سے اس کی نازک وجود پر قابض ہوتا

اس کی سانسوں کو پوری طرح سے اپنے لگوا چکا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

اس کے لبوں کو آزادی بخشتا اب وہ اس کے بالوں میں اپنا چہرا چھپاتا

اس کی گردن کو اپنی گرم سانسوں سے دہکا گیا تھا۔۔۔

"کس لیے۔۔۔۔؟؟"

المیرہ کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔اس نے ایک بار بھی بہرام

کے ہاتھوں کو نہیں جھٹکا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ آج اسے پوری طرح سے اپنی من مانیاں کرنے دے رہی تھی۔۔

جو بات بہرام نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔۔

آج وہ خود بھی اپنے آپ کو نہیں روک پا رہا تھا۔۔ اتنے وقت بعد وہ گزری رات سکون کی نیند سویا تھا۔۔۔ بنا کسی قسم کے نشے کے۔۔۔

اس لڑکی کی قربت کا نشہ اب ہر نشے پر بھاری تھا۔۔۔۔

وہ خود بھی حیران تھا کہ کیا واقعی وہ اس لڑکی کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ اس کے بغیر سکون سے سو پانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

"ساری رات میری بانہوں میں سو کر مجھے سکون بھری نیند دینے کے لیے۔۔۔"

اس کے الفاظ پر المیرہ کے سینے میں دھڑکنوں کا شور مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

بہرام کے ہونٹ آج پوری طرح سے گستاخی پر آمادہ تھے۔۔۔ المیرہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی شدتیں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھیں۔۔۔

المیرہ کو آج نہ تو اس کے قریب آنے پر کوئی ناگواری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اور نہ ہی اسے خود سے دور کرنے کو دل چاہا تھا۔۔۔وہ اس کے سحر میں جکڑی بکھرتی سانسوں کے ساتھ اس کی وارفتگیاں سہتی بس یہی چاہتی تھی کہ وہ اب کبھی کسی دوسری عورت کے پاس نہ جائے۔۔۔

وہ ہمیشہ کے لیے اس کا ہو کر رہے۔۔۔

کل کے بعد سے اس شخص کے لیے اس کے دل میں اہمیت بڑھ چکی تھی۔۔۔اور شاید اپنے دلی حالات کا بھی اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔جو صرف اسی شخص کی تمنا کر رہے تھے۔۔

"ب۔۔ بہرام۔۔۔"

المیرہ نے بکھرتی سانسوں کے ساتھ بمشکل اسے پکارا تھا۔۔ اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اس کی گردن کے ایک ایک حصے پر نقش چھوڑتا اس کے بالوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا اس کے کندھے پر اپنے شدت بھرے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔

جب شرم و حیا سے سرخ پڑتی وہ بمشکل اسے پکار پائی تھی۔۔۔ لیکن وہ تو اس کی پکار سن ہی نہیں رہا تھا۔۔ اس کے حواس آج پوری طرح سے اس کے اختیار سے باہر ہو چکے تھے۔۔۔

اتنے دن صبر کیا تھا۔۔۔ آج اسے کھل کر محسوس کرتے وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ وہ اس وقت ہاسپٹل میں موجود ہیں۔۔۔ جس کا خیال پہلے المیرہ کو ہی آیا تھا۔۔

"مجھے امی کو دیکھنے جانا ہے۔۔۔۔"

المیرہ کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔ سانسیں معمول پر آنے سے پہلے ہی وہ مزید الجھا دیتا تھا۔۔۔ اس شخص کی جارحانہ قربت برداشت کرنا اس کی نازک جان کے لیے مشکل ہو چکا تھا۔۔ اسے اپنی دھڑکنیں کنٹرول سے باہر ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسے خود سے دور جانے کا نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔

جب اس کی بات سنتے بہرام نے اس کے بالوں سے سر اٹھاتے اس کے اپنی شدتوں سے لال ہوتے چہرے اور بکھرتی سانسوں کو دیکھا تھا۔۔۔ ہونٹوں کی حالت دیکھنے لائق تھی۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔ آج اس لڑکی کی پوری رضامندی مل چکی تھی اسے۔۔۔۔

"میں اچھا انسان نہیں ہوں۔۔۔ ساری زندگی نبھا پاؤ گی میرے ساتھ۔۔۔"

اس کی لرزتی پلکوں پر اپنے لب رکھتا وہ المیرہ کی آئس بلو آنکھوں پر اپنا پر حدت لمس رکھتے بولا تھا۔۔۔ جن کی لرزش مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ہاں نبھاؤں گی۔۔۔ آپ کو اچھا انسان بنا دوں گی۔۔۔"

المیرہ اپنی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

"اور اگر نہ بن سکا اچھا انسان تو کیا چھوڑ جاؤ گی مجھے۔۔۔۔"

اس شخص کا مہکتا لہجہ ایک دم سے سرد ہوا تھا۔۔۔ المیرہ نے بمشکل اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔"

المیرہ اس کی سحر زدہ کرتی آنکھوں میں دیکھتی ہپنوٹائز ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے پوری طرح سے اپنا رنگ چڑھاتا اس کے سینے میں اپنے نام کی دھڑکنیں بساتا اب پھر سے اجنبی کیوں بن رہا تھا۔۔۔

المیرہ کا دل انجانے خوف سے دھڑکا تھا۔۔۔

"میں ساری زندگی ایسا ہی رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ پھر بھی اپنے آپ کو پوری طرح سے میرے سپرد کرو گی۔۔۔ اپنے دل و دماغ پر مجھے اپنا تسلط قائم کرنے دو گی۔۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو لبوں سے چھوتا اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔ اس کے پھولے گال بہرام کے وار سہتے مزید پھول چکے تھے۔۔

وہ اس سے سوال تو کر رہا تھا مگر اپنی جارحانہ کاروائیوں کے باعث اسے جواب دینے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔ مجھے میری ہر برائی کے ساتھ قبول کرو گی۔۔۔ نشہ کرتا ہوں۔۔۔ غیر عورتوں کے پاس جاتا ہوں۔۔۔ برداشت کر لو گی سب۔۔۔"

بہرام غزنوی نجانے اس سے کیا سننا چاہتا تھا۔۔۔

"ہاں کر لوں گی۔۔۔۔"

یہ کہتے المیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ جنہیں بہرام اپنے ہونٹوں پر چنتے بے مول نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"روکو گی تو نہیں مجھے۔۔۔۔"

وہ شخص انتہائی بے رحم تھا۔۔۔ المیرہ کو آج اچھے سے اندازہ ہوا تھا۔۔

وہ شاید اس کے دل کی کیفیت سے آگاہ ہو چکا تھا۔۔۔ اسی خاطر اس کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

"نہیں روکوں گی۔۔۔ مگر آپ مجھے چھوڑ کر کسی دوسری کے پاس جا نہیں پائیں گے۔۔۔"

المیرہ بھیگے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ جبکہ بہرام کا دل چاہا تھا وہ اس لمحے ساری دوریاں ختم کر دے اس لڑکی سے۔۔۔۔ اسے بتا دے کہ وہ تو بہت پہلے سے سب چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہ سچ کہہ رہی تھی وہ واقعی اسے چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جا پا رہا تھا۔۔۔

لیکن یہ سب وہ اسے فرصت میں بتانا چاہتا تھا۔۔۔اس کے بالوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتا وہ اسے جانے کی اجازت دیتا اس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔

المیرہ لرزتے وجود کے ساتھ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔اس کا دوپٹہ اب بھی بہرام کی گرفت میں تھا۔۔۔

"دوپٹہ دیں پلیز۔۔۔"

وہ تکیے کے سہارے نیم دراز اس کے نازک رعنائیاں بکھیرتے سراپے کو بے باک نگاہوں سے گھورتا اس کی دوپٹے کو اپنی مضبوط ہتھیلی میں قید کیے ہوئے تھا۔۔

المیرہ کو آج تک سمجھ نہیں آئی تھی یہ شخص اس سے زیادہ اس کے دوپٹوں کا دیوانہ کیوں تھا۔۔۔اس کا عروسی دوپٹہ بھی اسی شخص کے پاس تھا۔۔۔

"آ کر لے لو۔۔۔۔"

دل اب بھی اسے دور جانے دینے پر آمادہ نہیں تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔المیرہ آگے بڑھی تھی۔۔

وہ اس شخص کی نیت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔اس نے جیسے ہی دوپٹہ پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا بہرام اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔وہ سیدھی بہرام کے سینے پر آن گری تھی۔۔

"ان سنہری زلفوں میں میرا دل ایسا الجھا ہے کہ اب کہیں جانے کو دل نہیں چاہتا۔۔۔ ہر طرف تم ہی تم نظر آتی ہو راپنزل۔۔۔۔"

وہ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا بہت بڑا اقرار کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ المیرہ کو یقین نہیں آیا تھا یہ الفاظ اسی سرد مہر شخص نے ادا کیے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی جب دروازہ ناک ہوا تھا۔۔

بہرام اس پر ایک بھرپور نظر ڈالتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ وہیں کھڑی اپنے دھڑکنوں کا شمار لگانے لگی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"خانم میں بتا نہیں سکتی آپ کو یہاں دیکھ میں کتنی خوش ہوں۔۔
بہت زیادہ مس کر رہی تھی آپ کو۔۔۔"

المیرہ ایک ہفتے کے لیے خدیجہ بیگم کے پاس رہی تھی۔۔۔وہ اب کافی بہتر تھیں۔۔۔بہرام روزان کی خیریت پوچھنے آتا تھا۔۔۔وہ اتنا زمہ دار کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔جتنا اس لڑکی کی خاطر بن گیا تھا۔۔

وہ لوگوں کو بہت اچھے سے پہچانتا تھا۔۔۔المیرہ کے گھر والوں کے انداز سے وہ اخذ کر چکا تھا کہ وہ لوگ اس کے حوالے سے کیا سمجھ رہے ہیں۔۔۔اسے لوگوں کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔مگر المیرہ کی خاطر وہ یہ سب کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ حیران تھی کہ وہ شخص بنا اسکے کہے کیسے سمجھ گیا تھا۔۔۔اس کے سب گھر والوں کے منہ بند ہو چکے تھے۔۔۔

خدیجہ بیگم بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔بہرام نے ان کے مشکل وقت میں آگے بیٹوں سے بڑھ کر خیال رکھا تھا ان کا۔۔۔۔

اس نے المیرہ کو کبھی رات رکنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔مگر ان دنوں خدیجہ بیگم کی طبیعت کے پیشِ نظر وہ مان گیا تھا۔۔۔

المیرہ اس شخص کے اس بدلاؤ پر بہت خوش تھی۔۔۔وہ ملازمین سے فون کر کے بہانے بہانے سے پوچھتی بھی تھی کہ بہرام گھر پر ہی رکا رات یا نہیں۔۔۔

جس دن وہ گھر نہیں ہوتا تھا المیرہ کی وہ رات آنکھوں میں ہی کٹ جاتی تھی۔۔۔

ابھی اسے واپس گھر آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اس مغرور شخص نے اسے لفٹ ہی نہیں کروائی تھی۔۔۔ اس ایک ہفتے میں ان کی سرسری سی ملاقات ہی ہوئی تھی۔۔۔ جس پر المیرہ اس سے ناراض تھی۔۔

اسے وقت دینے کا وعدہ کرتا وہ پھر سے اجنبی بن چکا تھا۔۔۔

اس لیے اب خانم کے آنے پر وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔ وہ ان کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔۔۔

جب بہرام غزنوی کو اس کی ضرورت ہی نہیں تھی تو وہ یہاں کیوں رہتی۔۔۔

"میں بھی بہت مس کر رہی تھی۔۔۔ اسی لیے آپ کو لینے آگئی۔۔ شادی شروع ہو چکی ہے۔۔ وہاں سب آپ دونوں کی راہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اور بہرام کے آنے کے کوئی ارادے ہی نہیں ہیں۔۔۔"

خانم خفا تھیں۔۔۔ جب اسی لمحے بہرام اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ پچھلے دو ہفتے سے وہ بہت زیادہ مصروف تھا۔۔ وہ اپنی پارٹی کے کسی بھی شخص پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔۔۔ سارا کام وہ اور اسماعیل ہی کر رہے تھے۔۔۔

جبکہ اس کے مخالفین کی تعداد ابھی خاصی تھی۔۔۔

وہ ایک بار ہی سارا کام نبٹا کر گاؤں جانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن یہاں تو اس کی زندگی کی دو بہت اہم خواتین اس سے سخت خفا نظر آرہی تھیں۔۔۔۔

"ہم کل آئیں گے لازمی۔۔۔۔"

ان سے ملتے وہ ان کے قریب آن بیٹھتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ نظریں المیرہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

بہرام کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

"پچھلے ایک ہفتے سے آپ یہی بول رہے ہیں بہرام۔۔۔ آپ کل آجایئے گا المیرہ کو میں آج ہی اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔۔۔"

خانم آج اس کی بات بالکل بھی نہیں سننے والی تھیں۔۔۔

"خانم ایسا ظلم مت کریں۔۔۔ میرا ان کے بغیر رہنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ بہرام بھی اسے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس پر المیرہ نے بے رخی سے اپنی نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔ اس کا یہ انداز بہرام کا دل لوٹ کر لے گیا تھا۔۔۔

"خانم مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے آج ہی۔۔۔ یہ کل خود آجائیں گے۔۔۔ اگر ان کے ضروری کام ختم ہو گئے تو۔۔۔ میں شادی مس نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

المیرہ نے اس کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے خانم سے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ دھیرے سے مسکرا دی تھیں۔۔۔

"اب تو میری بیٹی کا بھی دل ہے۔۔۔ آپ کو اجازت دینی پڑے گی۔۔۔ آپ خود بھی آج ہی آجائیں نا۔۔۔ آج شام کو مہندی ہے۔۔۔ سب خوش ہو جائیں گے۔۔۔ ارسلان بھی بہت خفا ہیں آپ سے۔۔۔"

خانم کی بات پر المیرہ نے امید طلب نگاہوں سے بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خانم آج آنا مشکل ہے۔۔۔ آج ایک بہت اہم کام ہے۔۔۔ کل ہی آپاؤں گا میں۔۔۔ اگر یہ جانا چاہتی ہیں تو جا سکتی ہیں۔۔۔"

بہرام کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔ اس نے آج تک کبھی کسی کو اس طرح نہیں روکا تھا۔۔۔ اسے لوگوں کے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ اور جس سے اب پڑ رہا تھا وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی۔۔

"میں پیکنگ کر چکی ہوں۔۔۔ سامان نیچے بھجواتی ہوں۔۔۔"

انہیں ابھی تھوڑی دیر میں نکلنا تھا تا کہ دوپہر تک ہونے والی مایوں کی رسم میں شریک ہو سکیں۔۔۔ جبکہ بہرام اس کی یہ ایکسائٹمنٹ دیکھ مزید سلگ اٹھا تھا۔۔۔

اسے ابھی تھوڑی دیر میں کام سے نکلنا تھا۔۔۔ اسی لیے فریش ہونے کی خاطر وہ بھی اوپر آتا اپنے روم میں جانے کے بجائے اس کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"میرے منع کرنے کے باوجود کیوں راضی ہوئی جانے کے لیے۔۔۔"

بہرام اندر آیا تھا۔۔۔ وہ بیڈ کے پاس کھڑی اپنا پرس اور موبائل اٹھا رہی تھی۔۔۔

اسے اچانک غصے سے آتا دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"مجھے خانم کے ساتھ جانا تھا۔۔ انہیں انکار کرتی تو وہ ہرٹ ہو جاتیں۔۔۔"

وہ ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔ مگر بہرام اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت بے بی پنک کلر کے لباس میں نکھری نکھری اس کے دل کو بری طرح سے گھائل کر گئی تھی۔۔۔

اس کی چہرے پر چھایا خوف بہرام کی آنکھوں میں خمار بھر گیا تھا۔

"مجھے انکار کرنے سے برا نہیں لگے گا۔۔۔"

اس کی تیز ہوتی سانسوں کو محسوس کرتا وہ اپنا چہرا اس کے چہرے کے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اس کی بوجھل سانسیں المیرہ کی دھڑکنوں کا شور بڑھا گئی تھیں۔۔۔

"آپ کو ضرورت نہیں ہے میری۔۔۔"

المیرہ نے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔ مگر بہرام نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے ناراض ہو۔۔؟"

بہرام نے اس کے پھولے گالوں کو چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

جو واقعی غصے سے لال ٹماٹر ہو چکے تھے۔۔۔اس سے پہلے کے المیرہ کچھ بولتی بہرام کا موبائل بجا تھا۔۔۔

بہرام نے اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے جلدی سے موبائل پاکٹ سے نکالا تھا۔۔۔اس نے اسماعیل کو اس وقت بہت اہم کام پر لگایا ہوا تھا۔۔۔اسے لگا تھا اسماعیل کی کال تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے موبائل نکالا سکرین پر جگمگاتی حوریہ کی تصویر دیکھ المیرہ کی رنگت ایک دم پھیکی پڑی تھی۔۔

"میں جانتی ہوں انہیں ضروری کاموں کی وجہ سے آپ نہیں آنا چاہتے۔۔۔"

المیرہ کا اس وقت غصے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔وہ حوریہ کو پہچان چکی تھی۔۔۔یہ وہی لڑکی تھی جسے اس نے کلب میں بہرام کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔

"راپنزل۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

بہرام نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے تو آج آجائیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔"

المیرہ اس سے مزید خفا ہو چکی تھی۔۔۔

"ہم کل جائیں گے آج شام کو مجھے ضروری کام ہے۔۔۔میں نہیں آسکتا۔۔۔تم بھی آج نہیں جارہی۔۔۔"

بہرام اسے روکنا چاہتا تھا۔۔۔اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا المیرہ کو خود سے دور کرنے کا۔۔۔

"میں جاؤں گی۔۔آپ اپنے ضروری کام نبٹائیں۔۔۔"

بہرام نے حوریہ کی کال کاٹی نہیں تھی۔۔۔وہ موبائل ہاتھ میں تھامے کھڑا تھا۔۔جس کا مطلب تھا کہ وہ کال پک کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

المیرہ ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتی دور ہوئی تھی۔۔۔

"المیرہ۔۔۔۔"

اسے المیرہ کا یہ بی ہیوئیر بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ سرد نگاہوں سے اسے گھورتا نیچی آواز میں غرایا تھا۔۔۔

مگر المیرہ اتنے غصے میں تھی کہ اس نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔۔۔۔

"خانم انتظار کر رہی ہیں مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

المیرہ کے اندر آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔وہ آج نہیں آرہا تھا جس کا یہی مطلب تھا اسے آج اسی لڑکی کے پاس جانا تھا۔۔۔

"اگر تم آج گئی تو میں کل بھی نہیں بھی نہیں آؤں گا۔۔۔رہنا وہیں ہمیشہ کے لیے۔۔۔"

غصے کے باوجود وہ چاہتا تھا المیرہ رک جائے۔۔۔ لیکن حوریہ کی فون کال نے اس کو دماغ غصے سے ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

"مت آیئے گا۔۔۔میں جانتی ہوں مجھے آپ صرف خانم کی وجہ سے اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔۔ آپ کو میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ کے پاس میرے جیسی بہت سی موجود ہیں۔۔۔"

زور دار آواز میں دروازہ بند کرتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ بہرام کو اس کی الفاظ سیدھے دل پر آن لگے تھے۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو بہرام کو بے چین کر گئے تھے۔۔۔

وہ اسے روکنا چاہتا تھا مگر مجبوراً اس نے بار بار آتی حوریہ کی کال پک کی تھی۔۔۔

جو اسے داؤد غزنوی کی اگلی چال کے حوالے سے آگاہ کرنے والی تھی۔۔

حوریہ بہرام سے محبت کرتی تھی۔۔۔ اسے پانے کے لیے کسی بھی حد تک جانا چاہتی تھی۔۔۔ اسی خاطر وہ داؤد غزنوی کی سازش میں

پھنس گئی تھی۔۔۔جو اسے بہرام کے قریب بھیج کر اسے اس کے خلاف استعمال کرنا چاہتے تھے۔۔۔

بہرام نے خود ہی اسے اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔حوریہ کو بعد میں نور کے ذریعے داؤد صاحب کی سازش کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔جو جان کر حوریہ نے بہرام کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

وہ بہرام پر غصے میں تھی کہ اسے ٹھکرا کر اس نے کسی اور سے شادی کر لی تھی۔۔۔مگر وہ یہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ بہرام کو کوئی نقصان پہنچے۔۔وہ بہرام کا پورا ساتھ دینا چاہتی تھی۔۔۔

تاکہ بہرام کے دل میں اپنی جگہ بنا سکے۔۔۔ لیکن بہرام غزنوی اتنی آسانی سے کسی پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔۔۔ حوریہ اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔ لیکن بہرام کو اب بھی یہ اس لڑکی کی چال لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی بتائی ہر بات سن رہا تھا مگر کر وہی رہا تھا جو وہ چاہتا تھا۔۔۔

اس کی آج ایک بہت اہم پارٹی کے چیئرمین کے ساتھ میٹنگ تھی۔۔۔ جن کے ساتھ اتحاد کر کے وہ اپنی پارٹی کو مزید پاورفل بنانا چاہتا تھا۔۔۔

یہ میٹنگ بہت خفیہ رکھی گئی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں اس نے اسماعیل کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

"آج رات داؤد غزنوی تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔۔۔ اس کا ارادہ تمہیں جان سے مارنے کا ہے۔۔۔"

حوریہ کی بات پر بہرام کی آنکھوں میں زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے یہ خبر پہلے بھی اپنے کسی خاص انسان سے مل چکی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا جلد یا بدیر اس کا باپ اس کے پاس یہی کرنے والا تھا۔۔۔ مگر اس کا باپ بھی بھول چکا تھا کہ وہ انہیں کا بیٹا تھا۔۔۔

اتنی آسانی سے تو وہ بھی پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

حوریہ سے بات کرتے وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔اس کے قدم تیزی سے نیچے کی جانب بڑھے تھے۔۔۔جہاں سے وہ دونوں جا چکی تھیں۔۔۔

"ڈیم اٹ۔۔۔"

صوفے کو ٹھوکر مارتا وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔اسے لگا تھا کہ وہ جتنی اس کے خوف تلے دب کر رہتی تھی وہ نہیں جائے گی۔۔۔اب اسے نہ دیکھ بہرام کو اپنے اندر بے چینی سی سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ گھر سے نکل آیا تھا۔۔۔اسے اپنے اہم کام پر جانا تھا۔۔۔

جو آج ہر حال میں کامیاب ہونا چاہیے تھا۔۔۔

اس پارٹی کو داؤد غزنوی بھی اپروچ کر رہے تھے۔۔۔اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ کس کے پاس جانے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

المیرہ خانم کے ساتھ گاؤں آگئی تھی۔۔۔یہاں گاؤں والا گھر اسے بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔سب نے بہت ہی محبت سے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔اور بہرام کے نہ آنے پر سب اداس بھی تھے۔۔

ارسلان تو اس سے بہت سخت ناراض ہو چکا تھا۔۔

آج مہندی تھی اور اس کی مصروفیات ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔

المیرہ اس کے سامنے بہادری کا مظاہرہ کرتے آ تو گئی تھی۔۔۔ مگر اب اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ دوبار روم میں جا کر رو بھی چکی تھی۔۔۔ آج رات بہرام اس لڑکی کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔۔ یہ خیال آتے ہی اس کے دل و دماغ میں ویرانیاں سی بھرنے لگی تھیں۔۔۔

وہ وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔۔ دل و دماغ پوری طرح سے بہرام غزنوی میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔

وہاں سب لوگ خوب ہلا گلا کر رہے تھے۔۔۔المیرہ نے نجانے کیا سوچتے بہرام کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔اسے ملازمہ سے یہی پتا چلا تھا کہ بہرام گھر پر نہیں ہے۔۔وہ اس کے جانے کے بعد ہی نکل گیا تھا۔۔۔جو بات المیرہ کو مزید خفگی کا شکار کر گئی تھی۔۔۔

بہرام کو کال کر کے وہ یہی چیک کر لے کا ارادہ رکھتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہو سکتا ہے۔۔۔

شام کے چھ بج رہے تھے۔۔۔اسے ابھی تیار ہونا تھا فنکشن کے لیے۔۔۔لیکن اس کا پہلا دھیان بہرام کی جانب ہی تھا۔۔۔

بہرام کی طرف بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے تین سے چار بار کوشش کی تھی۔۔۔اس کا دل سے چین ہوا تھا۔۔ آخر کیوں وہ شخص کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کس کے ساتھ مصروف تھا۔۔

اس نے ایک بار پھر سے ٹرائے کیا تھا۔۔۔اس بار کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

المیرہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

اسے لگا شاید غلطی سے کٹ گئی ہو۔۔۔

اس نے دوبارہ ٹرائے کیا تھا۔۔۔دوبارہ کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔جبکہ دوسری جانب بیٹھا بہرام غزنوی اس لڑکی سے خفا تھا۔۔۔

اس نے آج تک کسی کو بھی اپنی زندگی میں اس طرح روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔اسے المیرہ کا اس طرح چلے جانے پر بہت زیادہ غصہ تھا اسی خاطر وہ کال بھی پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس کی میٹنگ کامیاب رہی تھی۔۔۔وہ پارٹی اس کے ساتھ شامل ہو چکی تھی۔۔۔

داؤد غزنوی کو فلحال کوئی منہ نہیں لگا دیا تھا۔۔۔

اس کی مقبولیت دیکھ سب ہی اسی کی جانب آرہے تھے۔۔۔وہ بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔لیکن جس کے ساتھ وہ یہ خوشی منانا چاہتا تھا وہ تو اس سے خفا ہو کر جا چکی تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ اسماعیل کے ساتھ اپنے جنگل والے ہٹ میں آگیا تھا۔۔۔

جب وہ بہت زیادہ غصہ یا پھر اکیلا محسوس کرتا تھا تو وہ یہیں پر آجاتا تھا۔۔۔وہ اکیلے آنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر اسماعیل خود ہی ضد کرتا اس کے ساتھ آگیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا مسلسل اس کی کال کاٹ رہا تھا۔۔۔اسے کہیں نہ کہیں المیرہ کا اس طرح کال کر کے اپنی فکر کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اس کا دل اس لڑکی کے پاس جانے کو ہمک رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی بات نہ مان کر جس طرح گئی تھی وہ بار بہرام کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"مجھے بہت حیرت ہوتی ہے کہ وہ شخص جس کا ایک پل بھی شراب کے بغیر نہیں گزرتا تھا اس نے اب شراب کو بالکل ہی خود پر حرام کر دیا ہے۔۔۔"

اسماعیل کی یہ عادت ابھی تک ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ فریج کی جانب بڑھتا شراب کی بوتل نکال گیا تھا۔۔۔

"محبت کا نشہ سیاسی پاورفل ہے اس حرام شے سے۔۔۔۔"

بہرام نے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں بار بار وہ منظر چل رہا تھا جس میں حوریہ کی کال دیکھ المیرہ کی جو حالت ہوئی تھی۔۔۔اس کا جلن کا شکار ہونا۔۔۔

اسے نجانے کیوں وہ سب یاد آتے ایک سرور سا مل رہا تھا۔۔۔

"بہرام غزنوی کو آخر کار محبت ہو ہی گئی۔۔وہ بھی اپنی بیوی سے۔۔ بچاری اس ایس پی اور باقی لڑکیوں کا کیا جو ابھی بھی تمہاری منتظر

بیٹھی ہیں۔۔۔انہیں ابھی بھی پوری امید ہے کہ تم ان پر نظر کرم ضرور کروگے۔۔۔ آج بھی ایس پی کال کر کے تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔میں نے بتا دیا کہ بہرام غزنوی کو اب اپنی بیوی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔"

اسماعیل تفصیل بتاتے مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اب شراب کی بوتل کھول کر لبوں سے لگا رہا تھا۔۔۔

"محبت ہونی ہی بیوی سے چاہیے۔۔۔اس کے سوا اب کسی کی جانب دیکھنے کا تصور ہی نہیں ہے۔۔ جہاں بھی دیکھوں بس وہی نظر آتی

ہے۔۔۔ نجانے کیا جادو کر دیا ہے مجھ پر۔۔۔ اس کے بغیر سکون ہی نہیں ملتا۔۔۔"

بہرام غزنوی کی آنکھوں کے سامنے سے اپنی روٹھی بیوی کی موہنی سے صورت ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔ جب اگلے ہی لمحے سنک پر جھکتے اسماعیل نے منہ سے سارا کچھ باہر اگل دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

اس کی اس حرکت پر بہرام نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس میں شراب نہیں پانی ہے۔۔۔"

اسماعیل کے بات پر بہرام نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"پانی کیسے ہو سکتا۔۔۔۔ یہ ساری امپورٹڈ شراب ہے۔۔۔ ایک بوتل کی قیمت لاکھوں میں ہے۔۔۔ ایسا مذاق نہیں کر سکتے وہ لوگ۔۔۔"

بہرام ماننے سے ہی انکاری تھا۔۔۔

"یہ لو خود چیک کر لو یہ پانی ہی ہے۔۔۔۔"

اسماعیل نے بوتل اس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ مگر بہرام نے بوتل کو منہ نہیں لگایا تھا۔۔۔ اسے اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ اسے شراب پلانے کی خاطر جان بوجھ کر کر رہا ہے۔۔۔۔

ورنہ اس ہٹ تک آنے کی جرأت اس کے کسی آدمی کی بھی نہیں تھی۔۔۔اس کے علاوہ یہاں کوئی نہیں آسکتا تھا۔۔۔

اسماعیل بھی کبھی کبھار اس طرح اس کے ساتھ ہی آتا تھا۔۔

اسماعیل نے باری باری فریج میں پڑی ساری بوتلیں چیک کی تھیں۔۔۔اور بہرام کی آنکھوں کے سامنے سنک میں خالی کی تھیں۔۔۔جو دیکھ بہرام کو بھی یقین آگیا تھا کہ یہ پانی ہی تھا۔۔۔

"ایسا کون کر سکتا ہے۔۔۔؟؟"

بہرام نے شراب پینی بھی نہیں تھی مگر اسے یہ بات بہت زیادہ غصہ دلا گئی تھی کہ اس کی چیزوں کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر چھیڑ خانی کر کے اتنی بڑی غلطی کس نے کی تھی۔۔۔۔

"تم آخری بار کسی کے ساتھ آئے تھے یہاں۔۔۔۔"

اسماعیل کے پوچھنے پر بہرام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے وہ نازک وجود گھوم گیا تھا۔۔۔۔ یہاں بیڈ پر اسی مقام پر اس سے ڈری سہمی بیٹھی وہ نازک لڑکی اسے شراب پینے سے منع کر رہی تھی۔۔۔۔

اور شاید اسے شراب پینے سے روکنے کی خاطر وہ یہ حرکت کر گئی تھی۔۔۔۔اس لڑکی نے پہلے دن ہی اپنا کنسرن ظاہر کر دیا تھا۔۔۔۔

بہرام کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے یاد آیا تھا اس دن جب وہ فریج کی جانب بڑھنے لگا تھا تو کیسے گھبرا کر اسے روکا گیا تھا۔۔۔۔

بہرام کے دل و دماغ میں روشنیاں سی بھر گئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟"

اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ اسماعیل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی مطابق تو اس بات پر بہرام غزنوی کی غضبناکی دیکھنے

کو ملنی چاہیے تھی۔۔۔ مگر اسکے چہرے پر چھائی مسکراہٹ تو کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔۔

"مجھے مجرم مل چکا ہے۔۔۔۔ اسی سے اس حرکت کا حساب بے باک کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

اس کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔۔۔ دل جلد از جلد اس کے پاس پہنچنے کو بے تاب ہوا تھا۔۔۔۔ اس کا نازک سا سراپا بار بار نگاہوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔۔۔۔

اس نازک جان نے اسے شراب سے دور رکھنے کی خاطر اتنی مشقت کی تھی۔۔۔ جس کا صلہ تو ملنا ہی چاہیے تھا اسے۔۔۔

آٹھ بج چکے تھے۔۔۔وہ بہت تیز ڈرائیو کرتا۔۔۔ تین گھنٹوں کا سفر سوا دو گھنٹوں میں طے کرتا گاؤں پہنچ چکا تھا۔۔۔وہ ابھی حویلی سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھا جب اس نے المیرہ کو کال ملائی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے فوراً سے اس کی کال پک کرلی گئی تھی۔۔۔اس لڑکی کی یہ بے قراری اسے مزید بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"کال کیوں کر رہی تھی بار بار مجھے۔۔۔جب میں پک نہیں کر رہا تھا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ مصروف ہوں۔۔۔ڈسٹرب کیوں کیا مجھے۔۔"

بہرام سرد و سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔جو سنتے المیرہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے۔۔۔۔

"آپ کس کے ساتھ تھے۔۔۔۔"

المیرہ کا بھیگا لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔ بہرام کا دل چاہا تھا ابھی اس کے سامنے جا کر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر سینے میں چھپا لے۔۔۔

کیا بنا دیا تھا اس لڑکی نے اسے۔۔۔۔ اپنی ماں کی وفات کے بعد اس نے خانم کے علاوہ کبھی کسی کو بھی اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔ اسے کبھی کسی پر اعتبار نہیں رہا تھا۔۔۔

مگر المیرہ نے تو اسے ایسی کوئی چوائس ہی نہیں دی تھی۔۔۔وہ اپنی مرضی اور ملکیت کے ساتھ اس کے دل و دماغ پر اپنا حق جما گئی تھی۔۔۔

"اسی کے ساتھ جو ہر لمحہ ہر پل میرے ساتھ رہتی ہے۔۔۔ جس کے بغیر رہنا میرے لیے ناممکن ہو چکا ہے۔۔۔"

بہرام کا لہجہ جذبات سے مغلوب تھا۔۔۔

"آپ کے نزدیک میری اب بھی کوئی اہمیت نہیں ہے نا۔۔۔ آپ اب بھی غیر لڑکیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔"

المیرہ نے بہت مشکل سے اپنی سسکی روکی تھی۔۔۔اس کا دل جلنے لگا تھا اس خیال کے وہ اس وقت کسی غیر عورت کے پاس تھا۔۔۔

"تم نے ہی تو کہا تھا جس کے ساتھ ہونا چاہوں تمہیں اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔"

بہرام کو اپنے لیے اس کی یہ بے قراری بہت سکون دے رہی تھی۔۔۔

"ہممم۔۔۔"

وہ بہت مدہم سی آواز میں بولی تھی۔۔ جو سنتے بہرام کی آنکھوں میں خماری اتر آئی تھی۔۔ اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ رو رہی ہے۔۔ دل ایک دم سے بے چین ہوا تھا۔۔۔

اسے اپنی وجہ سے خوب رلاتا بھی تھا اور اس کا رونا برداشت بھی نہیں ہوتا تھا۔۔

اس نے فوراً سے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب بیٹھی المیرہ کال کاٹتے بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ وہ شخص کبھی اس کا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اس سے دل لگا کر اس نے خود ظلم کیا تھا۔۔۔

لیکن وہ کیا کرتی۔۔۔دل پر اختیار ہی کب تھا۔۔۔وہ خود ہی تو اس کے دل و دماغ پر اپنا تسلط کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ ایسے ہی بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔جب اس کے دروازے پر کسی نے دستک دی تھی۔۔۔

"المیرہ بھابھی باہر آئیں جلدی۔۔۔۔"

رامین اسے پکار رہی تھی۔۔۔جس کا المیرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"بھابھی باہر بہرام بھائی آئے ہیں۔۔۔جلدی آئیں۔۔۔۔خانم بلا رہی ہیں آپ کو۔۔۔۔"

ان الفاظ پر المیرہ کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی یہی سوچنے لگی تھی کہ کیا جو اس نے سنا تھا وہ سچ تھا یا اس کا وہم۔۔۔

وہ اپنی آنکھیں صاف کرتی تیزی سے باہر کی جانب بڑھتی اپنے حلیے پر ایک سرسری سی نظر ڈال گئی تھی۔۔۔

باہر لان میں ہی اوپن ایریا میں مہندی کا بہت ہی خوبصورت انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ واٹ اور ییلو کلر کے پھول اور ساری ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔۔

المیرہ اس وقت ییلو اور پیرٹ کلر کے بہت ہی خوبصورت سے شرارے میں ملبوس، پھولوں کے زیورات سے سجی دونوں بازوؤں

اور پیروں پر مہندی لگائے۔۔۔کلائیوں کو چوڑیوں اور گجروں سے بھرے وہ آج ہر دن سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔وہاں موجود تمام لوگوں کی نظریں اسی پر ٹھہر رہی تھیں۔۔۔

باہر نکلتے ہی اسے ہر طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ بہرام آ گیا ہے۔۔۔وہ بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ باہر آ گئی تھی۔۔۔

تو کیا اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو بھی کہا تھا وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔وہ کسی غیر لڑکی کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔

المیرہ کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ اب بھی اس سے اپنے خفگی کا اظہار کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر دل اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کا بھی متمنی تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تھی۔۔۔جہاں سامنے ہی اسے خانم اور کچھ مہمانوں کے بیچ کھڑا دیکھ اس کا دل بے اختیار ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت بلیک کلر کے لباس میں ملبوس اپنے سحر انگیز اور شاندار شخصیت کے ساتھ پوری محفل پر چھا گیا تھا۔۔

کچھ دیر پہلے المیرہ کو یہ سب کچھ بہت بورنگ اور پھیکا سا لگ رہا تھا۔۔۔

مگراب اس کے آجانے سے ہر طرف خوش نما رنگ بھر گئے تھے۔۔۔وہ اپنی جگہ پر کھڑی کتنی ہی دیر اسے تکے گئی تھی۔۔۔ جس نے ابھی تک اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

خانم کی کسی بات پر مسکراتے اس نے نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔جب سامنے کھڑی المیرہ پر نظر پڑتے ہی اس کی نگاہوں میں بے اختیار ستائش اور وارفتگی بھر گئی تھی۔۔۔۔

المیرہ کی روئی روئی آنکھیں اس کے دل کو بے قرار کر گئی تھیں۔۔۔ وہیں اس کے چہرے پر پھیلتا اطمینان اور رونق بہرام کو بہت اچھے لگے تھے۔۔۔۔

آنکھوں میں چھایا خوف کہ وہ کسی اور لڑکی کے پاس ہو گا وہ سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اس کے پاس آ گیا تھا یہ کافی تھا اس کے لیے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب بہرام تھوڑی سی خفگی کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ جس طرح اس کے بار بار روکنے پر یہاں آئی تھی۔۔۔ اس بات پر وہ اپنی خفگی دکھانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن یہاں تو الٹ ہی ہوا تھا۔۔۔

بہرام کے نگاہیں پھیرتے ہی وہ بھی سٹیج کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی کی خاطر رات کے اس پہر انتہائی خطرناک سفر طے کر کے آیا تھا۔۔۔ اور ان محترمہ کے مزاج اب بھی نہیں مل رہے

تھے۔۔۔ وہ منتظر ہی رہا تھا کہ وہ اس کے پاس آئے گی۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ بہرام کا دماغ ہی گھوم چکا تھا۔۔۔

"خانم میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ آج کا دن بہت بزی رہا تھا۔۔۔ تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ایک کپ سٹرانگ سی کافی کا بنوا کر بھجوا دیجیے گا۔۔۔"

کافی دیر وہاں سب کے بیچ گھلنے ملنے کے بعد اس نے خانم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی یہ بات وہاں سے گزرتی المیرہ نے بھی سنی تھی۔۔۔ اس کا دل بے اختیار پریشان ہوا تھا۔۔۔ بہرام کی رنگت

اس وقت بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سرخی کی وجہ تھکن نہیں بلکہ اس پر بے پناہ غصہ تھا۔۔۔

وہ بنا ارد گرد دیکھے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ خانم نے نوٹ کیا تھا کہ ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ دونوں کے موڈ ہی خراب لگے تھے۔۔۔ المیرہ کی روئی روئی آنکھیں اور بہرام غزنوی کا سرد وسپاٹ چہرا۔۔

شادی کے بعد سے انہیں بہرام میں جو تبدیلیاں نظر آئی تھیں۔۔۔ وہ اس پر بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔ مگر اس وقت ان دونوں کو ایک

دوسرے سے بات کرتے نہ دیکھ وہ خود کو پوچھنے سے نہیں روک پائی تھیں۔۔

"آپ دونوں میں کوئی لڑائی چل رہی ہے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی تھامتے بہت محبت سے پوچھا تھا۔۔۔

جس پر المیرہ نے آنکھوں میں آنسو بھرے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"وہ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔ کہ میں ان کے روکنے کے باوجود یہاں کیوں آگئی۔۔۔ بلایا بھی نہیں مجھے۔۔۔ باقی سب سے ہی بات کر رہے ہیں۔۔۔"

المیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ جو دیکھ خانم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

"ارے میرا بچہ اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔ بہرام یہاں آپ کی خاطر ہی تو آئے ہیں۔۔۔ جا کر منالیں انہیں۔۔۔"

خانم نے اس کا گال محبت سے چھوا تھا۔۔۔ جو اس وقت بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ ماتھے پر لگی بندیا اس کی معصومیت میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ بے ترتیب ہوتی سانسوں اور دھڑک دھڑک کر پاگل ہوتے دل کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتی اندر کی جانب آگئی تھی۔۔۔ اسے اس

شخص کے غصے سے بھی بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔ جس کا موڈ کب بدل جاتا تھا کچھ پتا نہیں چلتا تھا۔۔۔

سب لوگ باہر موجود تھے۔۔۔ اندر کوئی ایک دو ملازمین ہی موجود تھیں۔۔۔۔ وہ پہلے کچن میں جا کر کافی بناتی پھر لرزتے قدموں اور بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جو بہرام کا روم تھا۔۔۔ اسے رہنے کے لیے وہی دیا گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اس گھر میں کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں ابھی تک الگ الگ کمروں میں رہتے تھے۔۔

کپکپاتی انگلیوں کے ساتھ اس نے دروازہ دھکیلا تھا۔۔۔جب وہ سامنے کی صوفے پر بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔اس کی دونوں ٹانگیں ٹیبل پر پڑی تھیں۔۔۔

المیرہ کو وہ بہت غصے میں لگا تھا۔۔۔وہ خوفزدہ سی آگے بڑھی تھی۔۔۔

"آپ کی کافی۔۔۔۔"

اس نے کافی ٹیبل پر رکھتے کہا تھا۔۔۔

جس پر بہرام نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی سرخ پڑتی نگاہوں سے المیرہ کو اپنا دل خوف سے باہر آتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میرے منع کرنے کے باوجود مجھے چھوڑ کر کیوں آگئی۔۔۔"

اسے سرد نگاہوں سے گھورتے وہ اس کے خوف سے پیچھے جاتی المیرہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ کو بتا کر آئی تھی۔"

وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔

"میں نے منع کیا تھا۔۔۔"

بہرام کا غصہ اب بھی ہنوز تھا۔۔۔

"آپ بزی تھے۔۔۔ میری موجودگی سے ڈسٹرب ہو سکتے تھے اس لیے میں آگئی۔۔۔"

المیرہ دور دور ہوتی اسے خوف کی باوجود دو بدو جواب دے رہی تھی۔۔۔ کیونکہ ناراض وہ بھی تھی۔۔۔

"کہاں بزی ہونگا میں۔۔۔؟؟"

اس نے آبرو اٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔

"اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔ جو بار بار آپ کو کالز کرتی رہتی ہے۔۔۔ اور اس دن آپ کی بانہوں میں بھی دیکھا تھا میں نے اسے۔۔۔"

یہ بات کرتے المیرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ بہرام کو اب اس کی خفگی کی وجہ سمجھ آئی تھی۔۔۔اس دن جب کلب میں وہ آئی تھی تو بہرام حوریہ کے ساتھ ہی تھا۔۔۔اس دن کے بعد سے وہ کبھی کسی لڑکی کی قریب نہیں جا پایا تھا۔۔۔

اس رات یہ لڑکی اس پر اپنا ایسا جادو چلا کر گئی تھی کہ وہ کسی اور جانب دیکھنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"تم نے کہا تھا میں جس کے ساتھ بھی جاؤں۔۔۔ مگر تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔۔"

بہرام کو اس کا یہ حسین روپ گھائل کر رہا تھا۔۔۔

المیرہ بالکل دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔

"مجھے غصہ آ گیا تھا۔۔۔ آئم سوری۔۔۔"

المیرہ نگاہیں جھکائے ایسے بولی تھی جیسے سارا قصور اسی کا تھا۔۔۔ جبکہ بہرام اس کے اس انداز پر بے خود ہوا تھا۔۔۔

اس کی دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا وہ اس کی جانب جھکا تھا اور اس کے کپکپاتے لبوں پر اپنا گستاخ لمس چھوڑتا وہ المیرہ کی سانسیں ایک لمحے میں چھین گیا تھا۔۔۔

المیرہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ پوری طرح سے اس کی سانسوں پر قابض تھا۔۔۔

المیرہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔بہرام اس کی دونوں کلائیوں کو تھام کر اس کی کمر پر باندھ چکا تھا۔۔۔

"میرے معاف کرنے کا انداز تھوڑا انوکھا ہے۔۔۔"

اس کے لبوں کو آزادی بخشا وہ اس کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

المیرہ پوری طرح سے اس کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔اسے اپنے ہونٹ جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔وہ شخص آج پوری طرح سے بے رحم ہو چکا تھا۔۔۔

"آئندہ مجھے اس طرح چھوڑ کر جانے کی کوشش کی تو سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔یہ سانسیں چھین لوں گا۔۔۔"

وہ ایک بار پر سے اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا تھا۔۔۔جو اس کی جارحانہ تیوروں کو دیکھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔۔۔

"آپ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔بس آپ کسی دوسری عورت کے پاس نہ جائیں۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

المیرہ کی آنکھیں پھر سے بہنے لگی تھیں۔۔۔

"تمہارے پاس ہوں۔۔۔اپنا ایسا عادی بناؤ کے کسی اور جانب دیکھ بھی نہ سکوں۔۔۔"

بہرام اس کے گالوں پر بکھرے آنسو چنتے بولا تھا۔۔۔

"آپ کو مجھ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ یہ بات ماننے کو ہی تیار نہیں تھی کہ وہ اس کی خاطر سب کچھ چھوڑ دے گا۔۔۔

"ایسا کس نے کہا۔۔۔"

بہرام کو اس کے وجود سے اٹھتی پھولوں اور مہندی کی مہک مدہوش کر رہی تھی۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر سجی بندیا اتار دی تھی۔۔۔

المیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"مجھے باہر جانا ہے۔۔۔انہیں مت اتاریں۔۔۔۔"

اس کا ہاتھ اپنی گردن کی جانب بڑھتا دیکھ وہ گھبرا کر بولی تھی۔۔۔

"تمہیں اب بھی لگ رہا ہے میں تمہیں باہر جانے دوں گا۔۔۔"

بہرام نے اس کی گردن میں پہنی پھولوں کی مالا بھی اتار دی تھی۔۔۔اس کے ہاتھوں کا گستاخ لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے المیرہ کی دھڑکنیں اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھیں۔۔۔

اس کے لبوں کا شدت بھرا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

اس کی بات کا مفہوم سمجھتے المیرہ کے گال بالکل تپ اٹھے تھے۔۔۔۔ پلکوں کی بار حیا کے بوجھ سے جھک گئی تھی۔۔۔

جس شخص کی زرا سی قربت پر جان نکل جاتی تھی۔۔۔اس کے منہ زور جذبات اور شدتیں سہنے کے خیال سے ہی اسے اپنی سانسیں تھمتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

بہرام اسے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جس کے ساتھ ہی المیرہ کو اپنی دھڑکنوں کا شور ہر طرف اٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔بہرام نے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے چھوئی موئی بنی اس کے حصار میں سمٹی ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں جب پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اسی دن یہ سنہری بال مجھے اپنے سحر میں جکڑ گئے تھے۔۔۔۔جن کی دلکشی کے آگے کچھ اور اچھا ہی نہیں لگتا تھا۔۔۔ایک بار نظر آنے کے بعد تم پھر کھو گئی تھی۔۔۔میں نے تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔کیونکہ مجھے خوف تھا کہ کسی کی آگے تسخیر نہ ہونے والا بہرام غزنوی اس راپنزل کے عشق میں نہ گرفتار ہو جائے۔۔۔"

بہرام اس کو اپنے قریب ترکیے جو بول رہا تھا المیرہ کی حیرت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کی بے یقینی بھری آئس بلو آنکھیں بہرام کو پھر سے اپنا دیوانہ بنا گئی تھیں۔۔۔

وہ اسے ساری بات سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔ المیرہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس دن اس شخص کی نگاہوں میں آئی تھی۔۔

"تمہیں اس دن جنگل میں اس حالت میں دیکھ میں تمہیں اگنور کرنا چاہتا تھا۔۔ لیکن ایسا نہیں ہو پایا۔۔۔ اس رات نے میرے دل پر اپنے ایسے نقش گاڑھے کے میں ان سنہری زلفوں اور ان نیلی

آنکھوں کے طلسم سے نکل ہی نہیں پایا۔۔۔ اس رات کے بعد بہت ساری لڑکیوں کے قریب جانے کی کوشش کی مگر ہر بار تمہارا چہرا تصور میں آن ٹھہر تا تھا۔۔۔

تمہاری صورت کسی اور کی جانب دیکھنے ہی نہیں دیتی تھی۔۔۔"

بہرام غزنوی نے اس کے کانوں کی لوح کو چومتے اس کی پھولوں کی بالیوں کو کانوں سے جدا کیا تھا۔۔۔ المیرہ اس کی بانہوں میں پوری طرح سے قید یک ٹک اس کے مغرور نقوش کو تکے جارہی تھی۔۔۔

بہرام کے الفاظ اس کے دل کو مہکا رہے تھے۔۔۔ آنکھوں میں خوبصورت سا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔ اس کے لبوں پر چھائی الوہی مسکان بہرام کو بار بار گستاخی کرنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔

دھڑکنیں خوشی سے جھومنے لگی تھیں۔۔۔ یہ احساس بہت دلکش تھا کہ وہ کسی اور کے پاس نہیں جا پایا تھا۔۔۔ اب اس شخص کی زندگی میں صرف وہی تھی۔۔۔۔

"میرا ماضی بہت تاریک رہا ہے۔۔۔ مگر یہ بات بالکل سچ ہے کہ تمہارے میری زندگی میں آنے کے بعد میں کبھی کسی لڑکی کے پاس نے گیا۔۔۔ تم بہت پہلے سے اس دل میں اپنی جگہ بنا چکی تھی۔۔۔

اس بات سے سب ہی واقف تھے۔۔۔اسی خاطر تمہیں کلب میں میرے پاس بھیجا گیا تھا۔۔۔میں تمہیں نظر انداز کرتا تھا تو صرف اپنے دل میں اٹھتے جذبات کی وجہ سے۔۔۔میں اپنے جیسے گناہگار شخص کو تم جیسی پارسا لڑکی کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔۔۔اسی خاطر تم سے شادی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اور شادی کی پہلی رات تمہارے پاس اسی خوف سے نہیں ٹھہرا تھا کہ میں خود کو تم سے دور نہیں رکھ پاؤں گا۔۔۔

تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے ناپسندیدگی اور گھن محسوس کرتے اس دل کو بہت تکلیف پہنچتی تھی۔۔

اسی خاطر جتنا ہو سکتا تھا تم سے دور رہتا تھا۔۔۔"

بہرام غزنوی اپنے دل کے تمام اقرار اسے سونپ رہا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ جو اس کے دور رہنے اور اگنور کرنے کی وجہ نجانے کیا سے کیا سمجھتی رہی تھی۔۔۔ اس کے لبوں پر ایک دم سے بہار آن اتری تھی۔۔۔ وہ اس کی وجہ سے باقی تمام لڑکیوں کو چھوڑ چکا تھا۔۔۔ المیرہ بے پناہ خوش تھی۔۔۔

اس نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپا رکھی تھی۔۔۔ مگر آنکھوں کی چمک سب کچھ واضح کر رہی تھی۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اسے اپنے دل کی ساری باتیں بتاتا چلا گیا تھا۔۔۔ المیرہ جو صبح سے نجانے کتنی اذیت کا شکار رہی تھی۔۔۔

اس وقت اسے اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنے شوہر کو جیت لیا تھا۔۔۔ وہ شخص اب صرف اس کا تھا۔۔۔ وہ تو اسے بہت پہلے سے قبول کر چکی تھی۔۔۔ اس کی تمام تر بری خصلتوں کے ساتھ۔۔۔

لیکن وہ تو پہلے سے ہی سب کچھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔ بہرام غزنوی اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ یہ انداز بہت ہی حسین اور دلفریب تھا۔۔ المیرہ کی آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے۔۔۔

اسے اس کے پروردگار نے اس کی مشکل ترین زندگی سے نکال کر اس شخص کا ساتھ سونپا تھا۔۔۔ جس نے اس کی زندگی کا ہر غم اس سے دور کر دیا تھا۔۔۔

"راپنزل۔۔۔۔۔"

بہرام نے بہت دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔ المیرہ نے اپنی لرزتی پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

"کیا تمہیں میرا ساتھ قبول ہے۔۔۔؟؟ یا تم میرے تاریک ماضی کی وجہ سے کبھی میرے ساتھ اپنا تعلق نہیں بنانا چاہو گی۔۔۔ تم جو بھی

فیصلہ کرو مجھے منظور ہو گا۔۔۔ اپنی مرضی اور دل کی خواہش کو اہمیت دینا۔۔۔ میں کبھی نہیں چاہوں گا تم کسی بھی سمجھوتے کے تحت مجھ سے جڑو۔۔۔ تم اگر انکار بھی کرو گی تم تب بھی میرے لیے ایسے ہی اہم ہو گی۔۔۔۔۔"

بہرام اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں تھامے گھمبیر بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اس کے انداز میں ٹھکرائے جانے کا خوف واضح تھا۔۔ اس کی گرم سانسیں المیرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جس کی سحر انگیز ہیزل نگاہیں اس کے سینے میں ہلچل مچا گئی تھیں۔۔ اس شخص

نے پچھلے دو مہینے سے اسے بہت ستایا تھا۔۔۔ تھوڑا سا بدلہ لینا تو بنتا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں لمحہ بالمحہ گہری ہو رہی تھیں۔۔۔اس کی قربت کے احساس سے پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔المیرہ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے سے دور ہٹا دیا تھا۔۔۔

چہرے پر ایک دم سے سنجیدگی طاری کرتی وہ اس کی باہوں کا حصار توڑتی اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے قبول نہیں ہے۔۔۔"

رخ موڑے وہ یہ الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔ اتنی بہادری کا مظاہرہ کرتے اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔ دل اتنی بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔

بہرام نے سرخ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ جو اس وقت قیامت خیز روپ میں اس کے سامنے کھڑی اس کے حواس چھین رہی تھی۔۔۔

اس کا دوپٹہ اسکے کندھوں پر جھول رہا تھا۔۔۔ جبکہ نازک سراپا اپنی تمام تر رعنائیوں اور دلکشی کے ساتھ بہرام کے جذبات میں تغیانی برپا کر گیا تھا۔۔۔

وہ گہرا سانس بھرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

المیرہ نے اس کی جانب چھائی خاموشی پر پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اترتی سرخی پر اسے اپنا دل لرزتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔۔

"مم میں نے بولا تو۔۔ مجھے قبول نہیں ہیں آپ۔۔۔۔"

المیرہ اس کے یوں خطرناک تیوروں کے ساتھ اپنے قریب آنے پر گھبراکر بولی تھی۔۔۔

اگر اس شخص کو پتا چل جاتا کہ وہ ایسا صرف اسے ستانے کے لیے کر رہی ہے تو پھر اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

"یہ چاہیے مجھے۔۔۔۔"

اس نے المیرہ کے دوپٹے کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

"نہیں دوں گی میں۔۔۔ آپ میرے دوپٹوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔۔۔"

المیرہ نے اپنے دوپٹہ کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔ مگر وہ شخص اس کے ہاتھ سے چھین گیا تھا۔۔۔

"اپنے کپڑوں کے ساتھ میچنگ کر کے پہنتا ہوں۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولا تھا۔۔ المیرہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ اس شخص پر آج اسے مزید پیار آرہا تھا۔۔۔

دوپٹے کے ہٹتے کی المیرہ کے دلفریب سراپے کے خدوخال بہرام کی سانسوں کو مزید بوجھل کر گئے تھے۔۔۔

"تم نہیں تو تمہاری مہک ہی سہی۔۔۔"

اس کے دوپٹے کو اپنی گردن کے گرد لپیٹتے وہ اس کے سراپے سے نگاہیں چرا گیا تھا۔۔۔المیرہ کی آنکھوں میں ناچتی شرارت وہ بھانپ چکا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔

وہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ اس لڑکی کے آگے اس کا صبر کب تک ٹھہر سکتا تھا۔۔۔

وہ اگر شرارتاً بھی کر رہی تھی تو وہ تب بھی اسے یہ کرنے دے رہا تھا۔۔۔جبکہ دل چاہ رہا تھا ایک سیکنڈ سے بھی پہلے یہ دوری مٹا دے۔۔۔

بہرام کی بات پر المیرہ کتنے ہی لمحے اس خوبرو اور سرد مہر شخص کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔ جو کب اس کی دھڑکنوں میں آن بسا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

وہ جیسا بھی تھا اسے دل و جان سے قبول تھا۔۔۔ کیونکہ اسے بہرام غزنوی سے بے انتہا محبت ہو چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ المیرہ کو جواب دے پاتی سائیڈ ٹیبل پر رکھا بہرام کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔ جس پر پھر سے حوریہ کی کال دیکھ المیرہ کا چہرا غصے سے تپ اٹھا تھا۔۔۔

بہرام کے ہاتھ بڑھانے سے پہلے ہی وہ آگے ہوتی موبائل اٹھا گئی تھی۔۔۔

"بہرام آپ۔۔۔۔۔"

حوریہ ابھی بولنے ہی والی تھی جب المیرہ غصے سے بولتی اسے وہی روک گئی تھی۔۔۔

"یہ کون سا وقت ہے کسی شادی شدہ انسان کو کال کرنے کا۔۔۔"

المیرہ کا غصہ اور الفاظ سنتے بہرام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

"مجھے ضروری بات بتانی ہے۔۔۔۔"

حوریہ کو اس لڑکی کا یہ انداز انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔اندر تک جلن اتر گئی تھی۔۔۔یہی تھی بہرام کو اس سے چھیننے والی۔۔۔۔۔پر ابھی وہ اسے کچھ الٹا سیدھا نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ بہرام یقیناً اس کے قریب تھا اس وقت۔۔۔

"مجھے بتادو ضروری بات۔۔۔میں بتادوں گی۔۔۔"

المیرہ کا یہ حق جتاتا انداز بہرام کو مزید بہکا گیا تھا۔۔۔وہ آگے ہوتا اسے کے نازک وجود کو پیچھے سے اپنے حصار میں قید کرتا اس کے پیٹ پر اپنی مضبوط ہتھیلیاں باندھ گیا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں المیرہ کو اپنی گردن پر محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔

المیرہ کو اس حملے کی توقع بالکل نہیں تھی۔۔۔اس کی ہتھیلیوں کی گستاخیاں اسے بری طرح لال کر گئی تھیں۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔

دوسری جانب سے حوریہ کال کاٹ چکی تھی۔ بہرام کے ہونٹوں نے اچانک سے اس کی نازک گردن کو نشانہ بناتے اسے لرزا کر رکھ دیا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر پوری قوت سے ٹیبل سے لگ کر زمین بوس ہوتا کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت بہرام غزنوی کو کسی کی بات کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اس نے المیرہ کے بالوں سے پھول کو نکال دیا تھا۔۔۔ان بالوں کی مہک اپنی سانسوں میں اتارتا وہ اسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب اس سے دور ہو رہا تھا۔۔۔

اس کا قیامت خیز حلیہ بہرام کا ایمان متزلزل کر رہا تھا۔۔۔اس کی نازک سراپے کے گرد بکھرے سنہری بالوں کا اس کے وجود کو چھونا بھی برداشت نہیں ہو رہے تھے اسے۔۔۔

یہ لڑکی اس سے اچھا بدلہ لے رہی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ میں جتنی دیر یہاں رہوں گا ایسے ہی بہکتا رہوں گا۔۔۔ میں باہر جارہا ہوں تم آرام سے سو جاؤ۔۔۔"

اس نے المیرہ کا دوپٹہ اپنے ہاتھ پر لپیٹ لیا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ جو اسے تنگ کرنے کی خاطر وہ سب بول رہی تھی اسے باہر جاتے دیکھ اس کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کیسے روکے اسے۔۔۔۔

"اتنے لوگ ہیں باہر اگر کسی کو پتا چل گیا تو وہ کیا سوچیں گے۔۔۔۔"

المیرہ نے فوراً سے اسے روکا تھا۔۔۔۔

"ڈونٹ وری میں سٹڈی میں ہونگا۔۔ کسی کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔"

اس نے پلٹ کر اس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتے کہا تھا۔۔۔المیرہ نے اسے تنگ کرنا چاہا تھا۔۔۔جبکہ اب وہ اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔

"آپ یہاں بھی تو رہ سکتے ہیں نا۔۔۔آپ کو اس سے بات کرنی ہو گی اسی وجہ سے آپ بہانا بنا کر جا رہے ہیں یہاں سے۔۔۔۔"

المیرہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"تم میرا موبائل توڑ چکی ہو۔۔۔میں کیسے بات کروں گا اس سے۔۔۔۔"

بہرام اس کی روہانسی صورت دیکھ اپنی مسکراہٹ چھپاتا صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔جو بنا دوپٹے کے اس کے سامنے کھڑی اس کی بولتی نگاہوں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔

بہرام سیگریٹ سلگھاتے صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں کا فوکس وہی تھی۔۔۔۔جو اب الماری سے اپنے لیے کوئی ڈریس نکال رہی تھی۔۔۔۔اس کی کلائیوں میں کی کھنکتی چوڑیاں بہرام کو ڈسٹرب کر رہی تھیں۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

اسے واش روم کی جانب بڑھتا دیکھ بہرام نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"لباس تبدیل کرنے۔۔۔۔"

اس کی سراپے سے الجھتی بے باک نگاہیں المیرہ کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گئی تھیں۔۔۔

"ابھی مت کرو۔۔۔ تمہیں ایسے دیکھنا زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔"

بہرام غزنوی کی نگاہوں کے ساتھ ساتھ لہجہ بھی گستاخ ہوا تھا۔۔۔

"میں یہ اتنا بھاری لباس پہن کر نہیں سو سکتی۔۔۔۔"

المیرہ کا ڈریس اچھا خاصہ ہیوی تھا۔۔۔ اوپر سے دونوں ہاتھوں میں بھری چوڑیاں اسے مزید کوفت زدہ کر گئی تھیں۔۔۔ وہ خانم کے کہنے پر اس طرح تیار ہوئی تھی۔۔۔

"تو کس نے کہا ہے سونے کو۔۔۔وہ بھی آج کی رات۔۔۔"

بہرام سیگریٹ کا دھواں چھوڑتے اسے شوخ نگاہوں سے دیکھتا سر سے پیر تک لال کر گیا تھا۔۔

"مم مجھے نیند آئی ہے۔۔۔"

المیرہ ہچکچاتے ہوئے اس کی بات مانتی اپنا لباس وہیں کرسی پر رکھتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کا ارادہ اپنی چوڑیاں اتارنے کا تھا۔۔

"انہیں بھی مت اتارو۔۔۔۔"

بہرام کی بوجھل آواز پر المیرہ کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔۔۔

اس کی پیشانی پسینے سے شرابور ہوئی تھی۔۔۔

اس نے دوبارہ چوڑیاں کو نہیں چھوا تھا۔۔۔لیکن بہرام کی نگاہیں

اس کے وجود پر کپکپی طاری کی ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ بھی یہ سیگریٹ پینا بند کریں۔۔۔"

المیرہ نے اسے مڑ کر گھورا تھا۔۔۔جس پر بہرام منہ میں دبا آدھ

جلا سیگریٹ نکالتا اسے ایش ٹرے میں مسل گیا تھا۔۔۔

"ایک نشہ چھوڑنے کے لیے مجھے دوسرے نشے کی ضرورت ہوتی

ہے۔۔۔"

بہرام اپنی جگہ اسے اٹھا تھا۔۔۔المیرہ لرزتے کانپتے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔وہ کئی بار اقرار کرچکا تھا۔۔

جسے وہ ریجیکٹ کر چکی تھی۔۔۔مگر اب اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ اس کی جانب پیش قدمی کر گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی مدمقابل آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ المیرہ کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔

"میرے ساتھ کبھی بے وفائی تو نہیں کریں گے۔۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب کھڑے تھے۔۔۔ بہرام درمیانی فاصلہ بالکل ختم کر چکا تھا۔۔۔۔

"زندگی سے بے وفائی کر جاؤں گا مگر تم سے کبھی نہیں۔۔۔"

اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا جو المیرہ کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرے بہت سارے دشمن ہیں۔۔۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔"

بہرام غزنوی کی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد آن ٹھہرا تھا۔۔ وہ اسے نہیں بتا پایا تھا کہ اس کا اپنا باپ اسے مارنا چاہتا تھا۔۔ یا شاید

اس وقت اس شخص کا ذکر کر کے وہ اپنے حسین لمحات کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

المیرہ ایکدم سے اس کے مزید قریب ہو آئی تھی۔۔۔اس کا دل کسی انجانے خوف میں جکڑا گیا تھا۔۔یہ شخص کچھ ہی دنوں میں اس کی زندگی بن چکا تھا۔۔وہ اسے کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔

"میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔۔ آپ کا مجھے اگنور کرنا بہت ہرٹ کرتا ہے۔۔"

وہ تمام لمحے جب وہ اسی کی خاطر اسے اگنور کرتا رہا تھا۔۔۔وہ یاد آتے المیرہ کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔

بہرام کے دل میں یہ الفاظ ٹھہر سے گئے تھے۔۔۔

"تمہیں تو میرا ساتھ قبول نہیں ہے نا۔۔۔"

بہرام نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اس کے گجروں کی مہک اپنی سانسوں میں اتاری تھی۔۔۔

"تنگ کر رہی تھی آپ کو۔۔"

وہ چہرا جھکائے معصومیت سے بولی تھی۔۔۔ آنکھوں سے اب بھی آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔ جو بہرام غزنوی کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"میں جانتا تھا۔۔۔ اتنا دماغ خراب نہیں ہے کہ اتنی حسین رات اپنے ہاتھوں سے برباد کروں۔۔۔"

اس کے چہرے سے آنسو چنتا وہ اسے کی کمر میں بازو حمائل کرتا اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ کا چہرا ایک دم سے اس کے چہرے کے بے انتہا قریب آ گیا تھا۔۔۔

"راپنزل میرا ساتھ قبول ہے نا تمہیں۔۔۔۔"

وہ اپنے دل کی تسلی کے لیے یہ الفاظ سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

المیرہ کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔ بہرام کی سرگوشیاں اس کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

بہرام غزنوی اگر چاہتا تو پہلے دن ہی روایتی مرد بن کر اس کی مرضی اور خواہش کے بغیر اس سے اپنا حق وصول کر سکتا تھا۔۔۔۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔۔وہ سب سے مختلف اور پیارا انسان تھا۔۔۔۔

اس میں بہت برائیاں بھی تھیں مگر وہ ان سب کو ٹھیک کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔

اس سے المیرہ کو بے انتہا محبت ہو چکی تھی۔۔۔وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی اب۔۔۔

بہرام اسے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

المیرہ اس کے حصار میں پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔شرم سے اس کی رنگت لال ہو چکی تھی۔۔۔

بہرام نے اسے بیڈ پر بیٹھاتے خمار آلود آنکھوں سے اس کی پیروں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارے پیر اور ان پر چمکتا تل بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔"

اس کی پیر شرارے کے نیچے سے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

جس پر المیرہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔وہ اتنی تفصیل کیسے جانتا تھا اس کے پیروں کے بارے

میں۔۔۔

جب ایک دم سے اسے وہ جنگل والی رات یاد آئی تھی۔۔۔

"آپ ویسے تو اتنے اکڑو بنے ہوئے تھے۔۔۔میرے پیروں کا

مساج کیوں کیا تھا پھر۔۔۔۔"

المیرہ بعد میں بھی جب بھی یہ بات سوچتی تھی اس کی حیرت کم نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"تم درد میں تھی راپنزل۔۔۔جو اس دن بھی نہیں دیکھ پایا تھا میں۔۔۔"

بہرام کے ہاتھوں نے نرمی سے اس کے پیروں کو چھوا تھا۔۔۔اس کے لمس پر المیرہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

وہ بنا دیکھے اسے کے تل کو چھو گیا تھا۔۔۔اس کے دہکتے لمس پر المیرہ کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے میری شراب اس وقت بہت زیادہ عزیز تھی۔۔۔ جس کے ساتھ کیا سلوک کیا تم نے۔۔۔۔ اگر مجھے پتا چل جاتا اس وقت تو کیا ہوتا تمہارا۔۔۔۔ اندازہ بھی تھا تمہیں۔۔۔"

اس کے پیروں کی نرماہٹیں محسوس کرتے اس کے حواسوں پر نشہ چھانے لگا تھا۔۔۔

"صرف جنگل والے گھر میں نہیں۔۔۔ آپ کے فارم ہاؤس اور اپنے گھر میں بھی آپ کی شراب کی بوتلوں میں پانی ہی بھرا ہوا ہے۔۔۔"

المیرہ مزے سے بولی تھی۔۔۔ جبکہ بہرام نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ اس نے اتنے دنوں سے شراب نہیں پی تھی۔۔۔ اس لیے اسے یہ بات پتا بھی نہیں چلی تھی۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو میرا لاکھوں کا نقصان کیا ہے تم نے۔۔۔"

بہرام مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

"آپ اب بھی پینا چاہیں گے وہ حرام شے۔۔۔"

المیرہ پیچھے ہوتی تکیے پر جا گری تھی۔۔۔ بہرام اس کی کلائیوں سے گجرے نکال چکا تھا۔۔۔

"نہیں اب بہرام غزنوی کی زندگی میں اسکی راپنزل جیسے حلال رشتے ہی رہیں گے۔۔۔"

وہ اس کے نازک سراپے پر اپنی وارفتگیاں لٹاتا پوری طرح سے اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔۔اس لڑکی کو حاصل کرنے کی خاطر بہت تڑپا تھا وہ۔۔۔اس کے تیور بتا رہے تھے آج وہ اپنی ایک ایک تڑپ کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتا وہ اس کی نوزپن پر اپنی شدتیں لٹا گیا تھا۔۔۔

المیرہ اس کے دہکتے دیوانگی بھرے لمس پر اپنی دھڑکنیں قابو میں نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔ بہرام کے گستاخ ہونٹ آج ہر حد پار کر گئے تھے۔۔۔

"وہ لڑکی آپ کو بار بار کالز کیوں کرتی ہے۔۔۔۔"

وہ اس کے سنہری بالوں کو اپنی گرفت میں جکڑتا اس کی گردن سے ہٹا گیا تھا۔۔۔ جب اسے المیرہ کا شکوہ سنائی دیا تھا۔۔۔ اس کی کانپتی آواز بہرام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"اب نہیں کرے گی۔۔۔۔"

بہرام نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے لبوں کا جنونیت بھرا لمس چھوڑتے المیرہ کی جان نکال دی تھی۔۔۔وہ رکا نہیں تھا۔۔۔اس کی گردن کو ایسے ہی لال کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

المیرہ دوبارہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔۔اس شخص کی وارفتگیاں اور شدتیں المیرہ کو باقی ہر شے بھلا گئی تھیں۔۔۔

"تمہاری خوشبو میری سانسوں کے لیے ناگزیر ہو چکی ہے۔۔دل چاہتا ہے تمہیں سانسوں کو اپنے اندر اتار کر ہمیشہ کے لیے خود میں بھر دوں۔۔۔راپنزل یہ کیسا سحر پھونکا ہے مجھے پر۔۔۔بہرام غزنوی کو تمہاری قربت کے سوا کہیں سرور نہیں ملتا۔۔۔۔ایسا سکون آج

تک کہیں نہیں ملا۔۔۔ تمہاری ہر ادا سے محبت ہے مجھے۔۔۔ تمہارا سہم کر خود میں سمٹ جانا اور پھر ایک دم بہادر بن کر میرے آگے ڈٹ جانا۔۔۔ سب کچھ جان لیوا ہے۔۔۔"

بہرام کے دہکتے لب اس کے کندھے پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔ اس کی مہکتی دلفریب سرگوشیاں ااور معتبر کرتا لمس المیرہ کو پوری طرح سے اپنے ساتھ باندھ گیا تھا۔۔۔

اس کے مضبوط کشادہ سینے میں سماتی وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے سپرد کرتی اس کی منمانیاں سہتی کانپ گئی تھی۔۔۔ وہ

اس کے حسن کو خراج پیش کرتا اسے اپنے چوڑے وجود تلے سمیٹ گیا تھا۔۔۔

بہرام کے لبوں پر خوشی سے بھرپور دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اور سکون میسر آگیا ہو۔۔۔۔

اس کی راپنزل نے اسے سب سے چھین کر اپنا بنالیا تھا۔۔۔ اب وہ کبھی ان سنہری زلفوں سے نہیں نکل پانے والا تھا۔۔۔

"راپنزل بہرام غزنوی تم پر پوری طرح سے مرمٹا ہے۔۔۔

تمہارے اس دلفریب حسن نے میرے بے ضرر دل کو پوری طرح

سے گھائل کر دیا ہے۔۔۔ تمہیں سب سے چھین کر ہمیشہ اپنے سینے میں چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے وجود کو اپنی محبت اور دیوانگی سے مہکاتا اپنی راپنزل کے ہوش بری طرح سے اڑا چکا تھا۔۔۔ وہ اس کی بات سن تو پا رہی تھی مگر جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔ بہرام غزنوی لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے اس چھوئی موئی کو اپنے سینے میں اتار گیا تھا۔۔۔

اس کی گستاخیوں پر شرم سے دوہری ہوتی وہ اسی کے سینے میں پناہ گاہ اختیار کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارسلان اور مہوش کی شادی بھرپور طریقے سے انجوائے کرتے وہ واپس آچکے تھے۔۔۔ بہرام اپنے کام میں بہت زیادہ مصروف ہونے کے باوجود اسے پورا وقت دے رہا تھا۔۔۔

المیرہ کو اپنی طبیعت بوجھل سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ مگر اس بات کا ذکر اس نے کسی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ بہرام کی سنگت میں بہت زیادہ خوش تھی۔۔ جواب ایک بالکل مختلف انسان بن چکا تھا۔۔۔ اس کی توجہ اب پوری طرح اس کے کام اور اس کی بیوی پر تھیں۔۔۔ وہ اپنی ازدواجی زندگی کے ساتھ ساتھ

اپنے کام میں بھی بہت اچھا جا رہا تھا۔۔۔جو بات اس کے دشمن کسی قیمت پر برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔

مگر اسے ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔وہ اپنی ماں کے خواب کو آگے لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔انہوں نے جس خواہش کے ساتھ اس پارٹی کو شروع کیا تھا بہرام اسی کو آگے لے کے جانا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا گینگ اب بھی متحرک رہتا تھا۔۔۔جو وہ تمام ناجائز کام اندر ہی اندر حل کرتا تھا۔۔۔جو پولیس کی پہنچ سے دور ہوتے تھے۔۔۔۔
اس کے لوگ اس کی پارٹی ورکر کو مکمل تحفظ دیئے ہوئے تھے۔۔

جنہیں داؤد غزنوی کے آدمی ہراساں کر کے بہرام کے خلاف

جانے پر اکساتے تھے۔۔

بہرام نے المیرہ کو ان سب باتوں سے بے خبر رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ

نہیں چاہتا تھا کہ اس کی راپنزل زرا سی بھی پریشانی کا شکار ہو۔۔۔

المیرہ اکثر اپنے بھائی کی وجہ سے پریشان رہتی تھی۔۔۔ جس کا اتنے

وقت سے کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

خدیجہ بیگم کی طبیعت بھی اسی کی پریشانی لینے کی وجہ سے خراب

رہتی تھی۔۔۔

وہ کئی بار بہرام کو کہہ چکی تھی کہ اس کے تو اتنے ریسورسز تھے۔۔

وہ فاخر کا پتا لگوا دے۔۔۔

جس کے بہرام حامی تو بھر لیتا تھا مگر ابھی تک اس معاملے میں کچھ

نہیں کیا تھا۔۔۔

المیرہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی چینل سرچنگ کر رہی تھی جب ایک جگہ

پر آکر اس کا ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔۔

سکرین پر بہرام غزنوی کو پہ دکھایا گیا تھا۔۔ مگر جو دکھایا جا رہا تھا

المیرہ کو اپنے دماغ کی نسیں پھٹتی محسوس ہوئی تھیں۔۔ اسے اپنا وجود

مردہ ہوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ کوئی ویڈیو تھی جس میں بہرام ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کر رہا تھا۔۔۔وہ اس کے آگے رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی۔۔۔مگر وہ اس کی آہیں اور بد دعا سنے بغیر اس کے ساتھ انتہائی غیر انسانی سلوک کر رہا تھا۔۔۔

ویڈیو کو بہت حصوں سے بلر کر کے دکھایا جا رہا تھا۔۔۔

لڑکی کا چہرا ٹھیک سے واضح نہیں تھا۔۔۔مگر بہرام غزنوی اس پر حیوانگی دکھاتا واضح طور پر دکھائی دیے رہا تھا۔۔۔

المیرہ کو لگ تھا وہ اب جی نہیں پائے گی۔۔۔وہ مر جائے گی۔۔۔جینے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا اس کے پاس۔۔۔

فصیحہ بانو نامی عورت بہت ہی زور و شور کے ساتھ بہرام کی ذات کی
دھجیاں اڑا رہی تھی۔۔۔

ساتھ ہی بہرام کا ایک ویڈیو بیان بھی چلنے لگا تھا۔۔۔ جس میں وہ اسی
رپورٹر کو سپر ماڈل کشف مجیب کے حوالے سے بتا رہا تھا۔۔۔ المیرہ کا
پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کے موبائل پر انجان نمبر سے کال آنے لگی
تھی۔۔۔ وہ پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

دو بار اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا تھا۔۔۔ بہت مشکل سے
موبائل آن کرتے اس نے کان سے لگایا تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کسی بھی وقت اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔

وہ بری مشکل سے کال کرنے والے کو مخاطب کر پائی تھی۔۔۔

"مسز بہرام غزنوی بات کر رہی ہیں یقیناً۔۔۔ آپ کی آواز سے اچھی طرح اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ اپنے شوہر کی سچائی نیوز میں دیکھ چکی ہیں۔۔۔ آپ کو یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کہ اس شخص کی حقیقت صرف اتنی ہی نہیں ہے۔۔۔ وہ کتنا بڑا درندہ اور دھوکے باز انسان ہے آپ کو اس کا اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔ آپ کا ایک اکلوتا بھائی ہے فاخر عبدال۔۔۔

جو پچھلے کچھ مہینوں سے لاپتہ ہے۔۔۔کیا آپ جانتی ہے وہ اس وقت کس کے پاس اور کس حالت میں ہے۔۔۔"

دوسری جانب موجود شخص کون تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر اس کے لبوں سے فاخر کا نام سن کر المیرہ کال نہیں کاٹ پائی تھی۔۔۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟"

المیرہ کا دل کسی انہونی کے خیال سے لرز اٹھا تھا۔۔۔

"بہرام غزنوی کے قبضے میں ہے۔۔۔اسے اغوا کر کے بہت تشدد کیا ہے اس وحشی انسان نے۔۔۔بہت برے حال میں ہے۔۔ کسی بھی وقت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔۔۔۔ آپ کو میری باتوں پر

یقین نہیں آئے گا۔ اس لیے ایک ویڈیو بھیج رہا ہوں۔۔۔۔ وہ دیکھ کر آپ میری بات کو جھٹلا نہیں پائیں گی۔۔۔ صرف فاخر ہی نہیں اس جیسے کئی لڑکوں اور لڑکیوں کو اغوا کر کے وہ اپنے گینگ کے لیے کام کرنے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔ اگر وہ کی مانیں تو ان کے ساتھ ویسا سلوک ہی کرتا ہے جیسا آپ کے بھائی فاخر اور ٹی وی پر دکھائی گئی اس لڑکی کے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔

آپ کی معلومات میں اضافہ کر دوں کہ بہرام غزنوی اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کے بعد اسے جان سے بھی مار چکا ہے۔۔۔ تاکہ وہ اس کی اصلیت کسی کو نہ بتا سکے۔۔۔ وک شخص ویسا بالکل بھی

نہیں ہے جیسا آپ کے سامنے خود کو ظاہر کر رہا ہے۔۔۔وہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔ آپ کو خود کو اور اپنے گھر والوں کو اس سے محفوظ رکھنا ہے تو اس سے دور ہونا پڑے گا۔۔۔ورنہ آپ کا بھائی، آپ کو گھر سب ختم ہو جائے گا۔۔۔"

وہ شخص جو کوئی بھی تھا اس وقت بہت کمزور لمحے میں المیرہ کے دماغ کے ساتھ کھیل گیا تھا۔۔۔

جو ابھی ایک ویڈیو دیکھ کر نہیں سنبھل پائی تھی۔۔۔جب فاخر کی ویڈیو سامنے آتے ہی اسے اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

فاخر کو الٹا لٹکایا گیا تھا۔۔۔اس کا چہرا خون آلود تھا۔۔۔

بہرام غزنوی اس کا سر بالوں سے جکڑے اس کے منہ پر تھپڑ مار رہا تھا۔۔

المیرہ نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھی۔۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کا یہ چہرا دیکھنے سے پہلے وہ مر کیوں نہیں گئی تھی۔۔ اس کا دل جیسے پوری طرح سے بے جان ہو چکا تھا۔۔

اس نے بہرام کو کال ملائی تھی۔۔۔ جو دوسری جانب سے پک نہیں کی گئی تھی۔

المیرہ آنسوؤں سے بھیگتے چہرے کے ساتھ ہر احساس سے عاری ہو چکی تھی۔۔۔وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہرام ایک بہت اہم میٹنگ میں مصروف تھا جب اسے یہ خبر ملی تھی کہ فصیحہ بانو نے پوری دنیا کے سامنے اسے بدنام کر کے رکھ دیا تھا۔۔

وہ ویڈیو دیکھتے بہرام کی آنکھیں لال ہوئی تھیں۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اپنے باپ کو ٹارچر کرنے کی خاطر بولے گئے الفاظ اس قدر بھاری پڑ سکتے تھے اس پر۔۔

اسی لمحے داؤد غزنوی کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

"کیسا ہے میرا بیٹا؟؟؟؟ تم نے اپنے باپ کو شادی پر نہیں بلایا مگر باپ ہوں نا تمہیں تمہاری زندگی کی اتنی بڑی خوشی پر تحفہ کیسے نہ دیتا۔۔ یہ تو زیادتی ہوتی نا ایک باپ کی بیٹے سے۔۔۔"

داؤد غزنوی کا لہجہ خوشی سے بھرپور تھا۔۔۔ بہرام کی ساری محنت مٹی میں مل چکی تھی۔۔۔

وہ اتنے وقت سے اپنا دن رات ایک کر کے کام کر رہا تھا۔۔۔ صبح تک جو لوگ اس کے گن گا رہے تھے۔۔۔

اس وقت وہ اس کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔۔۔ بہرام غزنوی کو اس غیر انسانی فعل پر جیل میں ڈالا جائے۔۔۔

بہرام غزنوی نے نیوز چینل پر دیکھا تھا۔۔۔ جہاں بیٹھے لوگ اس کی دھجیاں اڑا رہے تھے۔۔۔ اس کی پارٹی کے لیڈر اس کے خلاف بیان دے کر علیحدہ ہو رہے تھے۔۔۔

کوئی بھی اس کے ساتھ رہ کر پھنسنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک پل میں اس سے سب کچھ چھین چکا تھا۔۔۔

"ایک اور خبر بھی دینی تھی۔۔۔ کیا سہہ پاؤ گے اس وقت۔۔۔ تمہاری بیوی کے حوالے سے۔۔۔"

بہرام کال بند کرنے ہی والا تھا۔۔۔جب المیرہ کے ذکر پر وہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔۔بہت اعتبار کیا تھا اس نے اس لڑکی پر۔۔۔۔

وہ سب کچھ برداشت کر سکتا مگر اس لڑکی کی جانب سے ملا ذرا سا دھوکا بھی نہیں۔۔۔

"تمہاری بیوی نے تم سے شادی میرے کہنے پر کی۔۔وہ تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہے۔۔۔میرے گھر مجھ سے ملنے آچکی ہے۔۔۔تم میری زبانی کہی بات پر یقین نہیں کرو گے۔۔۔اس لیے ہماری

ملاقات کی ریکارڈ کی گئی پوری ویڈیو تمہیں بھیج رہا ہوں۔۔۔اتنی ساری لڑکیوں کو ٹھکرا کر قبول بھی کسے کیا۔۔۔وہ جو پہلے کی تمہارا سودا کر چکی تھی میرے ساتھ۔۔۔۔۔

بہرام غزنوی اپنے آس پاس ہوتی ہر شے پر نظر رکھنے والا۔۔۔اتنا بڑا دھوکا کیسے کھا گیا۔۔۔اب یہ مت کہنا تم اس لڑکی سے محبت کر بیٹھے ہو۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ایک عام سی لڑکی نے میرے بیٹے کی ساری سدھ بدھ چھین لی۔۔۔دل سے تمہاری تکلیف محسوس کر رہا ہوں میرے بیٹے۔۔۔اسی لیے چاہتا ہوں تم زندہ نہ رہو اس تکلیف کے ساتھ۔۔۔"

کال کٹ چکی تھی۔۔۔

بہرام غزنوی بے حس و حرکت کھڑا رہا تھا۔۔۔اس نے داؤد غزنوی کی جانب سے بھیجی گئی ویڈیو دیکھی تھی۔۔ جس میں داؤد صاحب کا کہا سچ ہو چکا تھا۔۔۔المیرہ اس گھٹیا شخص سے مل چکی تھی۔۔۔

وہ اسے بہرام سے شادی کرنے کا ہی کہہ رہا تھا۔۔۔ویڈیو کس تاریخ کو بنائی گئی تھی وہ صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔یہ وہی تاریخ تھی۔۔۔جب المیرہ نے خانم کو کال کی تھی۔۔۔

بہرام یہ بات ماننے سے انکاری تھا۔۔۔ مگر وہ ویڈیو چیخ چیخ کر اس بات کا ثبوت دے رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس لڑکی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

جب باہر کھڑے اس کی اسسٹنٹ نے المیرہ کے وہاں آنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔

وہ بنا رکے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

بہرام اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا۔۔۔المیرہ کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا وہ ویڈیو دیکھ چکی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر چھائے اجنبیت، نفرت اور کراہیت بھرے تاثرات بہرام غزنوی کو پوری طرح سے ڈگمگا گئے تھے۔۔۔

وہ اتنا وقت اس کے ساتھ رہی تھی اس کے بارے میں اتنا نہیں جان پائی تھی کہ وہ کیسا تھا۔۔۔

"تم اتنے سفاک کیسے ہو سکتے ہو بہرام غزنوی۔۔۔؟؟ کیسے کر سکتے ہو اتنا برا کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔ نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے تم سے۔۔۔"

المیرہ اس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچے روتے ہوئے بولی تھی۔۔

جبکہ بہرام یہ سب نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے اس نے وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر المیرہ دوبارہ سے اس کے راستے میں آئی تھی۔۔

"میرا بھائی کہاں ہے۔۔۔؟؟ تمہیں زرا خدا کا خوف محسوس نہیں ہوا اس کر اتنا ظلم کرتے ہوئے۔۔۔ کیا بگاڑا تھا اس نے تمہارا۔۔۔؟؟ کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔"

المیرہ اذیت سے بلبلا رہی تھی۔۔۔۔ ایک جانب بھائی پر ہوئے ظلم کا دکھ کھائے جا رہا تھا۔۔۔ تو دوسری جانب اپنے شوہر کی درندگی دیکھ وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔

جبکہ بہرام اس کے لبوں سے یہ الفاظ سنتے سمجھ چکا تھا کہ اسے اس کے خلاف سب بتا دیا گیا ہے۔۔ یہ لڑکی جو کل تک اس کی محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔ آج اس کی نفرت میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔۔

محبت اپنا رنگ اتنی جلدی بدلتی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ ہر جگہ سے ہار چکا تھا۔۔۔ اب بس اپنی زندگی ہارنا چاہتا تھا۔۔۔

"میرے پاس ہے فاخر عبدال۔۔۔۔ میں نے اس پر اتنا ہی تشدد کیا ہے جس کا وہ حقدار تھا۔۔۔"

بہرام غزنوی المیرہ کے سنہری بالوں کو اپنی آہنی گرفت میں دبوچتا اس کا چہرا خود سے قریب تر کرتا اسے اپنی آگ اگلتی سانسوں سے جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

المیرہ کو لگا تھا وہ انکار کر دے گا۔۔۔ مگر اس کا یہ اقرار المیرہ کو پوری طرح سے خاک کر گیا تھا۔۔۔

"دعا کرو میں مر جاؤں۔۔۔ اگر زندہ رہا تو میری نفرت تمہیں زندہ نہیں رہنے دے گی۔۔۔ اگر یہی دوغلی محبت تھی تمہاری تو میرے سامنے اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں۔۔۔۔ جو میرے ساتھ کیا گیا اس سے لڑنا چاہتا تھا۔۔۔ لوگوں کے سامنے اپنے دشمنوں کا اصلی چہرہ لانا چاہتا۔۔۔ مگر اب کچھ نہیں بچا میرے اندر۔۔۔ یقین جانو تمہاری اس بے اعتباری نفرت نے مار ڈالا ہے بہرام غزنوی کو۔۔۔

تمہیں ایک بار بتانا چاہئے تھا مجھے کہ تم داؤد غزنوی سے مل چکی ہو۔۔۔اور آج دنیا والوں کی کہی سن کر میرے لیے آنکھوں میں یہ حقارت اور کراہیت نہیں بھرنی چاہئے تھی۔۔۔"

بہرام کی آنکھیں اس لمحے اتنی لال ہو چکی تھیں جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔

المیرہ ساکت سی اپنی جگہ کھڑی تھی۔۔۔جب وہ ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہ جو بول گیا تھا المیرہ کو اپنا وجود ساکت ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کیا اسے اس شخص کو صفائی کا ایک موقع دینا چاہیے تھا۔۔۔جو شخص اپنی بیوی پر بنا اجازت اپنا حق استعمال نہیں کر رہا تھا۔۔۔وہ کسی لڑکی پر اتنی درندگی کیسے دکھا سکتا تھا۔۔۔

لیکن فاخر۔۔۔۔فاخر کے ساتھ اس نے جو کیا تھا اس کا تو وہ اقرار کر کے گیا تھا۔۔۔۔

المیرہ کو اپنا دماغ پوری طرح سے ماؤف ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدم آگے بڑھا پاتی۔۔۔۔

باہر سے اندھا دھند فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔۔۔

جو سنتے المیرہ کی رنگت خوف سے سفید پڑی تھی۔۔۔

"کہیں بہرام۔۔۔۔؟؟"

وہ اس سوچ کے ساتھ ہی باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی کہ اس کا دوپٹہ زمین پر گر چکا ہے۔۔۔اس کے جوتے پیروں سے اتر چکے ہیں۔۔۔وہ دیوانوں کی طرح بھاگ کر باہر آئی تھی۔۔۔

جہاں اس وقت خون کی ندیاں بہہ چکی تھیں۔۔بہرام کے دو گارڈز اسے خون میں لت پت بے جان وجود کے ساتھ پڑے نظر آئے تھے۔۔۔ایک جانب لوگوں کا رش لگا ہوا تھا۔۔۔

"بھابھی پلیز آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ آپ کا یہاں اس طرح کھڑا ہونا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔'

اسماعیل تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔اس کی بھیگتی آنکھیں المیرہ کے خوف کو کئی گنا بڑھا گئی تھیں۔۔۔

"بہرام ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے کس دل سے یہ بات پوچھی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔اس کے سوال پر اسماعیل نے جھکے سر کے ساتھ نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔

"بہرام کو پانچ گولیاں لگی ہیں۔۔۔وہ جگہ پر ہی دم توڑ گیا ہے۔۔۔۔"

اسماعیل یہ الفاظ ادا کرتے رو دیا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ انہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ یوں ناراض ہو کر مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔"

المیرہ ہزیانی انداز میں چیختی اس جانب بھاگی تھی۔۔۔ جہاں اب بہرام کو ایمبولینس میں ڈالا جا رہا تھا۔۔۔۔

اس کے قریب آنے پر سب لوگ اسے راستہ دے گئے تھے۔۔۔ اس نے سسکتے ہوئے بہرام پر ڈالی سفید چادر ہٹائی تھی۔۔۔

جہاں سامنے ہی وہ شخص آنکھیں موندے اس سے پوری طرح سے

بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔

المیرہ اپنی زندگی کا یہ انتہائی دردناک لمحات نہیں سہی پائی تھی۔۔۔۔

وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس کے سینے پر ڈھے گئ

تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ کیا کیا تم لوگوں نے۔۔۔؟؟ اسے بدنام جو کر دیا تھا تو مروانے کی

کیا ضرورت تھی۔۔۔"

داؤد غزنوی جو خود اپنے بیٹے کو مارنے کی پلاننگ کرتے رہے تھے۔۔۔اس وقت کرنیوز چینل پر چلتی اس کی مت کی خبر نے انہیں ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ بہرام کو مروانا چاہتے تھے مگر ان کا دل نہیں مانا تھا ایسا کرنے کو۔۔۔

اس پر حملہ ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی انہوں نے منع کر دیا تھا۔۔۔پھر یہ حرکت کس نے کی تھی وہ لاعلم تھے۔۔۔

مگر اپنے جواں سالہ اکلوتے بیٹے کی لاش دیکھتے ان کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ہر جانب یہی خبر چل رہی تھی۔۔۔بار بار اسے دکھایا جارہا تھا۔۔۔

اس کے بہت سارے چاہنے والے اس کی موت پر غم و غصے کا شکار تھے۔۔۔۔ بہت سارے لوگوں کو اب اس کے گزر جانے کے بعد اس کے خلاف کھیلی سازش سمجھ میں آنے لگی تھی۔۔۔

کچھ لوگ ابھی بھی اس کے ساتھ ہوئے کو مکافات عمل کہتے اس سب نفرت کا اظہار ہی کر رہے تھے۔۔۔

جو داؤد غزنوی کے لوگ تھے۔۔۔۔ جن کو اس نے نجانے کتنا پیسہ کھلا رکھا تھا۔۔۔وہ بہرام غزنوی کے مرنے کے بعد بھی اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے اپنی پارٹی کا نام ٹھیک کر رہے تھے۔۔

بہرام کی پارٹی کی جانب سے اس وقت بالکل خاموشی اختیار کی گئی تھی۔۔۔اس کے سارے قریبی ساتھی اور پارٹی کے رہنما صدمے کا شکار تھے۔۔۔اچانک کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔انہیں سمجھ ہی نہیں آئی تھی۔۔۔

پارٹی میں چھپے کچھ غدار مشکل وقت آنے پر اپنے رنگ دکھا گئے تھے۔۔۔

"افسوس تو ایسے کر رہے ہیں جیسے واقعی بیٹا مرنے کا دکھ ہو۔۔۔آپ کو بھی میری طرح یہی فکر ستا رہی ہے کہ فصیحہ بانو اور باقی لوگوں کا

ضمیر نہ جاگ جائے۔۔۔اور بہرام غزنوی کی موت کی خبر میں لوگ کہیں اس پر لگے الزامات کو بھی کوئی سازش نہ سمجھ لیں۔۔۔۔"

سیف اللہ صاحب طنزیہ لہجے میں بولتے سگھار ہونٹوں میں دبا گئے تھے۔۔۔

جبکہ داؤد غزنوی بنا کچھ بولے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے تھے۔۔۔

ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار بیوی اور بیٹے کا چہرا گھوم رہا تھا۔۔

جنہیں انہوں نے اپنے ہاتھوں قبر میں پہنچا دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"المیرہ میری بچی ہوش کرو۔۔۔ تھوڑا سا کھانا کھالو۔۔۔ تمہارا بھوکا رہنا تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے ہونے والے بچے کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

المیرہ کو پچھلے دس دنوں سے کوئی ہوش نہیں تھا۔۔وہ گہرے صدمے کا شکار تھی۔۔۔

اس دن اس کے بے ہوش ہونے کے بعد اسے ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔۔ جہاں یہ انکشاف ہوا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔

اس کی زندگی کے تاریک دن پر جب اس کے اندر سے جینے کی امنگ ہی دم توڑ چکی تھی۔۔۔۔

اسے یہ اتنی بڑی خبر سنا دی گئی تھی۔۔۔ جس خبر پر خوش ہونے کے بجائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔ بہرام کو اس خبر کا کتنی شدت سے انتظار تھا۔۔۔ اسے بچے بہت پسند تھے۔۔۔ المیرہ یہ بات دیکھ چکی تھی۔۔۔

آج جب اس کی اپنی اولاد کی آمد کی خبر ملی تھی تو وہ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ المیرہ سے یہ صدمہ برداشت ہی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔ وہ ہر تھوڑی دیر بعد بے ہوش ہو جاتی تھی۔۔۔۔

خانم کی حالت بھی بہت خراب تھی۔۔۔ جس کے باوجود وہ اس سے دوبار ملنے آچکی تھیں۔۔۔ خدیجہ بیگم اور شمیم آرا اس کے پاس ہی تھیں۔۔۔ مصباح بھی روز آتی تھی اس کے پاس۔۔۔

اسکا درد کسی سے نہیں دیکھا جارہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ تو اس شخص کے ادا کیے گئے آخری الفاظ سے ہی نہیں نکل پارہی تھی۔۔۔ کتنی اذیت بھری تھی ان میں۔۔۔ اسے اب رہ رہ کر یہ پچھتاوا کھائے جارہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر گئی تھی۔۔۔

ایک بار اسے صفائی دینے کا موقع تو دیتی۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔"

المیرہ روتے ہوئے چہرا اپنے گھٹنوں میں چھپا گئی تھی۔۔۔اس کا دل دنیا سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔۔اگر بہرام غزنوی کی آخری نشانی اس کے وجود میں نہ پل رہی ہوتی تو وہ اب تک خود کو اس شخص کے بغیر جینے کی سزا سے آزاد کر چکی ہوتی۔۔۔

"المیرہ تم سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"

مصباح کی بات پر المیرہ نے اپنی گریہ زاری سے سوجی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔۔"

اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے نور اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اس کے پیچھے داخل ہوتی حوریہ کو دیکھ اس کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ان دونوں کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ کتنی اذیت کا شکار تھیں۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

نور نے اس کے ویران چہرے کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔جبکہ حوریہ خاموشی کے ساتھ صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔المیرہ نور کو نہیں پہچانتی تھی۔۔۔مگر حوریہ کا وہاں آنا اسے سخت ناگوار گزرا

تھا۔۔۔ان کے سوال پر المیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"میں جانتی ہوں یہ وقت ٹھیک نہیں ہے مگر مجھے بھائی سے ریلیٹڈ کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

نور نے سے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔ جبکہ حوریہ ابھی تک خاموش بیٹھی تھی۔۔۔المیرہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب وہ جھکی نگاہوں کے ساتھ اسے اپنے باپ کے کارنامے بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔

"بہرام بھائی ڈیڈ سے نفرت کرتے تھے۔۔۔ کیونکہ میرے ڈیڈ بہرام بھائی کی مدر کے قاتل تھے۔۔۔ شہر بانو غزنوی سیاست کے میدان میں بہت اچھا کام کر کے دن بدن آگے بڑھ رہی تھیں۔۔۔ ان کے کام کو دیکھ کر سب نے مل کر اُنہیں پارٹی کا چیئرمین بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ جو بات داؤد غزنوی کی مردانہ انا کو کسی طور گوارہ نہیں تھی۔۔۔ پارٹی کے لوگ انہیں چھوڑ کر ان کی بیوی کو عہدہ دینا چاہتے تھے۔۔۔

جبکہ اقتدار پانے کی خواہش ان کی تھی۔۔۔ انہوں نے شہر بانو کو اپنی جگہ چھوڑ کر انہیں دینے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ لیکن شہر بانو غزنوی کو

ہمیشہ سے اپنے لوگوں کی خدمت کرنے اور ان کی بہتری کے لیے

اقدامات کرنے کی خواہش رہی تھی۔۔ وہ اپنے شوہر کے لالچ سے

بہت اچھی طرح واقف تھیں۔۔۔ جو جی اقتدار صرف لالچ اور پیسہ

کمانے کی خاطر ہی چاہتے تھے۔۔ اسی لیے انہوں نے صاف انکار

کر دیا تھا۔۔۔ آئے روز داؤد غزنوی ان کے ساتھ لڑائی کرنے لگے

تھے۔۔۔ جس سے بہرام بھائی مینٹلی ڈسٹرب ہو چکے تھے۔۔۔

داؤد غزنوی نے ایک دو بار اپنی وائف پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا۔۔ اور

پھر ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر پلان بناتے شہر بانو

غزنوی کو روڈ ایکسیڈنٹ میں مروا دیا تھا۔۔ غم و صدمے کا شکار

ہو کر دنیا کے سامنے آتے انہوں نے اپنی بیوی کے نام کی ہمدردیاں

سمیٹی تھیں۔۔۔ اور بہت شان سے اقتدار کے تخت پر آن بیٹھے تھے۔۔۔

لیکن وہ اس سب میں اپنا بیٹا بھی کھو چکے تھے۔۔۔۔ اپنی بیوی کے مرنے کے بعد جیت کا جشن مناتے وہ یہ فراموش کر گئے تھے کہ ان کا ایک بیٹا بھی موجود تھا اس گھر میں۔۔۔ جو ان کی ساری حقیقت جان چکا تھا۔۔۔ اس دن سے بہرام غزنوی کے دل میں اپنے باپ کی ایسی نفرت بیٹھی تھی۔۔

کہ اپنے باپ سے بائیکاٹ کرنے کی بعد بھی سکون نہ ملتے انہوں نے خود کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ ہر وہ کام کرتے تھے جس سے

داؤد غزنوی کو اذیت پہنچے۔۔۔ اور ان کی بے عزتی ہو دنیا والوں کے سامنے۔۔۔ وہ اس حال کو پہنچے تو صرف اپنے باپ کی وجہ سے۔۔۔"

نور جس کے دل میں یہ حسرت ہی رہ گئی تھی کہ وہ اپنے بھائی سے ملے گی۔۔۔ وہ اپنی طرف سے یہ حقیقت المیرہ تک پہنچا گئی تھی۔۔۔ جو وہ جانتی کہ اسے نہیں پتا ہو گی۔۔۔

المیرہ آنسو بہاتی ساکت سی بیٹھی تھی۔۔۔ دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ یہ سب اسے پہلے پتا کیوں نہیں چلا تھا۔۔۔۔

وہ اتنا سرد مہر اور بدلحاظ اسی خاطر تھا کیونکہ اسے نہ تو ماں کی محبت نصیب ہوئی تھی اور نہ ہی باپ کی شفقت۔۔۔

"میں نے بہرام سے بہت محبت کی تھی۔۔۔ تمہارے آنے سے بھی بہت پہلے اسے پانی کی چاہ کی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص تو تمہاری اداؤں کا ایسا اسیر ہوا تھا کہ اسے کوئی اور لڑکی نظر ہی نہیں آتی تھی۔۔۔ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔۔ مگر میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ فیک تھی۔۔۔ صرف بہرام کو بدنام کرنے کی خاطر بنائی گئی تھی۔۔۔"

حوریہ کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔ مگر گلٹ نہیں تھا اس نے بہرام کا ساتھ دیا تھا۔۔۔ اسے داؤد غزنوی کی ہر چھوٹی بڑی خبر دی

تھی۔۔۔بس یہی غم رہ گیا تھا کہ کاش وہ اس گھٹیا پلاننگ سے بھی آگاہ ہوتی تو آج بہرام ان کے ساتھ ہوتا۔۔۔

جبکہ المیرہ کا چہرا ندامت سے جھک گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس پر اعتبار کرتی تھی۔۔۔۔اور وہ بیوی ہو کر نہیں کر پائی تھی۔۔۔

المیرہ ان لوگوں سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔وہ کافی دیر اس کے پاس بیٹھی رہی تھیں۔۔۔جاتے وقت وہ ان دونوں کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ اذیت میں تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر کے وہ وقت واپس لے آتی جب بہرام اسے چھوڑ کر جا رہا

تھا۔۔۔کاش وہ اسے روک لیتی۔۔۔کاش وہ کھٹور نہ بنتی اس

وقت۔۔۔

اسے بہرام کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت یاد آتی تھی تو اس کا

دل ہول اٹھتا تھا۔۔۔۔

اس کے آخری الفاظ یاد آتے تھے تو وہ تڑپ اٹھتی تھی۔۔۔اس نے

کہا تھا وہ اس کی وجہ سے کی اب جینا نہیں چاہتا۔۔۔ورنہ وہ لڑنا چاہتا

تھا مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"فاخر۔۔۔۔۔۔فاخر واپس آگیا ہے۔۔۔"

المیرہ ہر وقت اپنے کمرے میں ہی قید رہتی تھی۔۔۔چار مہینے گزر چکے تھے۔۔۔ آہستہ آہستہ سب لوگوں کے سامنے بہرام غزنوی کے بے گناہ ہونے کی سچائی کھل رہی تھی۔۔۔اسماعیل اور اس کی پارٹی کے لوگ اس جھوٹ کو بے نقاب کرنے کی پوری تگ و دو میں تھے۔۔۔

المیرہ کا زیادہ وقت بہرام کی تصویر کو سینے سے لگائے روتے ہوئے ہی گزر جاتا تھا۔۔۔وہ نہیں رہ پا رہی تھی اس کے بغیر۔۔۔

اس کا مکمل ٹھکانہ اسی بیڈ روم میں تھا۔۔۔ جہاں بہت کم وقت کے لیے وہ دونوں ایک ساتھ رہے تھے۔۔۔۔ اسے ہر جگہ سے وہی شخص مسکراتا اپنی جانب آتا دکھائی دیتا تھا۔۔۔

جیسے وہ ہمیشہ کرتا تھا۔۔۔ اسے پھولوں کی طرح اپنی بانہوں میں بھر لیتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی فاخر کے لوٹ آنے کی خبر سے بھی اس کی بے جان وجود میں کسی قسم کی کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ وہ ایسے ہی صوفے پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔ جب فاخر اندر آیا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر چل رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کی ظاہری کنڈیشن کافی بہتر تھی۔۔۔

"المیرہ۔۔۔"

وہ اسے پکارتا اس کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

"میری طرف دیکھو گی بھی نہیں۔۔۔"

فاخر کا لہجہ بھیگ سا گیا تھا۔۔۔

"تم نے ایسا کیا کیا تھا جو بہرام نے تمہیں اپنے پاس قید کر رکھا تھا۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے المیرہ نے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر اسے فاخر کے رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ المیرہ کو اپنے دل پر مزید بوجھ پڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ شدت سے کچھ بہت غلط کرنے کا احساس ہوا تھا۔۔

"پیسہ کمانے کی خاطر میں بہت غلط کاموں میں ملوث ہو گیا تھا۔۔۔ میں لڑکیوں کے ساتھ دوستی کر کے انہیں اپنے جال میں پھنسا کر ان لوگوں کے آگے بھاری رقم میں بیچ آتا تھا۔۔۔۔ اور ایسا کرتے وقت میں نے بہرام غزنوی کی کزن رامین کے ساتھ بھی یہی کیا تھا۔۔ جو

بات بہرام تک پہنچ گئی تھی۔۔ اس کی ریسورسز بہت آگے تک تھے۔۔۔

اس نے اپنی بہن کو فورا بازیاب کروالیا تھا۔۔۔ مگر باقی لڑکیوں کا کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔۔ اسی بات کی سزا کے طور پر مجھے قید کیا گیا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی ان لوگوں کے بارے میں پوچھتے۔۔۔ میرے نہ بتانے پر تشدد کیا گیا تھا۔۔۔ ان لوگوں نے مجھے دھمکی دے رکھی تھی کہ وہ مجھے مار دیں گے اور میرے گھر والوں کو نقصان پہنچائیں گے۔۔۔ اسی ڈر سے میں کچھ نہیں بتا رہا تھا۔۔۔ بہرام ان لوگوں کا

پتا لگوا کر باقی لڑکیوں کو بھی بازیاب کروانا چاہتا تھا اسی خاطر مجھ پر تشدد کیا گیا تھا۔۔۔ کہ میں سچ اگل دوں۔۔

بہرام کو کچھ وقت بعد پتا چلا تھا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں م سچ بتا دوں تو تمہارے صدقے وہ مجھے کچھ وقت کی سزا کے بعد میری جان بخشی کر سکتا تھا۔۔۔ اس کی بات مان کر میں نے اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد بہرام نے ان لوگوں کو پکڑ کر ان لڑکیوں کو بازیاب بھی کروالیا تھا۔۔۔

اس نے کرے سر سے اتنا بھاری بوجھ اتار دیا تھا۔۔۔

آج اسکے کیے گئے وعدے کے مطابق اس کے آدمیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔ ورنہ وہ مجھ جیسے گناہگاروں کو چھوڑتا نہیں ہے۔۔۔۔ عباد بھی بہت سارے ایسے غلط کاموں میں ملوث ہو کر پیسہ کمارہا ہے۔۔۔ بہرام غزنوی نے جو بھی کیا سامنے آکر کیا۔۔۔ اس لیے اس کے دشمنوں نے اسے اس طرح سے نشانہ بنادیا۔۔۔"

فاخر اپنے کیے پر پچھتاتا بہرام کا احسان مند ہو رہا تھا جس نے اسے مزید غلط کرنے سے روک دیا تھا۔۔

جبکہ المیرہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔۔

وہ ہر ایک پر بھروسہ کر گئی تھی سوائے اس ایک شخص پر جس پر کرنا چاہئے تھا۔۔۔ جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کی دعوے دار تھی۔

بہرام نے اسے اذیت کہ دینے کی خاطر اس سے سب کچھ چھپایا تھا۔۔۔ تاکہ وہ شرمندہ یا تکلیف کا شکار نہ ہو۔۔۔

مگر صلے میں اس شخص کو بھلا کیا ملا تھا۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ المیرہ کا درد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ رہا تھا۔۔۔

"فاخر چلے جاؤ یہاں سے۔۔ میں تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ خدا کے لیے ہٹ جاؤ میرے سامنے سے۔۔"

وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔۔ فاخر اس کی قابلِ رحم حالت اذیت بھرے انداز میں دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اس کے جانے کے بعد المیرہ کی حالت مزید غیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بیگم صاحبہ یہ عورت آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔ اس نے اپنا نام نہیں بتایا۔۔۔ پر اس کا کہنا ہے بہرام صاحب کے حوالے سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ملازمہ نے فون اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔

گھر کے تمام ملازمین ایسے ہی ایکٹو ہو چکے تھے۔۔۔اس کی ہر طرح سے حفاظت کی جارہی تھی۔۔۔وہ اپنی امی کے پاس واپس لوٹ جانا چاہتی تھی۔۔

وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے اپنا آپ بہرام غزنوی کا سب سے بڑا مجرم محسوس ہو رہا تھا۔ مگر اسماعیل نے اسے بتایا تھا کہ اس کی جان کو اب بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔کیونکہ وہ بہرام غزنوی کی نسل کو آگے بڑھانے والی تھی۔۔۔اور اس کے دشمن اسے مار دینے کے بعد اب بھی ایسا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔

بہرام غزنوی جب زندہ تھا۔۔۔تب بھی انہیں آگے لگا رکھا تھا۔۔۔

اور اب مرنے کے بعد بھی وہ ان لوگوں کو چین سے بیٹھنے نہیں دے رہا۔۔۔لوگ اس کے قتل کا انصاف مانگنے سڑکوں پر نکل آئے تھے۔۔۔اس کی خاطر لوگ اس کی پارٹی کو اہمیت دے رہے تھے۔۔۔جبکہ اس کے دشمن اس وقت اپنے بال نوچ رہے تھے۔۔۔

بہرام غزنوی کو مارنا ان کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی بن چکی تھی۔۔۔

فصیحہ بانو بہرام کے خلاف وہ بیان دینے کے بعد سے غائب تھی اس کا کہیں کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔ کرنل صابر اور سیف اللہ یہی چاہتے تھے کہ وہ اس عورت کو ڈھونڈ کر مروادیں تاکہ وہ ان کے خلاف منہ نہ کھول سکے۔۔

داؤد غزنوی کی جانب سے بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ بیٹے کو مروانے کے بعد وہ شخص بالکل چپ ہو چکا تھا۔۔۔

اپنی ہی نسل کا خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کر دیا تھا۔۔۔ اس اقتدار کی خاطر جو کبھی ان کا تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ المیرہ سے ملنا چاہتے تھے مگر خانم نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ ایسا نہیں ہونے دیں گی۔۔ خانم وہیں اب اس کے پاس ہی تھیں۔۔۔ اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھتی تھیں۔۔ جبکہ المیرہ ہنسنا بولنا بالکل بھول چکی تھی۔۔۔۔

اس کے بابا اس سے ملنے آئے تھے۔۔۔ اس کی حالت دیکھ وہ بھی رو رہے تھے۔۔۔ اس کی تکلیف سب کو ہی رلا رہی تھی۔۔ شمیم آرا کا غرور بھی ٹوٹ چکا گا۔۔۔۔ ثمن ماں نہیں بن سکتی تھیں۔۔ جب ایک دن گھر میں ہوتی لڑائی کے دوران عباد نے ثمن کو بہت بری طرح سے تشدد کا نشانہ بناتے طلاق دے دی تھی۔۔۔

ثمن کی حالت ابھی بہتر نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ المیرہ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔اپنی تمام غلطیوں کی معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔جو سلوک اس نے المیرہ کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

اس کی حالت کے بارے میں جان کر المیرہ کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔۔ جیسی بھی تھی بہن تھی اس کی۔۔۔۔

المیرہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا ہو۔۔۔عبد ال صاحب نے عباد کو سزا دلانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر عباد خود ایک پولیس آفیسر ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔۔۔

شمیم آرہا المیرہ کے پاس آکر معافی مانگ چکی تھیں۔۔۔۔ان کا رویہ

خدیجہ بیگم کے ساتھ بھی ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔۔اولاد کا دکھ سہنا

انتہائی تکلیف دہ تھا۔۔۔عباد نے ایک دوبار المیرہ سے ملنے کی خواہش

ظاہر کی تھی۔۔۔مگر حیدر، اسماعیل اور بہرام کے باقی لوگوں نے

کسی بھی ایسے انسان کو گھر کے باہر بھٹکنے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔

ابھی فون کال بھی کیسے اس کے لیے آگئی تھی۔۔۔

"جی کون بول رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

المیرہ نے فون کان سے لگاتے پوچھا تھا۔۔۔

"فصیحہ بانو۔۔۔"

دوسری جانب سے جو سہمی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

المیرہ کو ایک دم سے وہ ویڈیو یاد آئی تھی۔۔۔۔ یہ وہی عورت تو تھی جسے سب لوگ ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ جس نے اس کی شوہر کے پر انتہائی گھٹیا الزامات لگا کر اسے پوری دنیا کے آگے بدنام کر دیا تھا۔۔۔

مگر وہ کہاں چھپی ہوئی تھی اور اسے کال کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔۔ پلیز میری مدد کریں۔۔۔ مجھے سب لوگ مارنا چاہتے ہیں۔۔۔ میں اور میرے بچے بہت بری حالت میں ایک چھوٹے سے خستہ حال گھر میں رہ رہے ہیں۔۔۔ جہاں اب

ہمارے پاس کھانے کو بھی ختم ہو چکا ہے۔۔۔ میرے ضمیر پر بہت بوجھ ہے جو کیا میں نے بہرام غزنوی کے خلاف۔۔۔ اس کا انجام میں ابھی بھگت رہی ہوں۔۔۔ اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے بھوک سے مرتا دیکھ کر۔۔۔۔"

وہ عورت بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔

"تمہاری وجہ سے سب کچھ برباد ہو گیا۔۔۔ مجھ سے میرا شوہر چھن گیا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری مدد کروں گی۔۔۔ تم کو منہ سے مجھے فون کر رہی ہو۔۔۔۔"

المیرہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔۔

"نن نہیں میں صرف اپنے ضمیر کا بوجھ ختنم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔
میں جانتی ہوں منظر عام پر آتے ہی مجھے مروا دیا جائے گا۔۔۔ بہرام
غزنوی کے لوگ بھی مجھے دیکھتے ہی گولی مار دیں۔۔۔ میں ایک بار
دنیا والوں کے سامنے جا کر اپنے جرم کا اقرار کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ
ویڈیو سراسر جھوٹ پر مبنی تھی۔۔۔ یہ بتانا چاہتی ہوں سب کو۔۔۔
میں نے کروڑوں میں رقم لی تھی کہ کام کرنے کی خاطر۔۔۔۔ بہرام
غزنوی کے باپ داؤد غزنوی اس کے ساتھی کرنل صابر اور سیف
اللہ سے۔۔ وہ اصل ویڈیو بھی میرے پاس ہے۔۔۔ وہ بہرام غزنوی
نہیں تھا۔۔۔ ویڈیو کو ایڈٹ کیا گیا تھا۔۔۔

کشف مجیب کو بھی داؤد غزنوی اور اس کی ساتھیوں نے مروایا ہے۔۔۔اسے بھی بہرام غزنوی کی خلاف استعمال کیا گیا تھا۔۔۔

بہرام غزنوی کا اس لڑکی سے کوئی لنک نہیں تھا۔۔۔انہوں نے صرف اپنے باپ کو زچ کرنے کی خاطر میڈیا پر وہ سب بولا تھا۔۔۔

"

فصیحہ بانو نے ساری حقیقت اس کے سامنے رکھتے المیرہ کو پوری طرح سے نڈھال کر کے رکھ دیا تھا۔۔

المیرہ کے وجود میں اگر بہرام غزنوی کی اخری نشانی نہ ہوتی تو وہ اب تک خود کو ختم کر چکی ہوتی۔۔۔

وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔

فصیحہ بانو چاہتی تھی کہ المیرہ اسے کسی بھی طرح باحفاظت پریس کانفرنس تک پہنچادے۔۔۔۔وہ بیان دے دے اس کے بعد چاہے جو بھی ہو اس کے ساتھ۔۔۔۔

المیرہ نے اسماعیل کو بلا کر اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔اسماعیل اسے بہنوں کی طرح مانتا اس کی بات ایسے کی سنتا تھا جیسے بہرام کی سنتا تھا۔۔۔

اس نے المیرہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ فصیحہ بانو کی پوری حفاظت کرے گا۔۔۔اور ہوا بھی یہی تھا۔۔۔۔

سب لوگ ہی شاکڈ رہ گئے تھے اس اچانک ہونے والی پریس کانفرنس پر۔۔۔ جس میں فصیحہ نے سامنے آتے ساری سچائی بیان کر دی تھی۔۔ جس کے بعد ایک طوفان ہی تھا جو ہر طرف آن ٹھہرا تھا۔۔۔

داؤد غزنوی اور اس کی ساتھیوں کے خلاف احتجاج کرتے لوگ سڑکوں پر نکل آئے تھے۔۔۔ کچھ مہینے پہلے جو بہرام غزنوی کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اب ان کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔ ان کی پارٹی پوری طرح سے ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ فصیحہ کے پاس وہ سارے ثبوت تھے جب انہوں نے ایسا کرنے کے لیے فصیحہ کو بلایا تھا۔۔۔

وہ لوگ کسی کے آگے منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔۔۔وہ ملک سے فرار ہو کر جانا چاہتے تھے۔۔۔ مگر بہرام کے آدمیوں نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

المیرہ پریس کانفرنس سن رہی تھی۔۔۔خانم اور خدیجہ بیگم بھی اس کے پاس ہی موجود تھیں۔۔۔جب اچانک سے اس کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی گھبرا کر اسکے پاس آئی تھیں۔۔۔ مگر تب تک وہ حواس کھوتی ان کے ہاتھوں سے پھسل گئی تھی۔۔۔

وہ بے ہوش ہو چکی تھی اسے احساس نہیں ہوا تھا۔۔۔جب دو آہنی مضبوط باہیں اسے اپنی آغوش میں لے چکی تھیں۔۔۔چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے سے بہت ہی احتیاط کے ساتھ بانہوں میں بھرے وہ شخص باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

المیرہ نے پورے تین دن کے بعد آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔اسے غنودگی کے زیر اثر ہی رکھا گیا تھا۔۔۔۔

مگر اب وہ بہت بہتر تھی۔۔۔۔ہوش میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے بے بی کاٹ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے پہلے سے ہی پتا تھا کہ اس کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہونی تھی۔۔ لیکن اس وقت وہاں کوئی ایک بچہ بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

المیرہ کی رنگت خوف سے زرد پڑی تھی۔۔۔

کہیں کسی نے اس کے بچوں کو نقصان تو نہیں پہنچا دیا تھا۔۔۔ المیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"امی۔۔۔ خانم۔۔۔ میرے بچے کہاں ہیں۔۔۔؟؟ پلیز انہیں لے کر آئیں مجھے دیکھنا ہی انہیں۔۔۔۔"

وہ ان بچوں کو اپنی آغوش میں لے کر اپنے شوہر کی خوشبو محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کتنا انتظار کیا تھا اس لمحے کی خاطر۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا خانم اور خدیجہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

مگر لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"آپ لوگ کچھ بول کیوں نہیں رہیں۔۔۔ کہاں پر ہیں وہ دونوں۔۔۔ وہ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔"

المیرہ کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ اس میں بالکل بھی حوصلہ نہیں تھا ان دونوں کو کھونے کا۔۔۔

بہرام کی آخری نشانی تھے وہ۔۔۔ وہ مر جاتی اگر اس کے بچے اس کو نہ ملتے تو۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو میری جان ہماری جھولی خوشیوں سے بھرنے کے لیے۔۔۔ پریشان مت ہو بچے بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ اور اس وقت سب سے محفوظ جگہ پر ہیں۔۔۔"

خانم قریب آتے محبت سے اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ خدیجہ بیگم بھی ایک جانب کھڑی بس آنسو بہائے جا رہے تھے۔۔۔ ان کے لبوں پر سجی مسکراہٹ المیرہ کو عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

"وہ کہاں ہیں خانم۔۔۔؟؟"

المیرہ کو بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔اس کی رنگت خوف سے زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

جب خانم نے اپنا موبائل اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔المیرہ نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے ان کی جانب دیکھتے موبائل لیتے کان سے لگایا تھا۔۔۔خانم اور خدیجہ بیگم خاموشی سے روم سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب سے جو آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔المیرہ سکتے میں جا چکی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔

"اپنے بچوں کو میں اپنے پاس لے آیا ہوں۔۔۔وہ اپنے باپ کے پاس بالکل محفوظ ہیں۔۔۔ تمہیں جب ان کے باپ سے گھن محسوس ہو رہی تھی تو یقیناً ان سے بھی ہو گی۔۔۔اس لیے اب وہ میرے پاس ہی رہیں گے۔۔۔میں بہت اچھے سے ان کا خیال رکھ سکتا ہوں۔۔۔ تمہیں تمہاری زندگی تمہاری مرضی سے جینے کی اجازت ہے۔۔۔"

بہرام غزنوی کا وہی سرد و سپاٹ لہجہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔

المیرہ کی آنکھوں سے اب خوشی کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ روتے روتے مسکرانے لگی تھی۔۔

وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ زندہ تھا۔۔۔ یہ احساس ہر خوشی سے اوپر تھا۔۔۔ وہ اس وقت اپنے بچوں کو بالکل فراموش کر چکی تھی۔۔

بہرام غزنوی کی آواز اس کے لیے امرت کا کام کر گئی تھی۔۔

اسے اپنی سماعتوں پر ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

وہ بار بار موبائل سکرین کی جانب دیکھ کر یقین کر رہی تھی کہ اس کے ساتھ کوئی مذاق تو نہیں کیا جا رہا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ کہاں ہیں۔۔؟؟میں اتنی تکلیف میں تھی میرے پاس کیوں نہیں آئے۔۔۔۔؟؟"

المیرہ روتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کہا تھا میں نے دعا کرنا میں مر جاؤں زندہ رہا تو تم میری نفرت برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ تم نے مجھے اور میری محبت کو بے اعتبار کر کے ہمیں خود سے ہمیشہ کے لیے چھین لیا ہے۔۔۔ اب بس تیار رہنا صرف میری نفرت سہنے کی خاطر۔۔۔۔"

بہرام غزنوی کا وحشت ناک لہجہ المیرہ کے دل پر بہار بن کر اتر رہا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں موندے اسے سن رہی تھی۔۔۔

"میں نفرت کے ساتھ بھی رہ لوں گی۔۔۔ مجھے بس آپ چاہیئے ہیں۔۔۔ پلیز مجھے آپ کے پاس آنا ہے۔۔۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں آپ کو۔۔۔۔"

وہ لڑکی بالکل دیوانی ہو چکی تھی۔۔۔ بہرام اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

وہ اس پر شدید غصہ تھا۔۔۔ اس نے جو اذیت پہنچائی تھی اس کے دل کو وہ اسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی نے اسے جن خوبصورت تحفوں سے نوازا تھا۔۔۔ اور اس وقت وہ اس کی خاطر جس طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا وہ زیادہ دیر تک اپنے دل کو پتھر نہیں رکھ پانے والا تھا۔۔۔

المیرہ کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔۔المیرہ نے دوبارہ کوشش کی تھی۔۔ مگر اب موبائل آف کر دیا گیا تھا۔۔۔

المیرہ کے چہروں پر بے پناہ خوشی بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔ جیسے ایک مرتے ہوئے انسان کو اچانک سے اس کی زندگی واپس سونپ دی گئی ہو۔۔۔اس نے جلدی سے نیوز اوپن کی تھی۔۔۔۔

جہاں سامنے ہی دو دن پہلے بہرام غزنوی کی کی گئی پریس کانفرنس دکھائی جا رہی تھی۔۔۔

المیرہ کی نگاہیں ساکت ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ پہلے سے بھی زیادہ توانا اور کسرتی وجود کا مالک شخص اپنے مخصوص دبنگ انداز میں پریس کانفرنس کرتا اپنے باپ اور اس کے ساتھیوں کا سارا کچھا چٹھا کھول کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اسے پانچ گولیاں لگی تھیں اس حملے میں مگر وہ سروائیو کر گیا تھا۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر اور دشمنوں کی دوبارہ کی جانے والی سازش سے بچانے کی خاطر اس کے قریبی ساتھیوں نے جان بوجھ کر اس کی موت کی خبر پھیلا دی تھی۔۔۔

ان دنوں بہرام کی حالت نازک تھی۔۔۔ڈاکٹرز کے مطابق اس کی بچنے کے چانسز بہت کم تھے۔۔۔

اسی خاطر کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

اس کے دشمن دوبارہ کچھ کر سکتے تھے۔۔۔ بہرام کو چھ ماہ بعد پوری طرح سے ہوش آیا تھا۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اس نے خود ہی سب کو منع کر دیا تھا کچھ بھی بتانے سے۔۔۔ سوائے خانم کے۔۔۔

جبکہ المیرہ کو اس نے خود بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔

اس لڑکی سے وہ بہت زیادہ خفا تھا۔۔ اس تک جب خبر پہنچی تھی کہ وہ بہت جلد باپ بننے والا ہے تو وہ خوشی سے پاگل ہو اٹھا تھا۔۔۔ دل تو چاہتا تھا اسی وقت جا کر اس لڑکی کو اپنی بانہوں میں بھر لے۔۔ لیکن اس کی جانب سے ملا درد آج بھی اس کے سینے میں سب سے زیادہ تکلیف کا باعث تھا۔۔۔

وہ یہی تو چاہتا تھا کہ اس کے مشکل وقت میں صرف وہی اس کے ساتھ کھڑی رہے۔۔۔ اسے سنبھالے نہ کے اسی کا گریبان پکڑ کر اس پر انگلی اٹھائے۔۔۔ وہ اس سے وضاحت مانگی سکتی تھی۔۔۔ اسے کہہ سکتی تھی کہ وہ اس پر اعتبار کرتی ہے۔۔۔

ان جھوٹے الزامات سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ سب سے زیادہ سنگدل نکلی تھی۔۔۔

بہرام کئی بار اس کی بے خبری میں اس سے ملنے جا چکا تھا۔۔۔ اس کی اپنے لیے دیوانگی اور تڑپ سب دیکھتا آیا تھا۔۔۔

اس کی تکلیف پر اذیت میں وہ بھی مبتلا ہوتا تھا۔۔۔ پر دل اس کی جانب سے بہت زیادہ خفا تھا۔۔۔ جو اسے معافی دینے کو بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔۔

ہر طرف یہ خبر کسی خوشیوں کی نوید لے آئی تھی۔۔۔ لوگ بے پناہ خوش تھے۔۔۔۔ بہت سارے لوگوں کے پچھتاوے ختم ہو چکے

تھے۔۔۔۔ بہرام غزنوی نے کل بھی لوگوں کے بیچ جلسہ کیا

تھا۔۔۔

لوگ اسے بہت زیادہ پیار دے رہے تھے۔۔۔ جبکہ داؤد غزنوی کی

پارٹی اتنی سازشوں کے باوجود ناکام سے ناکام تر ہوتی جارہی تھی۔۔۔

داؤد غزنوی کو جب سے یہ خبر ملی تھی کہ ان کا بیٹا زندہ ہے وہ اس

سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔ مگر بہرام اب اس شخص کا نام بھی سننے کا

روادار نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنی ماں کے قتل کا کیس واپس ری اوپن کروادیا تھا۔۔۔ اب

کی بار وہ ان لوگوں کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔

اس کا باپ داؤد غزنوی اور اس کے ہر جرم میں شریک دوست سیف اللہ اور جنرل صابر ہمیشہ سے اس کے ٹارگٹ پر رہے تھے۔۔۔۔اور اب اپنے خاتمے کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔۔

کیونکہ ارمغان نے ان کے خلاف وہ سارے ثبوت پیش کر دیے تھے جو وہ اب تک اکٹھے کرتا آیا تھا۔۔۔ان تینوں کے خلاف۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہرام کی نظریں بیڈ پر کمبل لپٹے ان دو ننھے فرشتوں پر جمی ہوئی تھیں۔۔وہ دونوں جڑواں بچے دیکھنے میں بھی ایک دوسرے سے

بہت مختلف تھے۔۔۔ایک بے بی بوائے تھا اور ایک بے بی گرل۔۔۔

بہرام کی نظریں تو اپنے بیٹے کے سنہری بالوں سے اٹک رہی تھیں۔۔۔وہ کتنی بار انہیں چوم چکا تھا۔۔۔وہ بالکل اپنی ماں کے جیسا تھا۔۔۔سنہری بال اور آئس بلو آنکھیں۔۔۔۔

جبکہ اس کی بیٹی بالکل اس کے جیسی تھی۔۔۔

بہرام کی آنکھیں خوشی سے جگمگا رہی تھیں۔۔۔جب اچانک اس کی نظر اپنے بیٹے کے پیروں پر پڑی تھی۔۔۔جو کمبل سے باہر جھانک

رہے تھے۔۔۔ کسی خیال کے تحت اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

اس نے نرمی سے اس کی چھوٹے سے پیر کو چھوتے اپنی مطلوبہ جگہ پر نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔۔جب پیر کے عین اسی مقام پر جگمگاتے تل کو دیکھتے اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

وہ جھک کر اس تل کو اپنے لبوں سے چھو گیا تھا۔۔۔

اس کا دل شدت سے اس لڑکی کو اپنے پاس دیکھنے کا چاہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بہرام۔۔۔۔"

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔اس کی سسکی بہرام کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔بہرام خود کو اس کی جانب دیکھنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔جو تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی بہتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

کتنا تڑپی تھی وہ اس شخص کے لیے اور وہ بے حس بنا بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنی بچوں کو بھی پوری طرح سے فراموش کر چکی تھی۔۔۔

بہرام اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ وہ لڑکی پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین اور دلکشی کا پیکر لگ رہی تھی۔۔۔۔ اس کے سنہری بالوں کی چٹیا کمر پر جھول رہی تھی۔۔۔ آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔۔

وہ آگے بڑھتی بہرام کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ جبکہ اس کا ایک آنسو بھی نہ برداشت کرنے والا اسے اس طرح روتے دیکھ اپنا دل تھام گیا تھا۔۔۔

بہرام نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہلتے نازک وجود کو اپنے قریب تر کرتے اس کے لمس کو اپنے دل سے محسوس کیا تھا۔۔۔ دونوں بنا کچھ

بولے کتنے ہی لمحے ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے کھڑے رہے تھے۔۔۔

المیرہ کی سسکیاں اب مدھم پڑ چکی تھیں۔۔۔

"معافی نہیں ملے گی تمہیں کبھی بھی۔۔۔۔جو تم نے میرے ساتھ کیا۔۔۔"

بہرام غزنوی کی آگ کی طرح دہکتی سانسیں اسے اپنی گردن پر محسوس ہوتیں زندگی کا خوبصورت سا احساس جگا گئی تھیں۔۔۔وہ اس کی شرٹ کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچے اس کی خوشبو محسوس کرتی اس سے دور ہونے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"میں ہر پل معافی مانگو گی آپ سے۔۔۔۔ آپ کو منالوں گی۔۔۔ پر پلیز دوبارہ کبھی اس طرح مجھ سے دور کبھی مت جایئے گا۔۔۔ میں مت جاؤں گی۔۔۔"

المیرہ اس کے دل کے مقام پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اگر پھر سے میرا کوئی میرے خلاف ایسے ہی کچھ اٹھا کر لے آیا تم نے تو پھر سے اسے سچ مان لینا ہے۔۔۔ مجھے پھر سے بے اعتبار کر دینا ہے۔۔۔ تمہاری نظر میں تو میں بہت برا انسان ہوں اب بھی۔۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اپنے غصے اور خفگی کا بھرپور طریقے سے اظہار کر گیا تھا۔۔۔

المیرہ اس کے لبوں کی گستاخی پر اس کے سینے میں سمٹ گئی تھی۔۔

کیونکہ وہ اس کے کان کی لوح سے زرا نیچے اپنی جارحانہ کاروائی سے بہت گہرا نشان چھوڑتا المیرہ کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے اپنے آپ کو پوری طرح سے اس شخص کے سپرد کیے ہوئے تھی۔۔۔۔جو اس پر اپنی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتا اسے پوری طرح سے لال کر چکا تھا۔۔۔

المیرہ کے لبوں پر اس کی وارفتگیوں سے گہری ہوتی مسکراہٹ بہرام غزنوی کو مزید گستاخیوں پر اکسا رہی تھی۔۔۔

وہ آج اس کا غصہ اور خفگی سہنے کی خاطر اپنے آپ کو ہر طرح سے تیار کر چکی تھی۔۔۔

وہ گزرے مہینوں کی اپنی ایک ایک تڑپ اور اذیت کا حساب لے رہا تھا اس سے۔۔۔المیرہ بری طرح سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"دوبارہ کبھی وہ سب نہیں ہو گا۔۔۔میں مر جاؤں گی پر دوبارہ آپ کو بے اعتبار نہیں کروں گی۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔"

المیرہ کی کپکپاتی آواز بہرام کی سماعتوں سے ٹکراتی اس کی مدہوشی کو مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا جب اسے اپنے بیٹے کے رونے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی اپنی جگہ ساکت ہوتے اگلے ہی پل مسکرا دیئے تھے۔۔۔

"کیا مجھے اپنے بچوں سے ملنے کی اجازت ہے۔۔۔؟"

المیرہ نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"میں تمہارے جیسا ظالم نہیں ہوں۔۔۔وہاں بچوں کی وجہ سے تم ڈسٹرب ہو رہی تھی۔۔۔اسی خاطر انہیں یہاں لے کر آگیا۔۔"

بہرام نے بچوں کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر چھائی خفگی دیکھ المیرہ کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں ترس گئی تھیں اس شخص کا یہ خوبرو چہرا دیکھنے کو۔۔۔

وہ بچوں کی طرف جانے سے پہلے اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

بہرام خاموشی سے کھڑا اس کی یہ پیش قدم دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب وہ اس کے گال پر اپنے گداز لب رکھتی اس کی آنکھوں میں مسکان بھر گئی تھی۔۔۔اس لڑکی کی خوشی اس لمحے دیکھنے لائق تھی۔۔۔وہ اسے غصہ دکھا رہا تھا۔۔۔اور اس کی راپنزل خوفزدہ

ہونے کے بجائے اس کے غصے اور خفگی کو بھی انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

وہ اگلے ہی پل اس سے دور ہوتی بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں کمبل میں لپٹے وہ ننھے وجود اس کے چہرے کی مسکراہٹ کو مزید گہرا کر گئے تھے۔۔۔ وہ دونوں بہت زیادہ پیارے تھے۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا جیسے اپنے اگنور کیے جانے پر اس کی بیٹی کے چہرے پر بالکل اپنے باپ جیسے خفگی بھرے تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ باری باری دونوں کو گود میں اٹھا کر پیار کرتی وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی تھی۔۔۔

اس شخص کے لوٹ آنے سے اسکی زندگی میں پھر سے بہاریں لوٹ آئی تھیں۔۔۔اس کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔

"آپ کی بیٹی تو پوری طرح آپ کے جیسی ہے نک چڑھی اور موڈی سی۔۔۔"

المیرہ نے اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتے بہرام کی جانب دیکھا تھا۔۔جو وہاں قریب ہی بیڈ پر نیم دراز اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اتنی بڑی آزمائش کے بعد وہ پھر سے قریب آ گئے تھے۔۔۔

اس لڑکی کو اتنا وقت اپنے لیے تڑپتا دیکھ اس کا غصہ بہت حد تک تو ویسے ہی اتر گیا تھا۔۔۔

جس کی زندگی اسی پر شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی تھی۔۔۔اس بات کا احساس اسے بہت اچھے سے ہو چکا تھا۔۔۔اس کی راپنزل کی زندگی میں سب سے پہلے وہ آتا تھا۔۔اس کے بغیر اس لڑکی نے جینا کی چھوڑ دیا تھا۔

بس ایک پھانس تھی دل میں جو اسے اندر سے بے چینی کا شکار کیے ہوئے تھی۔۔۔ کہ وہ اس سے محبت تو کرتی تھی پر اعتبار نہیں کرتی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کا ماضی اچھا نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ ہر شے سے توبہ کر چکا تھا۔۔۔اس کی زندگی میں اب صرف اور صرف

اس کی راپنزل تھی۔۔۔وہ اس کے علاؤہ کسی اور عورت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اب۔۔۔

اور نہ اس سے پہلے اس نے کبھی کسی لڑکی کے ساتھ کوئی زبردستی کی تھی۔۔۔لڑکیاں اپنی مرضی اور خواہش کے ساتھ اس کی جانب بڑھتی تھیں۔۔۔

بہرام کو لگتا تھا شاید المیرہ اس معاملے میں کبھی اس پر اعتبار نہیں کر پائے گی۔۔۔یہ ایک پھانس تھی جو اسے بے چین کیے ہوئے تھی۔۔۔

"معصوم ہے میری بیٹی میری طرح۔۔۔"

بہرام آگے ہو کر اس کے ننھے سے گال کا بوسہ لے گیا تھا۔۔۔اس کے پیچھے ہٹنے پر المیرہ نے خود کو اس طرح اگنور کیے جانے پر خفگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کی ناراضگی اپنی جگہ مگر اس طرح اگنور کرنے کا رائٹ نہیں ہے آپ کے پاس۔۔۔"

المیرہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔جواب جھک کر اپنے بیٹے کا پیر چومتا المیرہ کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔اس کی نظر اب پڑی تھی وہاں۔۔۔

"یہ تو بالکل میرے جیسا ہے۔۔۔"

وہ خوشی سے بولی تھی۔۔۔اس کے ہر ہر انداز سے اس کی خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔

لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ سجائے وہ اس کے پیر کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔جو بہرام کے چھونے کی وجہ سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

"یہ پورے کا پورا تمہارے جیسا ہے۔۔۔میرا بیٹا میرے پاس ہے اب تمہارے بغیر کام چل جائے گا میرا۔۔۔۔"

بہرام نے اس کے پھولے گالوں کو چھوتے کہا تھا۔۔۔۔

"وہ چھوٹا ہے ابھی اسے آرام سے چھوئیں۔۔۔ میری طرح یہ آپ کو جارحانہ لمس برداشت نہیں کر سکتا ابھی۔۔۔"

المیرہ نے اس پر خفگی دکھائی تھی۔۔۔جو اسے پوری طرح سے اگنور کیے ہوئے تھا۔۔۔اسے یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ روانی میں کیا بول گئی تھی۔۔۔اس کے جلدی سے زبان دانتوں تلے دی تھی۔۔ مگر تب تک اسے بہرام کا جاندار قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔

اس کے ہاتھ سے بے بی کو لے کر سائیڈ پر لیٹاتا وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا بہت کی احتیاط کے اپنی جانب کھینچ چکا تھا اسے۔۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر آن سمائی تھی۔۔۔

"تم برداشت کر لیتی ہو میرے جارحانہ لمس کو۔۔۔'

اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتے وہ اس کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ المیرہ بنا پلکیں جھپکائے اس کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھتی اس کے وجیہہ نقوش کی دلکشی میں پوری طرح سے کھوگئی تھی۔۔

بہرام اس کے بالوں کو ہر قید سے آزاد کرتا اپنے اوپر بکھیر گیا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں اس پل۔۔۔۔"

المیرہ نے اس سے معافی مانگی چاہی تھی۔۔۔ جب بہرام غزنوی اس کی گردن میں اپنی ہتھیلی جماتا اس کے لبوں پر قابض ہوتا اس کی

سانسیں کھینچ چکا تھا۔۔۔اس کے لمس میں چھلکتا جنون اور غصہ المیرہ آنکھیں میچے بنا کسی مزاحمت کے برداشت کر رہی تھی۔۔۔اس کی دونوں ہتھیلیاں بہرام کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں دبوچے ہوئے تھیں۔۔۔

ہونٹ جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔وہ اس کی سانسوں میں پوری طرح سے اپنی سانسیں گھول رہا تھا۔۔۔وہ اس کو چند لمحے سانسیں لینے کا موقع دیتے اگلے ہی لمحے پہلے سے بھی زیادہ شدت بھرے انداز میں اس کی سانسوں پر قابض ہو جاتا تھا۔۔۔

المیرہ کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔ مگر اس نے جدا ہونے کی کوشش اب بھی نہیں کی تھی۔۔۔ اس کے نازک ہونٹ اس شخص کی رحم و کرم پر تھے۔۔۔ جن کی جلن میں ہر لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

بہرام کے گستاخ ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے شرٹ کو مزید سختی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔ وہ اب ہونٹوں سے ہوتا اس کے چہرے، گردن سب کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا اپنی تشنگی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اتنا وقت وہ اس سے دور رہا تھا۔۔ دل کی پیاس بجھائے نہیں بجھ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں اعتبار نہیں ہے مجھ پر راپنزل۔۔۔ تمہارا بے اعتبار کرنا مجھے مار گیا تھا۔۔۔ میں جانتا تھا مجھ پر حملہ ہو گا۔۔۔ داؤد غزنوی مجھے وارن کر چکا تھا۔۔۔ مگر میں اس وقت اس قدر ذہنی اذیت کا شکار تھا کہ اپنے دشمنوں سے لڑنے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔۔"

بہرام غزنوی بول رہا تھا جبکہ المیرہ اس کے سینے پر چہرا ٹکائے اذیت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ایک بار غلطی کر چکی ہوں دوبارہ مر کر بھی نہیں دوہراؤں گی۔۔۔

پلیز ایک بار معاف کر دیں۔۔۔چاہے جتنی بار آزمانا چاہیے میرا

اعتبار آزمالیں۔۔۔اب کبھی ویسا نہیں ہو گا۔۔۔"

المیرہ اس کو منالینا چاہتی تھی۔۔۔

"اور اگر اس آزمائش میں ناکام رہی پھر۔۔۔"

بہرام نے اس کے ناک کے ساتھ اپنے نام کو مس کرتے پوچھا

تھا۔۔۔

"پھر آپ بے شک ساری زندگی مجھ سے نفرت کرتے رہئے گا۔۔۔

"

المیرہ نے اپنے لیے جو سزا تجویز کی تھی بہرام اس پر مسکرا دیا

تھا۔۔۔

"تم اچھے سے جانتی ہو راپنزل میں تم سے نفرت کبھی نہیں

کر سکتا۔۔۔"

بہرام نے اس کے بالوں میں چہرا چھپاتے مخمور لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"آپ نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔"

اس نے نم آلود آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔ جس پر

اس کی پیشانی چومتا وہ اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

کال اٹینڈ کرنے پر اسے دوسری جانب سے جو خبر ملی تھی۔۔۔وہ سنتے بہرام کی آنکھیں بالکل سرخ ہوئی تھیں۔۔۔۔بنا کچھ بولے اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

المیرہ نے اس کا چہرا ہاتھوں میں بھرتے پوچھا تھا۔۔۔

"داؤد غزنوی نے میڈیا کے آگے اپنے سارے جرم قبول کرتے بیان دیا ہے کہ میری ماں کو اسی شخص نے مارا تھا۔۔۔وہ خانم کا بھی مجرم ہے۔۔۔اس نے خانم کی عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔میں خوش قسمتی سے اس دن گھر پر تھا اسی خاطر خانم کو اس

درندے سے بچالیا تھا۔۔۔ اس دن کے بعد سے مجھے اپنے باپ سے مزید نفرت ہو گئی تھی۔۔ لیکن آج اس نے اپنے تمام جرائم قبول کر لیے ہیں۔۔۔ اسماعیل نے ابھی بتایا ہے کہ یہ بیان دینے کے بعد جب پولیس انہیں پکڑنے لگی تو اس شخص نے خودکشی کر لی۔۔۔ اس کے باقی ساتھی پکڑے جا چکے ہیں۔۔۔"

بہرام آنکھیں موندے تکیے پر سر ٹکا گیا تھا۔۔۔ اس کے باپ نے کبھی اسے اپنی شفقت سے نہیں نوازا تھا۔۔۔ ہمیشہ اقتدار کی لالچ نے انہیں پاگل کیے رکھا تھا۔۔

المیرہ اس وقت کچھ نہیں بول پائی تھی۔ اس کے ہاتھ اپنی ہتھیلیوں میں کیے لبوں سے لگا گئی تھی۔۔ برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا تھا۔۔

داؤد غزنوی نے جس شے کی ہوس میں پہلے اپنی بیوی اور پھر بیٹے کو مروانے کی کوشش کی تھی۔۔ وہ آج اسے قبر تک پہنچا گئی تھی۔۔۔

نور کی اپنے لیے محبت دیکھ بہرام نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔ وہ کسی معاملے میں قصوروار نہیں تھی۔۔۔ بہرام نے اسے اس سے بھی زیادہ محبت دی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا ہوا میری بیٹی کیوں رو رہی ہے۔۔۔؟"

بہرام آج پورا دن مصروف تھا۔۔۔روم میں داخل ہوتے ہی اسے منال کے رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔اذان بہت ہی شرافت کے ساتھ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

"بہت روتی ہے یہ۔۔۔مجھے بہت تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔"

المیرہ اسے چپ کروانے کی کوشش کرواتی خود رونے کے قریب تھی۔۔۔بہرام کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا پہلے بیٹی کو اٹھا کر چپ کرواؤں یا بیٹی کی ماں کو۔۔۔"

وہ قریب آتے المیرہ کے ماتھے پر بوسہ دیتا منال کو اس سے لے گیا تھا۔۔۔اور اگلے لمحے جہاں حیرت کے مارے المیرہ کے لب وا ہوئے تھے وہیں بہرام کی لب دانتوں تلے دباتے بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔۔

منال اس کی بانہوں میں جاتے ہی بالکل چپ ہو گئی تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے اپنے باپ کی بیٹی ہی تھی۔۔ہمیشہ وہ اس کے ساتھ ایسے ہی کرتی تھی۔۔

المیرہ غصے سے جانے لگی تھی جب بہرام نے اس کی کلائی تھام کر اسے روکا تھا۔۔

المیرہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اذان اور منال کو آج خانم اور خدیجہ آنٹی سنبھالیں گی۔۔۔وہ نیچے موجود ہیں۔۔۔ان دونوں کو دے کر آؤ۔۔۔"

بہرام کی بات پر المیرہ نے خفت زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کک کیوں۔۔؟؟ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟؟کیا بولا آپ نے انہیں۔۔۔وہ کیا سوچتی ہونگی۔۔۔"

المیرہ کے گال شرم سے تپ اٹھے تھے۔۔۔۔وہ لڑکی اس کے بے باکیوں کے آگے ایسے ہی شرم سے لال پڑ جاتی تھی۔۔۔جو کسی کے بھی سامنے کچھ بھی بول دیتا تھا۔۔۔۔

"انہیں بتایا ہے کہ میں آج کی رات اس جنگل کی ویرانیوں میں اپنی راپنزل کے ساتھ گزرا کر۔۔۔اس رات کی خوبصورتی کو دوبارہ سے انجوائے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔جس میں اس دن بہت کچھ ادھورا رہ گیا تھا۔۔۔"

وہ اس کے شرمگی گالوں کو لبوں سے چھوتے بولا تھا۔۔۔۔

المیرہ کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔ مگر اب وہ اس شخص کی کسی بھی بات سے انکاری نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

بہرام نے دوبارہ اسے کسی آزمائش میں نہیں اتارا تھا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر اعتبار کر گئے تھے۔۔۔ جس کے بعد سے ان کی زندگی مزید حسین ہو چکی تھی۔۔۔۔

فاخر خود کو بہت حد تک بدل چکا تھا۔۔۔ اس کے کئی بار معافی مانگنے کے بعد المیرہ اسی معاف کر چکی تھی۔۔۔۔ اس کے میکے کے حالات بھی بہت بدل چکے تھے۔۔۔ ثمن اور شمیم آرا کے مزاج اب پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔۔۔

المیرہ کے کہنے پر بہرام نے ایک بہت اچھے لڑکے کا رشتہ ثمن کے لیے ڈھونڈا تھا۔۔۔ ایک مہینے بعد ان کی شادی تھی۔۔۔۔ اس سب کے بعد شمیم آرا مزید ندامت سے چور ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ ہر پل ان دونوں کو دعائیں دیتے نہیں تھکتی تھیں۔۔۔

عباد زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ میں اپنی نوکری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔۔۔ اسکے حالات بہت خراب تھے مگر اسے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا اب۔۔۔

مصباح کی شادی اظفر سے ہو گئی تھی۔۔۔ جس میں بہت بڑا ہاتھ المیرہ اور بہرام کا تھا۔۔۔

بہرام نے اظفر کی قابلیت کو دیکھتے اسے جاب دلوانے میں مدد کی تھی۔۔۔ جس کے بعد مصباح کے ابو نے اپنی بیٹی اسے سونپ دی تھی۔۔۔۔

بہرام غزنوی پوری طرح سے بدل چکا تھا۔۔۔ المیرہ نے اپنا کہا پورا کر دکھایا تھا۔۔۔ اس نے بہرام غزنوی کو اپنی محبت سے ایک بہترین شخص بنا دیا تھا۔۔۔ بہرام غزنوی کو ہر گزرتے دن کے ساتھ اپنی راپنزل سے مزید عشق ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

جس نے اس کو گناہوں کی دلدل سے نکال کر اتنی خوبصورت زندگی سے روشناس کروایا تھا۔۔۔ جس کا اسنے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس وقت اس جنگل کے بیچوں بیچ اسی جگہ پر موجود تھے جہاں ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔

اس جگہ کے علاوہ سب کچھ بدل چکا تھا۔۔۔ وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں رہے تھے۔۔۔۔

آج اس کی راپنزل ڈری سہمی ہوئی نہیں تھی۔۔۔ بلکہ خوشی سے جگمگاتے چہرے کے ساتھ اس جنگل کی خوبصورتی کو انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

کسی قسم کا خوف اور فکر کا نام ونشان نہیں تھا اس کے چہرے پر۔۔۔

اس نے بہرام کے بغیر جو وقت کاٹا تھا وہ اس کی زندگی کا سب سے اذیت ناک وقت تھا۔۔۔ جس کے بارے میں وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کرتی وہ کم تھا جس نے بہرام غزنوی کو اسے واپس سونپ دیا تھا۔۔۔

اس شخص کے آنے سے پہلے بھی اس کی زندگی ویران تھی اور اس کے چلے جانے پر مزید دردناک ہوگئی تھی۔۔۔

لیکن اب سب ٹھیک ہوچکا تھا۔۔۔وہ ایک دوسرے کی سنگت میں اپنی بچوں کے ساتھ بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔

"دھیان سے وہاں کانٹے ہیں۔۔۔"

وہ ہٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب بہرام نے اس کا ہاتھ تھام کر روکا تھا۔۔۔

"مجھے وہاں لے کر جائیں نا پھر۔۔۔"

المیرہ کو وہاں سرسراہٹ محسوس ہوئی تھی وہ گھبرا کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"وہاں کیا ہے۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے پر خوف نمودار ہوا تھا۔۔۔

"سانپ۔۔۔۔"

بہرام نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کے حسین چہرے پر پھیلتے خوف کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"کک کیا۔۔ پھر ماریں اسے۔۔۔۔"

المیرہ اس کے ساتھ لپٹ گئی تھی۔۔۔کس وقت سے جنگل میں یہاں سے وہاں نظارے کرتی وہ اسکے ہاتھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

لیکن اب خوف سے اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

موسم آج بھی اسی دن کی طرح تھا۔۔۔المیرہ کو شدت سے وہ سب یاد آیا تھا۔۔۔۔

"آپ اتنے کھڑوس تھے ناتب۔۔۔میری طرف دیکھتے بھی نہیں تھے۔۔۔۔"

وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا ہٹ کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس کے گلے میں بانہیں ڈالے المیرہ نے شکوہ کیا تھا۔۔۔

"اگر دیکھ لیتا تو تم نے پوری رات میرے ساتھ نہیں گزار پانی تھی۔۔۔ تم جانتی ہو کتنا شریف تھا میں۔۔۔"

بہرام کی معنی خیزی پر وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

ہٹ کے اندر آتے اس نے المیرہ کو واپس سے اسی انداز میں بیڈ پر بیٹھاتے اس کی دن کی طرح آج دور جانے کے بجائے اس کے برابر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

"آپ نے ابھی بھی ایک ہی بیڈ رکھا ہوا ہے یہاں۔۔۔ میرا بیڈ کہاں ہے۔۔۔؟؟"

اس کی گرم نگاہوں سے پزل ہوتی وہ اس کا دھیان اپنی جانب سے ہٹانے کی خاطر شکوہ کر گئی تھی۔۔ جبکہ بہرام کی گہری ہوتی مسکراہٹ پر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔۔۔

"میرا مطلب۔۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے۔۔۔۔ بہرام غزنوی کی وارفتگی بھری نگاہیں اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔

"تمہارے ساری مطلب سمجھتا ہوں راپنزل۔۔۔ اس وقت تمہیں بس دیکھںا اور سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

اس کے سنہری بالوں کی چٹیا کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتا وہ ان کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتے بولا تھا۔۔۔

المیرہ کہ دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔ مم میں کمبل لاتی ہوں۔۔۔"

باہر سے بارش کی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ وہ اس کی جذبے لٹاتی تپش زدہ نگاہوں سے لرزتے اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کا رخ الماری کی جانب تھا۔۔۔ جب الماری سے کمبل نکالتے اس کی نظر اوپر کے ریک پر پڑی تھی۔۔۔ جہاں جگمگاتا اپنا عروسی دوپٹہ

دیکھ وہ حیرت زدہ سی رہ گئی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ دوپٹہ نکالا تھا۔۔۔

جب اس کے پیچھے پڑے ایک اور دوپٹے کو دیکھتے وہ سب کہ بار مزید شاک ہوئی تھی۔۔۔

یہ اس کا وہی دوپٹہ تھا ان ڈاکوؤں سے بچ کر بھاگتے اس کا جھاڑیوں میں اٹک گیا تھا۔۔۔۔جسے وہ نکال نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ دوپٹہ اب بھی ایک کنارے سے اچھا خاصہ پھٹا ہوا تھا۔۔وہ تو اسے پوری طرح فراموش کر چکی تھی۔۔۔اس زہن وخیال میں بھی

دوبارہ کہ دوپٹہ نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے اتنا سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

تو کیا تب سے بہرام غزنوی کے دل میں اس کے لیے فیلنگز آچکی تھیں۔۔۔ المیرہ نے آنسوؤں بھری آنکھوں کے ساتھ خوشی اور بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس کی کیفیت سمجھتا اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"رونے کی کیا بات ہے اس میں۔۔۔؟؟"

بہرام نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"یہ میری پرسنل شے ہے۔۔۔ اسے میرے پاس ہی رہنے دو۔۔۔"

اس نے المیرہ سے وہ دوپٹے لیتے واپس کبرڈ میں رکھ دیے تھے۔۔۔

جیسے یہ واقعی اسی کے بہت پرسنل ہوں۔۔

"آپ نے مجھے پہلے کبھی کیوں نہیں بتایا کہ آپ۔۔۔۔"

المیرہ کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔ اسے پانے کی خاطر اس شخص نے اتنا صبر کیا تھا۔۔۔

"تم پہلے دن سے میرے دل میں اپنا احساس چھوڑ چکی تھی۔۔۔ مگر تمہاری پاکیزگی اور پارسائی مجھ جیسے گناہگار کو تمہارے قریب آنے سے روک دیتی تھی۔۔۔ میں نے سچ کہا تھا میں نے صرف خانم کے کہنے پر تم سے شادی کی تھی۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ میں دل وجان

سے ایسا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی خواہشات کو اپنے دل میں دبا رکھا تھا۔۔

لیکن میرے پروردگار نے تمہیں میرے نصیب میں لکھا تھا۔۔۔

پھر میری راپنزل کیسے نہ ملتی مجھے۔"

بہرام اس کی نوز پن کو محبت سے چھوا تھا۔۔۔

المیرہ کو ہمیشہ اپنے رب پر یقین رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کبھی کچھ

غلط نہیں ہونے دے گا۔۔۔ اور آج اسے سب سے بہترین نصیب

کر دیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چھلک پڑی تھیں۔۔۔

"آپ اگر میرے سامنے اپنی محبت کا اظہار پہلے کر دیتے تو سلیپنگ

پلز پر گزارہ نہ کرنا پڑتا۔۔۔۔'

وہ اسے خفگی سے گھورتی اس کے پاس سے ہٹنے ہی لگی تھی جب بہرام نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟"

بہرام کی آنکھوں میں ایک خوش کن احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"اب کیا فایدہ۔۔۔"

المیرہ نے اس کے سینے پر ہتھیلیاں جماتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ جب بہرام اس کے بالوں سے کیچر نکال کر انہیں اس کی

نازک کمر پر بکھرتے ان میں انگلیاں پھنساتا اسے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"میں کئی بار اظہار کر چکا ہوں۔۔۔اب مجھے بھی جاننا ہے۔۔۔"

بہرام بے قرار ہوا تھا۔۔۔اس کی انگلیوں کا دہکتا لمس المیرہ کو اپنی گردن پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مگر المیرہ شرارت پر آمادہ اس کی اس تڑپ سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔

"تم بتاؤ گی۔۔۔یا میں اپنے طریقے سے ان سے اگلواؤں۔۔۔"

بہرام نے دھیرے سے اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔اس کے تیور بالکل بھی نرمی لیے ہوئے نہیں تھے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی وارننگ پر المیرہ کہ دھڑکنیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔۔

"آج تک مجھے کبھی مرد کی جانب سے ملنے والے تحفظ کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔ آپ نے پہلی بار وہ احساس دلایا تھا مجھے۔۔۔ایک بار نہیں آپ اور کبھی آپ کا نام کئی بار میرے لیے ڈھال بنے۔۔میرے خاندان میں مجھے اور میری ماں کو آپ کی وجہ سے مقام ملا۔۔۔میں اپنا دل اسی دن آپ کے آگے ہار بیٹھی تھی۔۔۔جب آپ نے

مہندی والی رات میری ماں کو عزت بخشی تھی۔۔ اس دن پہلی بار میں نے اپنی ماں کو اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔ یہ دل اسی دن سے آپ کا اسیر ہوا تھا۔۔۔

آپ شادی کی پہلی رات مجھے تنہا چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔ اور اس کے بعد بھی اگنور کرتے رہے۔۔۔

مجھے لگا آپ کو مجھ میں انٹرسٹ ہی نہیں ہے۔۔۔ اس لیے میری جانب دیکھتے بھی نہیں تھے۔۔۔'

المیرہ بتارہی تھی جبکہ بہرام کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ دل سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس حسین اقرار پر ان گداز لبوں کو خراج پیش کر گیا تھا۔۔۔

"تمہارے آلے کے بعد میرے سارے انٹرسٹ تم میں ہی تھے۔۔ ایک پل کے لیے جو دل و دماغ سے نکلی ہو۔۔۔ ہر وقت ستاتی تھی۔۔۔۔ تمہاری خوشبو کے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔۔۔ یہ دوپٹہ اس رات اسی لیے ہی لے کر آیا تھا۔۔۔ اتنا حسین اقرار سونپنے کا بہت شکریہ راپنزل۔۔۔۔ میری آج کی رات کو مزید حسین بنا دیا ہے تم نے۔۔۔۔"

بہرام اس کے کانوں میں مہکتی سرگوشیاں کرتا اسے پوری طرح اپنے وجود میں سمو گیا تھا۔۔۔المیرہ اس کی گرم سانسوں اور بےباک سرگوشیوں پر اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھالتی خود کو پوری طرح اس شخص کی سپرد کر گئی تھی۔۔۔جواب اس کے لیے اس کی سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہو چکا تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔